

عربی کا معلم

جدید

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مصنف

مولوی عبد الستار خان

مکتبۃ احسان

۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان



وَلَقَدْ نَعَّمْنَا الْفَلَاحَ لِلَّذِينَ آمَنُوا

عربی کا معلم

جدید



مصنف

مولوی عبدالستار خان

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 37231788 37211788

فہرست

۲۸ —————	سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۷	۹ —————	الدرس السادس والعشرون
۵۱ —————	مشق نمبر: ۲۹ (مکالمہ)	" —————	اقسام الفعل
۵۵ —————	من القرآن	مشق نمبر : ۲۷	الدرس السابع
۵۹ —————	سوالات نمبر: ۱۳	۲۷ —————	والعشرون
۶۰ —————	الدرس الثلثون	—————	افعال میں لفظی تغیرات
—————	فعل معقل (مثالی وادی)	—————	الدرس الثامن والعشرون
۶۶ —————	سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۸	۲۳ —————	فعل مہوز اور گردانیں
۶۷ —————	مشق نمبر: ۳۰ (مکالمہ)	۳۲ —————	سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۶
۶۹ —————	من القرآن	۳۴ —————	مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ)
۷۰ —————	جملوں کی تحلیل	۳۷ —————	من القرآن
۷۱ —————	خالی جگہ کو پر کرو	۳۸ —————	جملوں کی تحلیل
۷۲ —————	اردو سے عربی (مکالمہ)	۳۹ —————	اردو سے عربی (مکالمہ)
۷۳ —————	الدرس الحادی والثلاثون	۴۳ —————	الدرس التاسع والعشرون
—————	فعل اجوف اور گردانیں	—————	فعل مضاعف اور گردانیں

عربی کا معلم ۳ فہرست

۱۱۲	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۲	۸۰	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۲۹
۱۱۳	مشق نمبر: ۳۳	۸۲	مشق نمبر: ۳۱
۱۱۴	من القرآن	۸۳	من القرآن
۱۱۵	اردو سے عربی	۸۴	اردو سے عربی
۱۱۶	باپ کا خط بیٹے کے نام	۸۵	خالی جگہ کو پر کرو
۱۱۷	الدرس الخامس والثلاثون	۸۶	جملوں کی تحلیل
	بقیۃ ابواب الثلاثی المزید	۸۷	الدرس الثانی والثلاثون
۱۱۸	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۳	۸۷	فعل ناقص اور گردائیں
۱۱۹	مشق نمبر: ۳۵	۹۲	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۰
۱۲۰	بیٹے کا خط باپ کے نام	۹۳	مشق نمبر: ۳۲
۱۲۱	سوالات نمبر: ۱۵	۹۴	من القرآن
۱۲۲	الدرس السادس والثلاثون	۹۵	اردو سے عربی
۱۲۹	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۴	۹۶	جملوں کی تحلیل
۱۳۰	مشق نمبر: ۳۶	۹۷	الدرس الثالث والثلاثون
۱۳۱	الدرس السابع والثلاثون		فعل ناقص کی بقیہ گردائیں
	الافعال الناقصة (کان واخواتها)	۱۰۳	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۱
۱۳۲	ان واخواتها	۱۰۴	مشق نمبر: ۳۳ (مکالمہ)
۱۳۶	سلسلۃ الافاظ نمبر: ۳۵	۱۰۶	من القرآن
۱۳۷	مشق نمبر: ۳۷	۱۰۷	الدرس الرابع والثلاثون

عربی کا معلم ۴ فہرست

مشق نمبر: ۳۸ خالی جگہ پر کرو — ۱۳۸	من القرآن —————
مشق نمبر: ۳۹ جملوں کی تحلیل — ۱۳۹	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ — ۱۵۹
اردو سے عربی — ۱۴۰	الدرس الاربعون — ۱۶۱
الدرس الثامن والثلاثون — ۱۴۱	افعال المدح والذم —————
اعراب محلی و تقدیری — ۱۴۵	افعال التعجب — ۱۶۲
جملوں کی تحلیل — ۱۴۶	مشق نمبر: ۳۸۔ جملوں کی تحلیل — ۱۶۳
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۶ — ۱۴۹	سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۸ — ۱۶۵
مشق نمبر: ۴۲ — ۱۵۰	مشق نمبر: ۳۹ — ۱۶۶
من القرآن — ۱۵۱	من القرآن — ۱۶۷
مشق نمبر: ۴۳ — ۱۵۲	مشق نمبر: ۵۰۔ اردو سے عربی — ۱۶۷
مشق نمبر: ۴۴۔ اردو سے عربی — ۱۵۳	طالب علم کی طرف سے باپ کو خط — ۱۶۸
الدرس التاسع والثلاثون — ۱۵۴	سوالات نمبر: ۱۶ — ۱۷۱
افعال مقاربه —————	جملوں کی تحلیل — ۱۷۲
مشق نمبر: ۴۵۔ جملوں کی تحلیل — ۱۵۵	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ — ۱۷۲
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۷ — ۱۵۶	الدرس الحادی والاربعون — ۱۷۳
مشق نمبر: ۴۶ — ۱۵۸	الضمائر —————

عربی کا معلم ۵ فہرست

الضمیر البارز المستتر ————— ۱۷۶	اعراب الفعل منصوبات —————
نون الوقایۃ ————— ۱۷۷	المفعول بہ ————— ۱۹۹
ضمیر الثانی ————— ۱۷۸	المفعول المطلق ————— ۲۰۰
الضمیر الفاصل ————— ۱۷۹	المفعول فیہ والمفعول لہ ————— ۲۰۱
مشق نمبر: ۵۲۔ جملوں کی تحلیل — ۱۸۰	المستثنیٰ بالا ————— ۲۰۲
مشق نمبر: ۵۳ ————— ۱۸۱	الحال ————— ۲۰۳
مشق نمبر: ۵۴ ————— ۱۸۲	التعمیز ————— ۲۰۴
الدرس الثانی والاربعون — ۱۸۳	المنادی ————— ۲۰۵
الموصلات —————	المنصوب بلا نفی الجنس — ۲۰۷
مشق ————— ۱۸۷	سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۱ ————— ۲۰۸
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۰ ————— ۱۸۹	منصوبات کی امثلہ ————— ۲۰۹
مشق نمبر: ۵۵ ————— ۱۹۱	مشق نمبر: ۵۹ —————
مشق نمبر: ۵۶ من القرآن — ۱۹۲	جملوں کی تحلیل مشق نمبر: ۶۰ — ۲۱۳
مشق نمبر: ۵۷ (مکالمہ) — ۱۹۳	عبارت مشق نمبر: ۶۱ ————— ۲۱۶
مشق نمبر: ۵۸ (اردو سے عربی) — ۱۹۶	من القرآن مشق نمبر: ۶۲ — ۲۱۷
الدرس الثالث والاربعون —————	چچا کو خط — مشق نمبر: ۶۳ — ۲۱۹

دیباچہ کتاب

الحمد لله وَحَدَّثَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب اللقب ”عربی کا معلم“ کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا، فللہ الحمد ولہ الشکر۔

دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر مواقع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا پڑھایا پڑھایا وہ اس کا مذاح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار ملامت آمیز ناصحانہ، منظر بانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشر عشر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس نقص کے اس کتاب کی طرف اہل علم مصرین و طالبان عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی حیدر آبادیو۔ بی و دہلی پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیمات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرز قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی

عربی کا معلم ۱۵

دیباچہ کتاب

طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تصنیع اوقات کا موجب ہے جس کا تحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھنک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے پر اعتدال کے ساتھ اس شخص منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر بڑھتے بڑھتے ہی تمام قواعد بے رلے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھا حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھا حصے سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی پڑھ سانی پڑھ سکے گا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ احسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو استاد کا کام دے سکتی ہے۔

چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم الفضل اللسان - عبدالستار خان

ہدایات

(۱) اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کر دیں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائے گا۔ مگر اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

(۲) سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

(۳) یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

(۴) جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا۔ یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

(۱) سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

(۲) افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ص، س، ف، ک اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل وادی و یائی کی طرف وا و اوری سے۔

(۳) کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، من، عن، ب، الی وغیرہ) لکھا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اسکے یہ معنی ہونگے جو اسکے سامنے لکھے گئے ہیں۔

(۴) مثلاً کے لئے دو نقطے: لکھے گئے ہیں اور ”یعنی“ یا برابر کے لئے یہ نشان (=)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عربی کا معلم حصہ سوم

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

أَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے مضارع کا وزن يَفْعَلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعَلْ ہے تو ضَرْبُ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ - سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعُ اور كَرَّمَ، يَكْرُمُ، اُكْرِمُ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے كَانَ (ماضی) يَكُونُ (مضارع) كُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن

عربی کا معلم ۱۰ سبق (۶)

میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ
 كَانَ اصل میں كَوْن = فَعَلَ، يَكُونُ اصل میں يَكُونُ = يَفْعُلُ اور كُنْ اصل
 میں اُكُونُ = اَفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گئے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح
 سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:

(۱) فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ شَرَبَ الْبَطْلُ اللَّبَنَ حَسَنَ الْبَيْتِ

(۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيذُ الْمُعَلِّمَ قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا

(۳) عَدَّ الرَّاعِي * قَرَأَ الْمَسْجُونُ شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ

غَنَمَهُ *

(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا رَمَى أَحْمَدُ الْكُرَّةَ

قَلَمًا

(۵) وَطَى رَشِيدٌ وَطَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى زَيْدٌ كُرَّاسَةً

دَرَسَةً

۱۔ گنا۔	۲۔ بھاگا	۳۔ باندا	۴۔ چھینکا
۵۔ یاد کھا	۶۔ بچایا	۷۔ لپٹا، طے کیا	
☆ چرواہا	* بکریاں		

تنبیہ ۱:- بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲:- پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آ جائے گا ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

عربی کا معلم ۱۲ سبق ۱۱

تنبیہ ۳:- تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتَحَرِّک ہو (۱۱۱۴) یا جزم والا ہو (۱۱۴۵) تو اس الف کو بھی حمزہ کہتے ہیں (دیکھو اصطلاح ۲۷)۔

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عداصل میں عَدَدَہ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں۔ چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَل کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرف علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْفَا یا مثلاً کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْعَيْنِ یا أَجُوف کہتے ہیں: قَالَ۔ لام کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ اللَّامِ یا ناقص کہتے ہیں: رَمَى۔

تنبیہ ۴:- یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ واوی یا ی سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً قَالَ اصل میں قَوْل ہے کیونکہ اس کا

۱۔ مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

مضارع یَقُولُ اور مصدر قَوْلُ ہے۔ رَمَى اصل میں رَمَى ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِي اور مصدر رَمَى ہے۔ بَابِ اصل میں بَوَّب ہے کیونکہ اس کی جمع ابواب ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علت نظر آئے گا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیْف صَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی ڈال دی ہے تیسرا لَفِیْف مَقْرُون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵:- ہم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فُع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَ بَا اور شَرِبُوا میں الف اور واو ثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے۔ اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک زائد ہے تو اس کا اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا۔

عربی کا معلم ۱۳ سبق ۱۴

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم۔ سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:-

- (۱) مہموز = جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمَرَ۔
- (۲) مُضَاعَف = جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ۔
- (۳) مِثَال = جس کا ف کلمہ حرفِ علت ہو: وَعَدَ۔
- (۴) اَجْوَف = جس کا ع کلمہ حرفِ علت ہو: قَالَ۔
- (۵) نَاقِص = جس کا ل کلمہ حرفِ علت ہو: رَمَى۔
- (۶) لَفِيف = جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں اگر پہلی تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقَفَى۔ اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَوَّأَى۔

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں است ومثال است ومضاعف۔ لفیف و ناقص ومہموز واجوف۔

تنبیہ: ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

اتنی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی۔
تنبیہ۔ یاد رکھو فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:-

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُو	ذَهَبُوا	وَهَبَ
عَزَّ	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ	سَنَلَتْ	تَوَلَّى
بَقِصُ	مَلَأَ	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا	يَكُونُ
لِسَمْعٍ	أَدَبَ	رَأَسَ	عَزِيزَ	مَمْلُوءَ	غَيُورَ
الْقَاضِي	مَوْعُودَ	مَدْعُوَ	مَنْصُورَ	وَلَّى	يَسِيرَ

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغیرات کی قسمیں اور چند فائدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تعلق میں ثقل اور تکلف محسوس ہوا

- ۱۔ وہ بلاتا ہے۔ ۲۔ اس نے عطا کیا۔ ۳۔ عزت والا ہوا۔ ۴۔ اس نے بات گھڑ لی۔
- ۵۔ وہ پوچھی گئی۔ ۶۔ دوست رکھا۔ ۷۔ وہ قصہ بیان کرتا ہے۔ ۸۔ اس نے بھرا۔ ۹۔ وہ قریب ہوا۔ ۱۰۔ بھرا ہوا۔ ۱۱۔ غیر تمند۔ ۱۲۔ وعدہ کیا ہوا۔ ۱۳۔ بلایا ہوا۔ ۱۴۔ والی۔
- ۱۵۔ آسان۔ تھوڑا سا۔
- ۱۶۔ اس نے وضو کیا۔

تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا:

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:-

(۱) تخفیف = ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اءٌ
مَنْ سے اَمَنْ، اءٌ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مہموز میں ہوا
کرتا ہے)

(۲) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرُجُ حروف کو باہم ملا کر پڑھنا مَدَدَ سے
مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا
حذف کر دینا: قَوْلَ سے قَالَ، يُوْعِدُ سے يَعِدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں
یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ
دیئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر
انہیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے
پہلا متحرک لاک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا

(مرتب کا معلم) ۱۷ سبق (۶۵)

جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتح ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے ضمّہ ہو تو واو سے اور کسرہ سے قوی سے بدلنا چاہیے:-

اَءَمَنْ سے اَمَنْ کیونکہ فتح کو الف سے مناسبت ہے
 اُءَمِنْ سے اُوْمِنْ ۱ = ضمّہ کو واو =
 اِءَمَان سے اِیْمَان ۲ = کسرہ کو ی =

قاعدہ نمبر (۲) ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، 'یَاْمُرُ' یُوْمِنْ کو یُوْمِنْ اور مِثْلُہٗ ۲ کو مِثْلُہٗ ۲ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ:۔ یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ:۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد اور کسرہ کے بعد آئے تو ی یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُوْمِنْ اور مِثْلُہٗ ۲۔ یہ واو اور ی بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف

۱ اس نے ایمان لایا۔ ۲ میں ایمان لاتا ہوں

۳ ایمان لانا۔ مان لینا۔ ۴ اذان دینے کی جگہ۔

ی کو جزم دے دیتے ہیں: يَأْمُرُ يَأْمُرُ یا يَأْمُرُ۔

یہ بھی خیال رہے کہ همزة مفتوحة کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے

اوپر لبازیر لکھ دیتے ہیں: ا اگرچہ کبھی ء اور ؤ بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳:- تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن

اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدَدٌ

(بروزن فَعْلٌ) سے مَدَدٌ۔

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے

دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدٌ سے مَدَدٌ پھر مَدَدٌ۔

تنبیہ ۴:- مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَشْنِیٰ ہیں: سَبَبٌ

(سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبَبٌ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی

ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدَدٌ

(کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) اگر مُتَجَانِسِيْن (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: يَمْدُدُ سے يَمْدُدُ پھر يَمْدُدُ۔

تنبیہ ۵:- رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ جَلَبَبُ يَجْلِبُ۔

تنبیہ ۶:- مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷:- ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ فتوحہ کے بعد واو ادوری متحرک ہوں تو انہیں الف سے بدل

دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوُ، اَوِ، اَوُ اور اَيُ، اَيِ اور اَيُ سے اُ ہو جاتا ہے۔

لَوُ-ل سے قَا۔ لَ، خَوِ-ق سے عَا۔ ق = خَاف

تَبَعَ-ع سے بَا۔ عَ، نَي-ل سے نَا۔ لَ: نَالَ

قَوِ-عَو سے دَا۔ عَا، رَ-مَي سے رَا۔ مَي = رَمَى

لَوُ-ل سے طَا۔ لَ، يَغُ شَي سے يَغُ شَي = يَحْشَى

لَ خَاف ڈرنا عَ ہمارے بیچنا لَ نَالَ پانا عَ دَعَا کھانا

عَ رَمَى پھینکنا وہ ڈرنا ہے یا ڈرے گا اس کا ماضی تخی ہے۔

عربی کا معلم ۲۰ سبق ۱۶

تنبیہ ۸:- یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں

استعمال کیا جاتا ہے مگر ای صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲)۔ اُو اور اِی سے اِی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِی سے بھی اِی

بن جاتا ہے۔

قُو۔ لَ سے فِی۔ لَ بُیے۔ عَ سے ہُیے۔ عَ

یُو۔ می سے یُو، می، (مضارع از رمی)۔

تنبیہ ۹:- یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر ی کی

شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ی سے بدل دیتے ہیں یعنی اِی

سے اِی بنا لیتے ہیں: زَضُو سے رَضِی، دُعُو سے دُعِی (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِی

سے اِی ہو جاتا ہے: اُو۔ جَلُّ سے اِی۔ جَلُّ = اِیْجَلُّ (امراز وَجَلُّ = ڈرنا

مُو۔ دَان سے می۔ زَان = میْزَان (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمة کے بعد ی ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی

اِی سے اُو ہو جاتا ہے: مِی۔ سِرُّ سے مُو۔ سِرُّ، یُی۔ قِطُّ سے یُو۔ قِطُّ

۱۔ تو مگر

(مضارع از ایقظ = بیدار کرنا۔ جگانا)

تنبیہ:۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

قاعدہ نمبر (۶)۔ اوو اور ایو سے او ہو جاتا ہے۔

د۔ عَوُوا سے د۔ عَوَا۔ ر۔ مَيُّوا سے ر۔ مَوَا۔ ی۔ ضَيُّو۔ ن سے ی۔ ضَو۔ ن۔

قاعدہ نمبر (۷)۔ اوو اور ایو سے او ہو جاتا ہے۔

س۔ رَوُوا سے س۔ رَوَا۔ ر۔ ضَيُّوا سے ر۔ ضَوَا۔ ی۔ عَوُو۔ ن سے ی۔

عَو۔ ن۔ ی۔ مَيُّو۔ ن سے ی۔ مَو۔ ن۔

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ما قبل کی طرف

نقل کر دیتے ہیں: يَقُو۔ لُ سے يَقُو۔ لُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ نمبر (۹) سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا کسرہ ما قبل کی

طرف نقل کر دیتے ہیں: يَبِي غ سے يَبِي غُ (مضارع از بَاعَ)۔

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو ان کا فتحہ ما قبل کی

طرف نقل کر کے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے ہیں: يَخُو۔ ف سے

يَخَا۔ ف (مضارع از خَافَ) يَتِي۔ لُ سے يَتَا۔ لُ (مضارع از قَالَ)۔

مُسْتَنْبَات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِل کے بعض افعال قاعدہ

عربی کا معلم ۲۲ سبق (۱۵)

تقلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَقْنٰی ہیں: عَوْرَ، يَعُوْرُ (یک چشم ہونا)

(۲) اجوف و اوئی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستقنی ہے: مَسُوْی، یَسُوْی (برابر ہونا)۔

(۳) بابِ اِفْعَلْ میں واوی اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں اِسْوَدَّ، یَسْوَدُّ، اَبْيَضَّ، یَبْيِضُ۔

(۴) بابِ اِسْتَفْعَلَ کے بعض ماذوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصَوَّبَ، یَسْتَصَوِّبُ (رائے طلب کرنا)۔

(۵) اِسْمُ الْاَلَاہِ اور اِسْمُ التَّفْضِیْلِ بھی تَمِیز سے مستقنی ہیں: مَقُوْلٌ، مَبِیْعٌ، اَقُوْلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ نمبر (۱۱)۔ فاعِل کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی آجائے تو ان ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ۔

قاعدہ نمبر (۱۲)۔ بابِ اِفْعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو اس کو د سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اَوُ تَصَلَّ سے اِتَّصَلَ پھر اِنْتَصَ (ملنا)۔

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوُ سے اِرْضَاءُ (راضی کرنا)

الْقَائِي عَنِ الْقَائِي عَنِ الْقَاءِ (ذالنا) سَمَاوُ عَنِ سَمَاءِ (آسمان) بِنَائِي عَنِ
بِنَاءِ (عمارت)

تنبیہ: ۱:- تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱
میں لکھے جائیں گے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ الْمَهْمُوزُ

الْصَّرْفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُوزِ الْقَاءِ (۱) مِنَ الْفَلَاتِي الْمُبْجَرَّدِ
تنبیہ: ۱:- جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے انکے سامنے (ل)
لکھا ہے اور جہاں جوازِ تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	إِسْمُ الْفَاعِلِ	إِسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
أَمَلُ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	أَوْمَلُ (ل)	أَمِلُ	مَا مَوَّلُ (ج)	أَمَلٌ
أَتَرُ (ض)	يَأْتِرُ (ج)	إِيتِرُ (ل)	إِئِرُ	مَا تَوَرَّ (ج)	أَتَرٌ
أَلَفُ (س)	يَأْلَفُ (ج)	إِئْلَفُ (ل)	إِلَفُ	مَا لَوَفُ (ج)	أَلَفَةٌ
أَدَبُ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	أَوْدَبُ (ل)	أَدِيبُ		أَدَبٌ

۱۔ امید کرنا۔ ۲۔ نقل کرنا۔ ۳۔ خور ہونا، مانوس ہونا۔ ۴۔ ادیب بنانا

(۲) مِنَ الْقَلَائِي الْمَزِيدِ

(۱) اَلْفُ (ل)	يُؤَلِّفُ (ج)	اِلْفُ (ل)	مُؤَلِّفُ (ج)	مُؤَلِّفُ (ج)	مُؤَلِّفُ (ج)	اِبْلَافُ (ل)
(۲) اَلْفُ	يُؤَلِّفُ	اِلْفُ	مُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفُ	تَأْلِيفُ (ج)
(۳) اَلْفُ	يُؤَلِّفُ	اِلْفُ	مُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفَةُ (ج)
(۴) تَأْلَفُ	يَتَأَلَّفُ	تَأْلَفُ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلِّفُ	تَأْلَفُ (ج)
(۵) تَأْلَفُ	يَتَأَلَّفُ	تَأْلَفُ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلِّفُ	تَأْلَفُ (ج)
(۶) اِيتْلَفُ	يَاْتِلِفُ	اِيتْلَفُ	مُؤْتَلِفُ	مُؤْتَلِفُ	مُؤْتَلِفُ	اِيتْلَافُ (ج)
(۷) اِستَلَفُ	يَسْتَلِفُ	اِستَلَفُ	مُسْتَلِفُ	مُسْتَلِفُ	مُسْتَلِفُ	اِستِلَافُ (ج)
(۸) اِستَلَفُ	يَسْتَلِفُ	اِستَلَفُ	مُسْتَلِفُ	مُسْتَلِفُ	مُسْتَلِفُ	اِستِلَافُ (ج)

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کریں۔ سب سے پہلے یہ دیکھیں

ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو

۱۔ نقل کرنا ۲۔ خوگر بنانا ۳۔ ادیب ہونا ۴۔ خوگر بنانا ۵۔ جمع کرنا ۶۔ لجنہ کرنا ۷۔ با

الفت کرنا ۸۔ اکٹھا ہونا ۹۔ متحد ہونا ۱۰۔ الفت چاہنا۔

خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ همزہ آیا ہے اس لئے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہو گا کہ اگر همزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَل میں تو اسے مہموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَأ میں تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان ان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ همزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ همزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علت (الف یا ی یا واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو مثلاً مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آ رہا ہے: اَوْمَلْ، اِثْبُرْ، اِثْبُرْ، اِثْبُرْ اور اَوْ دُبْ میں همزہ کی جگہ واو یا ی موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ همزہ ہونا چاہیے اور یہ الفاظ اصل میں اَوْمَلْ، اِثْبُرْ، اِثْبُرْ، اِثْبُرْ اور اَوْ دُبْ ہوں گے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا دو همزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں همزہ کو واو اور ی سے بدلنا پڑا ہے۔

عربی کا معلم (۲) ۲۶ سبق (۲۷)

تنبیہ:- مگر مذکورہ الفاظ کے ما قبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا همزة الوصل

تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ حشر ۲) اور همزة اصلیت اپنی

جگہ برقرار رہے گا: فَاُمْلُ، وَائِرْ، وَالْفُ، ثُمَّ اُذْبُ۔

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلْ

کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلْف (ماضی) اِلْف (امر) اور اِيْلَاف (مصدر

میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لئے اَلْف اصل میں آء

لَفْ بروزن اَفْعَلْ، اِلْف اصل میں آء لِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِيْلَاف اصل میں اِيْلَاف

لَاف بروزن اِفْعَالْ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان

میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزه کو الف سے اور ی سے بدلنا لاز

ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے تیسرے چوتھے اور پانچویں باب

میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلْف کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جا

کہ پہلے باب میں اَلْف گزرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں

ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ء اَلْف لکھ د

جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں

معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اول کے اَلَف میں الف حمزة اصلہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)۔

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب کو دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِنْتَلَفَ (ماضی) اِنْتَلَفَ (امر) اور اِنْتَلَفَ (مصدر) میں حمزہ کی جگہ ی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِء تَلَفَ اِء تَلَفَ اور اِء تَلَفَ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو حمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق حمزہ اصلہ کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے

ماضی امر اور مصدر کے شروع میں جو حمزہ آتا ہے وہ بھی حمزہ

الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَّبَ ثُمَّ اِجْتَنَّبَ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ

اِنْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر

جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو حمزہ الوصل ساقط ہو جانے سے

ایک ہی حمزہ باقی رہے گا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے گا: وَ اِنْتَلَفَ اس

کو اُتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہترے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ

تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: بِأَمْلٍ كَوِيَّامُلٍ يُولِفُ كَوِيُولِفٍ اور اسْتِيْلَافٌ كَوِاسْتِيْلَافٍ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس طرح ل لکھ کر تغیر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر

(۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے۔

(الف) أَكْمَلْ رَشِيدٌ يَا مُلْ حَامِدٌ نَجَاحَةٌ أَوْ مُلْ يَا زَيْدٌ نَجَاحَةٌ

نَجَاحَةٌ

(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ يَا خُذْ رَشِيدٌ كِتَابَهُ خُذْ يَا زَيْدٌ كِتَابَكَ

كِتَابَهُ

(ج) أَكَلْ رَشِيدٌ تَمْرَةً يَا كُلْ حَامِدٌ رُمَانَةً كُلْ يَا زَيْدٌ سَفْرَ جِلَّةٍ

(د) اَمَرَ رَشِيْدًا بِالْحَقِّ يَا مَرْحَمًا بِالْحَقِّ مَرْيَا زَيْدًا بِالْحَقِّ

(هـ) اِيتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ يَأْتِلِفُ الْمُسْلِمُونَ اِيتَلَفَ يَا زَيْدُ مَعَ

الْمُسْلِمِينَ

(و) اِتَّخَذَ خَلِيْلٌ يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا اِتَّخَذَ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ

مُحَمَّدًا صَدِيْقًا صَدِيْقًا اَنِيسًا

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں
نئی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا

پہلی سطر میں اَوْ مَلْ جو اصل میں اءُ مَلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ نمبر ۱
کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں اَتَّخَذَ کا امر اَوْ خُذْ
میں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں لو خُذْ بھی اصل میں اءُ خُذْ ہے مگر چونکہ
اس چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اسلئے اس میں مزید تخفیف کی

تالیف اختیار کرنا ۲ جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

عربی کا معلم ۳۰ سبق ۱۸

ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزة اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض برے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی ہمزة جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ)۔ یہی حال کُل اور مُر کا ہے۔

خُذ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذْ، خُذْ، خُذْ، خُذْ، خُذْ۔ اسی قیاس پر کُل اور مُر کی گردان کر لو۔

تنبیہ ۳:- یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُر کا ہمزة عام قاعدے کے مطابق ٹوٹا یا جاتا ہے: وَأُمُّ، فَأُمُّ مگر کُل اور خُذ کا ہمزة کبھی نہیں ٹوٹا یا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر پر غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءِ تَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق ہمزة کو ی سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک اِيتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الف ہے۔ وہ اِلَفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنچے ہی تم کہہ دو گے کہ اس اصلیت اِءِ تَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استثناء

عربی کا مسلم ۳۱ سبق ۳۹

نہیں کیا گیا بلکہ همز کو ت سے بدل کر اِفْعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِتَّخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی۔ اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخَذُ، مَتَّخِذٌ، مَتَّخِذٌ، اِتَّخَذُ۔

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدہ بن گئے۔

قاعدہ 'تخفیف' نمبر (۳) اَخَذَ، اَكَلٌ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مَرْ ہوگا۔

قاعدہ 'تخفیف' نمبر (۴) اَخَذَ جب باب اِفْعَلَ سے گردانا جائے تو همزہ کو ت سے بدل کر اِفْعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴: یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے ماڈے کے لئے مخصوص ہے اور ماڈوں میں وہی ایتکاف کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵: مهموز العین اور مهموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہوا کثر اوقات همزة گردایا جاتا ہے۔ یَسْأَلُ سے یَسْأَلُ اور اِسْأَلُ سے سَأَلَ۔

تنبیہ ۶: پھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مهموز الفاء ثلاثی

عربی کا معلم ۳۲ سبق ۳۱

متجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور كَرَّمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶)، اِفْعَلَ (۸) اور اِفْعَالَ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ:۔ سلسلۃ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَتَوَّ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۳) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَتَوَّ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں ”نقل کرنا“ اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لجا کر اَتَوَّرَ (در اصل اَوَّ) بنا دیں تو معنی ہوں گے ”ایثار کرنا۔ ترجیح دینا“ اور جب دوسرے باب پر لے جا کر اَتَوَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہوں گے ”اثر کرنا“ اور جب اس اَتَوَّرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر اَتَوَّرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے ”اثر قبول کرنا“۔

تَوَضَّعَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح	أَسْرَفَ (ا) بیجا خرچ کرنا حد سے
دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا بڑھنا	
بَحْرَ (ج) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے	الْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
بِئْسَ (ن) نوکر رکھنا۔	أَمِلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
خَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ)	امْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق
لے جانا (۳) گرفت کرنا	کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت	أَنْبَأَ (ا) و نَبَأَ (۲) خبر دینا
تَلَا (ن) پڑھنا	خَسِيَ (س) دور ہونا۔ ڈھٹکارا جانا
يَأْتِي (ي) آنا	شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا
سَهَّزَا (۱۰) مسخری کرنا	عَفَا (يَعْفُو) معاف کرنا
عَرَضَ (ا) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا	هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
مَزُور (م) مزور	أَنْشَأَ (ا) پیدا کرنا
سَلَّمَ (م) بلوغت	رَفَّ (رَفَاتٌ) پھیپھڑا
مُفْلِسٌ (م) مفلس	رَغَدًا (ا) فراغت

سَيِّجَارَةٌ (ج سَيِّجَارَاتُ) سگریٹ	الْعَفْوُ يَا عَفْوًا مَعَا فَرَمَائِسْ
سَلَّةٌ (أَسْلَالٌ) ٹوکری	مُرْتَمَرٌ كَانْفَرَسْ
صَبِيٌّ (صَبِيَّانٌ) بچہ	هَزْءٌ قَدْ هَضَّ خُصَّ جَسَّ سَبَّ مَذَاقُ كَرِيسْ
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت - جذبہ	هَزْءٌ وَأَثْمُهُا - مَذَاقُ
عُرْفٌ پسندیدہ بات - مشہور بات	هَنِينًا مَرِينًا مَرَّ سَبَّ - تَمْهِيْسْ
عَفْوٌ معافی - جو چیز حاجت سے زیادہ واپس - کیونکہ	
خوشگوار ہو	

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ کے نیچے خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔
 تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور
 آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہوں گے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے
 لئے دیا چے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔ اس مشق میں مہموز کی مثالیں اصل
 مقصود ہیں۔

(۱) حُسَيْنُ! هَلْ تَأَلَّفُ السَّيِّجَارَةَ؟
 كُنْتُ أَلْفَهَا لَكِنْ تَرَكْتُهَا مِنْذُ شَهْرٍ

(۲) أَحَسَنْتَ ! إِيْلَفِ الشَّأْيَ وَأَلَفِ الْقَهْوَةَ لَكِنْ لَا تَأْلَفِ
السَّيْجَارَةَ۔

نَعَمْ قَالَ لِي الدُّكُورُ السَّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ
(۳) وَاللَّهِ إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤَثِّرُ قَوْلَ الدُّكُورِ عَلَى مَا لَوْ
كَانَتْ

يَا أَخِي ! أَلَا حَسَنٌ عِنْدِي أَنْ لَا نَأْلَفَ الشَّأْيَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا
ضَرُورَةٍ

(۴) مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟
يَوْمَلْ قُدُومُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِي الْكَلامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ
دِهْلِي؟

نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جَدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيعُ
الْمُضَارِّ

(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هَذِهِ الدَّارَ؟
لَا ! أَنَا مُتَمَلِّ فِي اسْتِئْجَارِهَا

(۷) أَتَسْتَاجِرُ هَذَا الْآجِيرَ الْأَمِينِ فَإِنَّ خَيْرَ مَنْ اسْتَأْجَرْتَ
هُوَ الْأَمِينُ

عربی کا معلم (۱۵) ۳۶ سبق (۱۸)

نَعَمْ اسْتَاجِرُهُ بِسُرُورٍ فَنَحْنُ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ أَمِينٍ

(۸) يَا عَلِيُّ امْرُؤٌ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ

خُذْ يَا بَنِي كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ

(۹) يَا أُخْتِي! مَرَى بَنَاتِكَ بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُّوا

أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا

نَعَمْ يَا أُخْتِي! سَامِرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ

(۱۰) هَلْ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟

نَعَمْ سَتَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

(۱۱) سَلْ هَذَا الشَّيْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟

سَلُونِي يَا أَوْلَادُ مَا سِئَلْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوعًا وَلَعِبًا

نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا شَيْخُ لَا تَغْضَبْ جَنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ أَثَرَكَ عَلَيْنَا فَوَيْلٌ

الْعِلْمِ

(۱۲) فَاسْئَلُوا وَاعْمَلُوا بِمَا عَلَّمْتُمْ وَاتَّخِلُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ

(۱۳) يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لَنَا كُلُّ قَنَحْنُ جَنَّا مِنْ مَسَافَةِ بَعِيدَةٍ

خُذُوا يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا سِئَلْتُمْ وَاشْكُرُوا

وَاللَّهُ عَلَى مَا رَزَقَكُمْ

۱۔ فرمانبرداری کے طور پر

عربی کا معلم (۳) ۳۷ سبق (۱۸)

(۱۳) نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَى عَوَاطِفِكَ لَكِنْ يَا شَيْخُ لَيْسَ فِيهَا خَبْرٌ وَلَا لَحْمٌ

اِحْسَنُوا يَا اَشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَانِعِينَ هَلِ اتَّخَذْتُكُمْ هُزْءًا بَيْنَكُمْ؟

(۱۵) الْعَفْوُ لَا تَوَاحِدُنَا يَا عَمَّانَا هَا نَحْنُ نَأْكُلُ التَّيْنَ وَالرُّطْبَ

فَكُلُوا مَا تُحِبُّونَ مِنْهَا هِينًا مَرِيئًا

(۱۶) هَنَّاكَ اللَّهُ وَبَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ أَنْ نَأْخُذَ

مَعَنَا هَذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ

وَاللَّهِ اَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جَنَّتُمْ لَتَسْأَلُوا عَنِ الْمَسَائِلِ اِنَّمَا جَنَّتُمْ

لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ

(۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعْظَمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لَمَّا فَعَلْنَا فِي

حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْآدَابِ وَالْإِحْتِرَامِ وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَإِنَّا

لَمَوْلِكَ الْيَوْمَ غَضَبَانِ

عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوا مَتَى شِئْتُمْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي فَهْمِ

الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَأَمُرُّ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ (۲) يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

کہ ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔

(۳) خُذِ الْعَفْوَ مُرٌّ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (۴) كُلُوا
وَأَشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَكَلَا مِنْهَا رَعْدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا
مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي
عَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۹) ثُمَّ
لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱۰) وَيُؤْثَرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمُ
شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا
قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

www.KiteGunnat.com

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے) اس کی تحلیل
صرفی اس طرح کرو۔

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔ یعنی اس کے دو
مفعول آیا کرتے ہیں۔ مذکر غائب، ثلاثی مزید از بابِ افْتَعَلَ، از قسمِ مہموز
الفاء، دراصل یَا تَخِذْ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو ت سے
بدل کرتے ہیں مُدْ غَم کر دیا گیا۔

۱۔ جہاں کہیں۔

عربی کا معلم ۳۹ سبق ۳۸

(أَحْمَدُ) اسم، علم، واحد مذکر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر
توین نہیں آئی، مشتق، اسم تفضیل از حِمْد، ثلاثی مجزئ
(زَيْدًا) اسم علم، واحد مذکر، مُنْصَرِف، جامد ثلاثی مجرد
(صَدِيقًا) اسم، نکرہ، واحد مذکر، مُنْصَرِف، مشتق، اسم صفت از صَدَقَ
ثلاثی مجرد۔

www.KitaboSunnat.com تحلیل نحوی اس طرح کرو۔

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع، (أَحْمَدُ) فاعل ہے اس
لئے مرفوع ہے

(زَيْدًا) مفعول اول اس لئے منصوب ہے
(صَدِيقًا) لمفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے فعل اپنے فاعل اور
دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟

☆ میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں
نے اسے چھوڑ دیا

(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھینچو دے اور آنکھ کے لئے مضر ہے

☆ ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔

(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟

☆ ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔

(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟

☆ نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔

(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے

پڑھے۔

☆ فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔

(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو

☆ ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔

☆ ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لئے حکم کروں گی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں کا [باشندہ] ہے؟

☆ میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور کا [رہنے والا] ہوں۔

۱۔ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟

۲۔ أَنَا مِنْ لَاهُورَ۔

(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے

☆ چچا! بے میرے چچا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟

☆ جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔

(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لو۔

☆ اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

- (۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟
- (۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔
- (۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔
- (۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۵) لفظی ثقل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
- (۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟
- (۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟
- (۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟
- (۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟
- (۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوہاً اور کہاں جوازاً؟
- اِيْمَانٌ، اِلْفٌ (از باب اَفْعَل) اَوْ مِنْ، اِتَّخَذَ، مَرٌ، اِيْتَمَرَ، سَلٌ، اِلْفٌ
- (از باب فَاعِل) رَأَسٌ، مَيَّدَ نَةً۔
- (۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ مَحْن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

الدَّرْسُ الثَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ الْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امرحاض
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدَّ
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا
مَدُّوا	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّوا	لَمْ يَمُدُّوا
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا
مَدَّدْنَ	يَمُدُّنَ	لَمْ يَمُدُّنَ	لَمْ يَمُدُّنَ
مَدَّدَتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ
مَدَّدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا
مَدَّدْتُمْ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا
مَدَّدَتْ	تَمُدِّينَ	لَمْ تَمُدِّيْ	لَمْ تَمُدِّيْ
مَدَّدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا
مَدَّدْنِ	تَمُدُّنَ	لَمْ تَمُدُّنَ	لَمْ تَمُدُّنَ
مَدَّدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدَّ	لَمْ أَمُدَّ
مَدَّدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ

عربی کا معلم (۴) ۳۳ سبق (۱۹)

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا لرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکتِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمْذُ يا لَمْ يَمْذُ۔ مُذُ يا اُمُذُ۔

تنبیہ: اُمُذُ میں ادغام کے بعد حمزة الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے۔

عربی کا معلم ۴۵ سبق (۱۹)

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَلَکِ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۳۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حروف میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حروف میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)۔

قاعدہ ادغام نمبر (۵) بابِ افْتَعَلَ (۷) کاف کلمہ جب دُذِیاز ہو تو افْتَعَلَ کی ت کو انہی حروف سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِذْ تَحَلَّ سے اِذْ دَخَلَ پھر اِذْ خَلَّ، يَدْ تَخِلُّ سے يَدْ دَخِلْ پھر يَدْ خِلْ۔ اِذْ تَكْرُ سے اِذْ كَرُ، يَدْ كُرْ اور اِزْتَانُ سے اِزَّانُ، يَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲: اِذْ كَرُ کو اِذْ كَرُ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مَدِّ كَرُ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۶) بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کاف کلمہ ان دس حروف (ث، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حروف

۴ نصیحت لینا

۵ داخل ہونا۔

۶ تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا۔

۷ زینت دار ہونا

سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: **يَذْكُرُ** سے **اِذْ كُرْ**، **يَذْكُرُ** اور **تَذَاوُلُ** سے **اِثَّا قُلْ**، **يَتَاوُلُ**، **اِثَّا قُلْ**۔

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (ال) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: **النَّاءُ**، **الْكَاءُ** وغیرہ۔

تنبیہ ۳:- مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں۔

(۱) حروف حَلْقِيَّةٌ جن کا مخرج حلق ہے۔ ح، خ، ع، غ اور ہ۔

(۲) حروف لَهَوِيَّةٌ جن کا مخرج لہاء یعنی حلق کا کوتا ہے: ق اور ك۔

(۳) حروف شَجَرِيَّةٌ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

(۴) حروف نَطْعِيَّةٌ جن کا مخرج تالو ہے۔ ط، ت اور د۔

(۵) حروف اَسْلِيَّةٌ جن کا مخرج زبان کا سر ہے: ص، ز اور س۔

(۶) حروف شَفَوِيَّةٌ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، صَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آ

۱. یاد رکھنا نصیحت لینا۔ ۲. بوجھل ہونا۔ ۳. شجر دو نوں کھوں کے بیچ کی جگہ

۴. نَطْع یا نَطْع تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سر الگتا ہے۔ ۵. اَسْلَةُ نوک زبان

۶. شَفَّة لب۔

عربی کا معلم ۱۴۷ (۱۴) سبق (۱۴)

ہے اور بابِ گُرم سے کمتر۔ اور ابوابِ ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

مَدَّن (ن)	يَمُدُّ	مُدِّيَا اُمُدُّ	مَادُّ	مَمْلُودُّ	مَدَّ
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرًّا يَفِرُّ	فَارُّ	مَفْرُورُّ	فَرًّا يَفِرُّ
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسًّا يَمَسُّ	مَاسُّ	مَمْسُومٌ	مَسَّ
لَبَّ (ك)	يَلْبُ	لُبًّا يَلْبُ	لَيْبٌ		لَبَّ

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

اَمَدَّ	يُمَدُّ	اِمْدِيَا اَمِدُّ	مُمِدُّ	مُمَدُّ	اِمْدَادُ ۵
مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدُ	مُمَدِّدُ	مُمَدَّدُ	تَمْدِيدُ ۶
مَادَّ	يُمَادُّ	مَادًّا يَادِّدُ	مُمَادُّ	مُمَادُّ	مُمَادَّةُ ۷
تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدُ	مُتَمَدِّدُ	مُتَمَدَّدُ	تَمَدُّدُ ۸
تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادًّا يَتَمَادُّ	مُتَمَادُّ	مُتَمَادُّ	تَمَادُّ ۹
اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقًّا يَنْشَقُّ	مُنْشَقُّ	مُنْشَقُّ	اِنْشِقَاقُ ۱۰
اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدًّا يَامْتَدُّ	مُمْتَدُّ	مُمْتَدُّ	اِمْتِدَادُ ۱۱
اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمَدُّ	اِسْتَمَدًّا يَاسْتَمَدُّ	مُسْتَمَدُّ	مُسْتَمَدُّ	اِسْتِمْدَادُ ۱۲

۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔

تنبیہ ۴:- باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا۔

اور باب اِفْعَلَ اور اِفْعَالَ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵:- گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۳) میں کوئی تغیر نہیں

ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶:- باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِذْ غام کی وجہ

سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے

چاہئیں۔ اسم فاعل میں ما قبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا

چاہیے پس مُمَادًا اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِ ذٌ اور اسم مفعول ہے

تو مُمَادُوٌ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (رُضٰی) راضی کر لینا۔ خوش کرنا اِسْتَحَفَّ (۱۰) ہلکایا ذلیل سمجھنا

اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا

اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا

اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تر دیا پس

پیش کرنا

اَحَسَّ (۱-بہ) محسوس کرنا سَخَّرَ (۲) تابع کرنا (۱) چھپانا

أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
انْفَتَحَ (۶) کھل جانا	سُرَّ (مجهول آتا ہے) خوش ہونا۔
	خوش کیا جانا
تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا	إِنَّا قَلَّ (۵) اصل میں تَفَاقَلَّ ہے
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا	بوجھل ہونا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا	سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	سَعَى (يَسْعَى) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا	شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا	گزرنا (۶) پھٹ جانا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت	صَدَّ (ن) روکنا
کرنا (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا	طَمِعَ (س) طمع کرنا
دَقِيَ (ن۔ الجَرَسَ) گھنٹی بجانا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔
دَقِيَ الْبَابُ دروازہ کھٹکھٹانا	خیال کرنا
دَقِيَ الدَّوَاءُ دو ایسنا۔ باریک کرنا عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار	
دَلَّ (ن) عَلَيْهِ يَا إِلَٰهِي بتلانا ہونا	
عَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب
فَصَّ (ن۔ عَلَيْهِ) قصہ سنانا۔ بیان کرنا	ہونا (۱) عزت دینا

عربی کا معلم ۵۰ سبق (۱۵)

قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا۔ مَرَّ (ن۔ بہ) یا عَلَیْہِ گزرنا کسی پر	خود مختار ہونا
مَسَّ (س) چھونا	قَنَعَ (س) قناعت کرنا
مَنَّ (ن۔ عَلَیْہِ) احسان کرنا۔	لَبَسَ (س) پہننا
احسان جتلانا	اٰخَرُ دوسرا
نَفَرَ (ض) بھاگنا۔ لڑائی کے لئے	اِلَّا لیکن۔ مگر
نَکَلْنَا	بَرُّ احسان کرنے والا
هَزَّ (ن) ہلانا	بَرْدُ سردی۔ ٹھنڈک
حِیْنٌ (اَحْیَانٌ) وقت	بَطِیْنَةٌ ست رفتار
حِیْنًا مَّا کسی وقت	ثَمِیْنٌ قیمتی
خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے	جَارِیَةٌ خادمہ۔ لونڈی

جَرَسٌ گھنٹی ذَقِيقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔ آٹا
جَزَعٌ تنہ درخت کا دُونَ بوا
جَنِيٌّ تازہ چٹا ہوا پھل رُوْ یا خواب
حُمِيَّاتٌ تپ (حُمِيَّاتٌ مَوْنَتْ رِبَاطٌ باندھنا
(ہے) شَرِيْرٌ اَشْرَارٌ شرارت کرنے
كَاشِفٌ کھولنے والا والا
قَاءٌ ملاقات صُوْفٌ اُون
وَلَا اگر نہ ہوتا سَاعَةُ الْمُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
لَا بَاسَ کوئی مضائقہ نہیں قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
مَجِييٌ آنا مَجِييٌ آنا
مِسْمَارٌ کیل لوہے کی مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
مُلَاقِيٌ ملنے والا مُلَاقِيٌ ملنے والا

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ:- چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) ذَقِ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ

☆ قَدْ دُقِ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ يَا أَسَاطِدِي

(۲) مَنْ دُقِ الْجَرَسُ؟

☆ دَقَّقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِي

(۳) كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟

☆ السَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يا بَطِيئَةُ) يَا سَيِّدِي

(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيهَا

☆ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ

(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟

☆ لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) يَا جَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا

☆ اُنْظُرِي يَا سَيِّدِي! الدَّوَاءُ مَذْفُوقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ

(۷) إِلَى أَيْنَ تَفِرُونَ يَا أَوْلَادُ؟

☆ نَحْنُ نَفِرُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) فَفِرُوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا

☆ هَذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا

(۹) يَا خَلِيلُ! عِدْ أَوْرَاقَ هَذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

☆ قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً

عربی کا معلم ۵۳ سبق (۱۹)

(۱۰) يَا خَلِيلُ اَهْلُ يَسْرُكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلَى مَيْدَانِ

اللَّعِبِ؟

☆ وَاللّٰهِ يَسِّرُنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقَبْتَ الدَّرْسِ وَاللَّعِبِ وَقَبْتَ اللَّعِبِ

(۱۱) هَلْ يَسْرًا خَاكَ الدَّرْسُ اَمْ اللَّعِبُ؟

☆ يَا سَيِّدِيْ يَسْرُهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَ مِنْ مَا يَسْرُهُ الدَّرْسُ

(۱۲) اَظُنُّ اَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي

☆ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَحَجْتُ وَ قَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ مَنْ جَدَّ وَجَدَّ

☆ وَقَالَ تَعَالٰى لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

(۱۴) لَكِنِّيْ اَسْتَلْكَ هَلْ اَعْدَدْتُ لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟

☆ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهُ وَاَرْجُوْ مِنْ رَبِّيْ الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي

بَلَدِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا

(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّرَنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيلُ

☆ وَاَنَا سُرَرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِيْ

(۱۶) يَا سَلِيْمُ اَهْلُ اَدْلُكَ عَلٰى عَمَلِ يُعْرُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟

☆ ذَلِّبْنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ - لِتَكُوْنَ مَا جُوْرًا - فَالِدَّالُّ عَلٰى

تَعْمِيْرِ كَفَاعِلِهِ

عربی کا معلم ﴿۱۶﴾ ۵۲ ﴿۱۷﴾ سبق ﴿۱۸﴾

(۱۷) كُنْ مُطِيعًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِرًّا بِوَالِدَيْكَ وَتَوَدِّدًا إِلَى خَلْقِ اللَّهِ تَكُنْ عَزِيزًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ
☆ وَاللَّهُ يَا عَمِّي دَلَّلَنِي عَلَى عَمَلِ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ فَجَزَّاهُ اللَّهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

(۱۸) أَلَا تُحَسِّنُ بِالْبُرْدِ يَا لَيْلَى فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبُرْدِ وَالشِّتَاءِ
☆ كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِي أَنِّي لَمْ أُحَسِّنْ بِالْبُرْدِ؟

(۱۹) إِنِّي أَرَأَيْتَ مَلْبُوسَةً فِي لِبَاسِ الصَّيْفِ
☆ لَيْشَقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي لِبَاسُ الصُّوفِ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، الْبِيسِيُّ لِبَاسُ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ كَمَا لَا يَمَسُّ

الْحُمَّى وَالزُّكَامُ
☆ أَحَسَنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُورَةٌ وَمَمْنُونَةٌ بِطَيْبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمَرِّينَ حِينًا مَا عَلَى حَدِيقَةٍ وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا

تَشْمِينَ أَزْهَارَهَا
☆ نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً
حَسَنَاءَ فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ أَزْهَارَهَا

(۲۲) لَا تَهْزِي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْأَلْمَارِ، فَإِنَّ الطَّيْرَ

۱۔ میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

يُذَلِّكُ -

☆ صَلَفَتْ يَا أَسَاذِي! كَانَتْ تَقُولُ أُمِّي "عَزَّ مِنْ قَنَعٍ وَذَلَّ مِنْ طَمَعٍ

(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَقَلُّوا مُنْذُ زَمَانٍ

فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟

☆ أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَخِفُّونَ وَيَسْتَقِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ لَكِنَّ الْيَوْمَ

تَنْبَهُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأُمْسِ

(۲۴) قَدْ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجَلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدْ

اسْتَحَقَّتِ الْإِسْتِقْلَالَ بِأَمْدَادِهَا الثَّمِينَةِ فِي حُصُوكِ الْفَتْحِ

☆ نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَ أَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجَلْتَرَا

أَبَابُ الْفَتْحِ فِي أَفْرِيقِيَّةٍ وَ إِيْطَالِيَّةٍ وَ فِي شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي أَوْرَبَا

(۲۵) وَهَكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مُدَّتْ يَدَهَا إِلَى

إِمْدَادِ الْبُرْطَانِيَّةِ فِي حُصُوكِ الْفَتْحِ

☆ صَدَقَتْ! فَيَجِبُ عَلَى الْبُرْطَانِيَّةِ أَنْ تُرَضِيَ الَّذِينَ أَمَدَوْهَا

فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمِنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ

بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

(۲۶) نَرْجُو مِنْ عَقَلَاءِ الْبُرْطَانِيَّةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُونَ بِهَذَا الْفَتْحِ وَلَا

يَتَرَدَّدُونَ فِي إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا

☆ هَكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِي، مَعَ ذَلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ

الْحُرِّيَّةَ لَا تَوْهَبُ، بَلْ تُوْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالِاسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقْضُ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ اِے میرے پیارے بیٹے! لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ اخِيكَ (۳) وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنُ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ؟ (۴) وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُودَةً (۵) وَإِنْ يَمْسُكِ اللَّهُ بَصْرِي فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسُكِ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ ابْصَارِهِمْ (۷) قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ ابْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (۹) اَسِرُّوا قَوْلَكُمْ اَوْ اَجْهَرُوْا بِهِ اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَةً قَوْمَهُ قَالَ اَتَحَاجُّونِي [اَتَحَاجُّوْنِي] فِي اللَّهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَلَا فِكْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهَزَىٰ اِلَيْكَ بِجُرْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا (۱۳) تَعَزَّزْ مِنْ تَشَاءَ وَتَذَلَّ مِنْ تَشَاءَ (۱۴) يَمْنُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَا تَمْنُوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمْنُ عَلَيَّكُمْ اَنْ هَدَاكُمْ لِلْاِيْمَانِ (۱۵) وَاعِذْ وَاللَّهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ جَ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ مَآ لَكُمْ اِذَا قِيلَ لَكُمْ اَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِنَّا قُلْتُمْ اَرْضَيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ؟

۱۔ بخشی نہیں جاتی۔ ۲۔ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ ۳۔ کیا تم راضی ہو گئے۔

۴۔ آخرت کے مقابلے میں۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟

☆ ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی

(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟

☆ شاید حامد نے بجائی

(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو

☆ جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا

(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟

☆ شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے

(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح ٹوٹ لے

☆ ہاں جناب! ابھی وہ ٹوٹ دیتا ہوں

(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟

☆ چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں

(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟

☆ جناب! گھنٹی بج گئی

(۸) تو بھاگو دیر مت کرو

☆ یہی تو ہمارا مطلب ہے

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟

☆ واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا

(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دیں گے جس سے [یہ] میرے

عربی سمجھنا آسان ہو جائے

ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی

(۱۱) رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟

جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے

(۱۲) حمید! تم نے اپنا قیص کیسے پھاڑا؟

جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟

جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کہ و

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فیک ادغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَب میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے: دَلَّ، دُلُّ، دِلٌّ، دُلُّوْا، يَدْلُوْنَ، لَمْ يَدْ لُ، دَالٌ، اَدْلُ، اَدْلُ، مُمَادِّ، اِدْكِرْ، مَطْهَرٌ، اِذْخَلَ۔

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا۔

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو۔ تَقْصُ عَلَیْ اُمِّیْ قَصْصًا عَجِیْبًا۔

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

يا اولاد! قد دق جرس المدرسة ففرّ و اليها ولا تتأخروا عن الوقت - واجتهدوا في تحصيل الفلاح و استعدّوا للنجاح - ولا تكسلوا، اما سمعتم؟ "عزّ من جدّ و ذلّ من كسل"

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

الْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور ی ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو۔

امر

مضارع

ماضی

(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ زِنٌ خَاتَمَكَ

(۲) وَجَلَ الطُّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ هُوَ يُوْجَلُ مِنَ الْهَرَّةِ اِيَجَلُ مِنَ الدِّئِبِ

(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ ضَعُ كِتَابَكَ

(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيقَةُ بِالْبَيْتِ يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ اِتَّصِلْ بِاخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔
 اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی
 کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی
 قسم میں شامل ہونا چاہیئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدہ
 تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ او تَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اتَّصَلَ بن
 جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں
 کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم
 ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع يَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔
 ہونا چاہئے تھا يُوْزِنُ اور اوْزِنْ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخردوئوں میں فرق کیا
 ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ يُوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور يُوْجَلُ میں
 مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں
 جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے يُوْزِنُ سے يَزِنْ بن
 گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے يَزِنْ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا

ہے (دیکھو درس ۲۱ - تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر **اِیْجَلْ** میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے۔ **یَضَعُ** اصل میں **یَوْضَعُ** ہونا چاہیے پھر جبکہ **یَوْجَلْ** سے واو حذف نہیں ہوا تو **یَوْضَعُ** سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ **یَوْجَلْ** میں کوئی حرف خلقی نہیں ہے اور **یَوْضَعُ** میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: **یَوْضَعُ** میں جو **یَضَعُ** کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ **اِتَّصَلَ** اصل میں **اَوْتَّصَلَ** ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ **اِیْجَلْ** کی طرح اس میں بھی واو کو ی سے بدل کر **اِتَّصَلَ** بنا دیا جاتا۔ مگر باب **اِفْتَعَلَ** کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر **اِفْتَعَلَ** میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنُ۔
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا کی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعُ۔

تنبیہ ۱: مگر وَذَرْ، یَذَرُ، ذَرُ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے: یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہو گا یُوْزِنُ اور یُوْضَعُ۔

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں قیاساً دینا پڑتا ہے: وَزِنُ سے زِنَةُ، وَهَبُ سے هِبَةُ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفہ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفہ کیرم خود بنا سکتے ہو۔

تصريفُ المِثَالِ الواوِ مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنَ	وَازِنُ	مَوْزُونُ	وَزَنَ يَازِنُهُ ^۱
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعُ	وَاضِعُ	مَوْضُوعُ	وَضَعَ ^۲
وَجَلَ (س)	يُوجِلُ	إِيجَلُ	وَاجِلُ	مَوْجُولُ	وَجَلَ ^۳
وَسَمَ (ك)	يُوسِمُ	أُوسِمُ	وَسِيمُ	وَسَامَةٌ ^۴	
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثَ	وَارِثُ	مَوْرُوثُ	وَرِثَ ^۵

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱- أَوْصَلَ يُوصِلُ	أَوْصِلُ	مُوصِلُ	مُوصَلُ	إِصْصَالُ ^۱
۲- وَصَلَ يُوصِلُ	وَصِلُ	مُوصِلُ	مُوصَلُ	تَوْصِيلُ ^۲
۳- وَاصَلَ يُوَاصِلُ	وَاصِلُ	مُوَاصِلُ	مُوَاصَلُ	مُوَاصَلَةٌ ^۳
۴- تَوَصَّلَ يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلُ	مُتَوَصِّلُ	مُتَوَصَّلُ	تَوَصُّلُ ^۴
۵- تَوَاصَلَ يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلُ	مُتَوَاصِلُ	مُتَوَاصَلُ	تَوَاصُّلُ ^۵
۶- اتَّصَلَ يَتَّصِلُ	اتَّصِلُ	مُتَّصِلُ	مُتَّصَلُ	اتِّصَالُ ^۶
۸- اسْتَوْصَلَ يَسْتَوْصِلُ	اسْتَوْصِلُ	مُسْتَوْصِلُ	مُسْتَوْصَلُ	اسْتِصْصَالُ ^۸

۱- تولنا۔ ۲- رکھنا۔ ۳- ڈرنا۔ ۴- خوبصورت ہونا۔ ۵- وارث ہونا۔ ۶- پہنچانا۔ ملا دینا۔
۷- جوڑنا۔ ۸- باہم ملنا۔ ۹- ملنا۔ ۱۰- باہم ملنا۔ ۱۱- ملنا۔ ۱۲- دراصل استیو۔

تنبیہ ۴:- دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدر روں میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۳) واوی کو ی سے بدلا گیا ہے۔ اور بابِ افْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵:- یَزُنْ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَیْزِنَنْ ، لَیْزِنَانْ ، لَیْزِنُ الْخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زَیْنَنْ ، زِنَانْ ، زِنْ زَنْ ، زَنْ زَنْ ، زِنَنْ زِنَانْ ، زِنَانْ پڑھیں گے۔

صَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصَلَ ہے۔ ایک اسْتِیْصَالَ (در اصل اسْتِیْصَالَ) لفظ الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں ”جڑ سے اکھڑ دینا“ اس کا مادہ اَصَلَ (جڑ) ہے۔ اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا	أَفْهَمَ (۱) فَهَمَ (۲) سمجھانا
وَصَفَ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا	تَوَكَّلَ (۳) - عَلَيْهِ (سوچ دینا -
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (بہ) ملنا	بھروسہ کرنا
وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا۔ واقف ہونا	خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا
وَلَدَ (يَلِدُ) جننا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا	عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
يَسَسَ (يَسْسُ) نا اُمید ہونا	كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا
يَقِظُ ، يَقِظُ اور اسْتَيْقَظَ جاگنا	مَا كُلَّ (۳) نالنا۔ دیر لگانا
أَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا	وَلَقَّ (يَلْقُ بِهِ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا
يُسَّرَ (۲) آسان کرنا (۳)	وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل
آسان ہونا میسر ہونا	نہیں ہے)
أَهْلًا وَ سَهْلًا خوش آمدید (اس کا	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا
تشریح چوتھے حصے میں آئے گی)	(اس کا امر دَعُ بہت مستعمل ہے)
دَيَّارُ مکان میں رہنے والا	

اُخْرٰی دوسری (اُخْرٰی)	رَوْحِ رَحْمَتٍ مَدَد
اَذٰی تکلیف	مَائِدَةٌ (مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان
اَعْلٰی (اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	مَرَّةً (مِرَارًا) ایک بار
اُورْبَا یورپ	مِنْقَالٌ (مَثَاقِیلُ) وزن ۳ ۳/۲ ماشہ
سِوَارٌ (اَسَاوِرُ) کنگن	مُسْتَقِیْمٌ سیدھا
صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں	وِزْرٌ (اَوْزَارُ) بوجھ۔ گناہ
فَاجِرٌ (فُجَّارٌ) بدکار	
قِسْطَاسٌ ترازو	
کَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر	

مشق نمبر ۳۰

- (۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟
- ☆ لَا يَا سَيِّدِي اِبْلُ اَرْنَهُ الْيَوْمَ
- (۲) زِنَهُ الْاَنَ بِذَلِكَ الْمِيزَانِ
- ☆ لَا اَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ۔ دَعْنِي اَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ
- (۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِي كَفَّةِ وَالْوِزْنَ فِي كَفَّةِ اُخْرٰی
- ☆ طَيِّبٌ؟ فَاَفْعَلْ هَكَذَا
- (۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ

☆ إِنَّمَا مَثَقَالَانِ

(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ

☆ أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ زِنُوا بِالْقِسْطِ

الْمُسْتَقِيمِ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هَذَا يَا عَمِّي؟ فَإِنِّي أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا

☆ سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ تَقِفَ عِنْدَنَا شَهْرًا لَا فَهْمُكَ مَطَالِبَهُ

(۷) نَعَمْ سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي

☆ فَخُذْ يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ

(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هَذَا الْكِتَابِ؟

☆ اجْتَهِدْ وَتَوَكَّلْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ

(۹) مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي؟ فَتَشْتُ عَنْكَ مِرَارًا

وَلَمْ أَجِدْكَ

☆ يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا

(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي مَتَى جِئْتَ هُنَا؟

☆ وَصَلْتُ إِلَى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطُّ^۱

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟

☆ كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۱. فَقَطُّ کے معنی ہیں ”صرف“ یا ”بس“ یہاں بالاس نقطہ کے معنی ہوں گے ”کل ہی“

فَاحْضُرْ عِنْدَكَ؟

☆ لَا أَعِدُّكَ الْيَوْمَ - لَا نَبِيَّ الْيَوْمَ مَشْغُولٌ

(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تَمَاطِلُنِي؟

☆ لَا تَيَاسُ يَا أَخِي! لَا صِفَنَّا لَكَ تِلْكَ الْآ حَوَالِ الْعَجِيَّةِ عَدَا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(۱۴) أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لُنْدُنْ

☆ مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لُنْدُنْ

(۱۵) هَلْ تَبْقِظُ صَبَاً كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟

☆ لَا يَتَيَسَّرُ لِي أَنْ أَتَبْقِظَ فِي الصَّبَاحِ

(۱۶) فَمَنْ أَبْقِظَكَ الْيَوْمَ؟

☆ الْيَوْمَ أَبْقِظُنِي أُمِّي فَاسْتَبْقِظْتُ

(۱۷) دَعْنِي أَنَا أَوْ قِظْكَ وَقْتُ الصَّلَاةِ

☆ هَذَا مِنْ فَضْلِكَ لَيْنَ أَبْقِظُنِي لَتَكُونَنَّ مَشْكُورًا وَلَا كُونَنَّ مَمْنُونًا

(۱۸) لَا أَمْنٌ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوَنَ أَخَاهُ

عَلَى الْخَيْرِ

☆ كَثَّرَ اللَّهُ خَيْرَكَ - وَاللَّهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ أَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ

(۱۹) صَدَّقَ اللَّهُ ظَنَّنَكَ وَجَعَلَنِي وَآيَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ

☆ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

۱۔ ان پر لام تاکید بڑھا کر لَین لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ۳۰ تنبیہ ۳)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (۳) دَعَا أَذْهُمُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (۴) رَبِّ هَبْ لِي وَلِيًّا يَرْبُئِي وَيَرْثِ
 آلَ يَعْقُوبَ (۵) وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ
 دَيَّارًا - إِنَّكَ إِن تَذَرَهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶)
 وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِنِّمْ وَبَاطِنَهُ (۷) لَا تَيَسَّسُوا [اس کو لَا تَأْيسُوا بھی کہتے
 ہیں] مِنْ رُوحِ اللَّهِ - إِنَّهُ لَا يَيَسُّ [اس کو لَا يَأْسُ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رُوحِ
 اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (۸) لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِن
 كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ -

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

زِنُوا بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ

تحلیل صرف اس طرح:-

(زِنُوا) فعل امر حاضر متعدی صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب
 کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اَوْزِنُوا ہے۔
 چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا
 ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے
 علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق

(ب) حرف جازّ (القِسْطَاسِ) اسم معرف باللام واحد مذکر جامد معرب
(المُسْتَقِيم) اسم معرف باللام واحد مذکر مشتق اسم فاعل ہے اسْتِقَامَ
[سیدھا ہونا] سے معرب
تحلیل نحوی اس طرح:-

(زِنُوا) فِعْل امر متعدی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل
اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُونًا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل
زی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی
سب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(ب) حرف جازّ (القِسْطَاسِ) مجرور پھر موصوف ہے (المُسْتَقِيم)
تو وہ بھی موصوف لی وجہ سے مجرور ہے جازّ مجرور مل کر متعلق فعل، فعل فاعل
مل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام
پانہی ہوا سے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور
واوای کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو۔

مُرْ، مَرِي، سَامِرْ، كَلَّا، سِتْمًا، سَلْ، يَقْ، لَا تَتَّخِذْ، زِنْ، زِنِي،
هَبْ، عُدِّي، ذُلْ، اَدْلْ، لَا تَهْزُوا، يَسُرْ، اِحْبْ، تُحِبْ، تَوَكَّلْ،

..... لِي يَا اَبَتِ سَاعَةً هَذَا الشَّيْخُ مِنْ اَيِّنْ هُوَ؟
 خَاتَمَكَ سِوَارِكَ يَا لَطِيفَةً عَدُوَّكَ وَلَتْنَا بِنْتِكَ بِالصَّلَامِ
 هُنَّ بِالصَّلَاةِ هَلْ كَ عَلَى بَيْتِ الْوَزِيرِ - نَعَمْ نَبِيٌّ عَلَيْهِ
 فَضْلِكَ كُتُبُكُمْ عَلَى الطَّائِلَةِ - اِلَى اَيِّنْ يَا اَوْلَادُ؟ اَغْصَا
 الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ اَوْرَاقِ الْكِتَابِ يَا مَرِيْمُ - هَلْ كَ اللَّعِبِ
 اَمْ التَّعْلَمُ؟ نَبِيُّ اللَّعِبِ وَالتَّعْلَمِ كِلَاهُمَا - هَلْ اللَّعِبِ
 التَّعْلَمُ؟ اللَّعِبِ وَالتَّعْلَمِ كِلَاهُمَا - بِاللَّهِ وَ عَلَيْهِ اِجْلِي
 اَنْتَمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ مِنَ الطَّعَامِ مَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان [یا اَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟
 ☆ ہاں میرے پیارے بیٹے [یا بُنَی] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی
 دوں گا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟

☆ ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟

☆ نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟

☆ ہاں: میں نے اپنا لکھن تولاتوا سے بیس مشقال پایا

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے

☆ اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں

(۶) میرا خط تمہیں ملا؟

☆ نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا ہے

(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟

☆ ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے

(۸) میں پارساں آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہراتھا

☆ یہ آپ کی مہربانی ہے

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟

☆ ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟

☆ تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی

کتاب صندوق میں رکھ دوں)

☆ کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟

☆ ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟

☆ آج صبح میں بیدار نہ ہو تو میرے والد نے مجھے جگادیا۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ

الْفِعْلُ الْأَجُوفُ

الْأَجُوفُ الْيَائِي

الْأَجُوفُ الْوَائِي

الْمَاضِي الْمَضَارِعُ الْأَمْرُ

قَالَ يَقُولُ بَاعَ يَبِيعُ

قَالَ يَقُولَانِ بَاعَا يَبِيعَانِ

قَالُوا يَقُولُونَ بَاعُوا يَبِيعُونَ

قَالَتْ تَقُولُ بَاعَتْ تَبِيعُ

قَالَتَا تَقُولَانِ بَاعَتَا تَبِيعَانِ

قُلْنَ يَقُلْنَ بَعْنَ يَبِيعْنَ

قُلْتَ تَقُولُ قُلْ بَعْتُ تَبِيعُ بَعْ

قُلْتُمَا تَقُولَانِ قُولَا بَعْتُمَا تَبِيعَانِ بِيعَا

قُلْتُمْ تَقُولُونَ قُولُوا بَعْتُمْ تَبِيعُونَ بِيعُوا

قُلْتُ تَقُولِينَ قُولِي بَعْتِي تَبِيعِينَ بِيعِي

قُلْتُمَا تَقُولَانِ قُولَا بَعْتُمَا تَبِيعَانِ بِيعَا

۱۔ تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

تَقْلَنْ قُلْنِ بَعْنُ تَبْعَنْ بَعَنْ
أَقُولُ بَعْتُ أَبِيعُ
نَقُولُ بَعْنَا نَبِيعُ

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ
تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟

اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے
و۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱)
مطابق نظر آئے گا کہ واوی اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق
نظر آئے گا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ
سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع
امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان
وں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنِ اور بَعْنِ سے

آخر تک الف گرادیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی يَقْلُنَ اور تَقْلُنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے اسی طرح يَبْعُنَ اور تَبْعُنَ میں گرادی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ قُلْنَ۔

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ يَقْلُنْ، بَعْنُ، يَبْعُنُ، قُلْ يَقْلُ۔

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بَعْنُ کیسے بن گئے بظاہر قُلْنَ اور بَعْنُ ہونا چاہیے تھا۔

بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العين یا مضموم العين جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمتہ پڑھا جائے اور ما

بی کا معلم ﴿۵﴾ ۷۷ ﴿۶﴾ سبق ﴿۷﴾

ر لعین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوْلَ) سے قُلْنَ ، طَالَ (= طَوْلَ) طُلْنَ ، خَافَ (= خَوْفَ) سے خِفْنَ ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی ناچاہیے۔ بَاعَ (= بَيْعَ) سے بَعْنَ۔

تنبیہ ۱:- یہ صیغہ ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بَعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲:- اب یہ مذکورہ صیغہ تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہوں گے۔ ماضی مجہول میں تو اصل میں قُولُنْ، خَوْفُنْ اور بَعْنُنْ ہوں گے اور امر ہیں تو اصل میں اَقُولُنْ، اِخَوْفُنْ اور اِبِيعُنْ سمجھنا چاہیے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں۔

۳۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا، قِيلَتْ، قِيلَتَا، قِيلْتِ اِخْ اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا، خِيفُوا اِخْ اور بَاعَ سے بَاعَا اِخْ

۴۔ يَقُولُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ، تُقَالُ، يُقَالْنَ اِخْ۔ يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُونَ، تُخَافُ،

عربی کا معلم ۱۵ ۷۸ سبق ۱۶

تُخَافَانِ، يُخَفِّنَ الخ۔ يَبِيعُ سے يَبَاعُ، يَبَاعَانِ، يَبَاعُونَ، تَبَاعُ، تَبَا
يُعْنِ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُولَا، لَمْ يَقُولُوا، لَمْ تَقُلْ،
تَقُولَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُولُوا، لَمْ تَقُولِي، لَمْ تَقُولَا
تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ۔

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَائِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل
بَائِعٌ)۔

۸۔ اسم مفعول: مَقُولٌ (دراصل مَقُولٌ) مَبِيعٌ (دراصل مَبِيعٌ)
مَخُوفٌ (دراصل مَخُوفٌ)۔

تنبیہ ۳:- باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو
حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف

بنالو۔

عربی کا معلم ۴۹ سبق (۳)

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	إِسْمُ الْفَاعِلِ	إِسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
۱۔ اَذَارَ	يُذِيرُ	اِذِرْ	مُذِيرٌ	مُذَارٌ	إِذَارَةٌ
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۳۔ دَاوَّرَ	يُدَاوِّرُ	دَاوِّرْ	مُدَاوِّرٌ	مُدَاوَّرٌ	دَاوِرَةٌ
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مَتَدَوِّرٌ	مَتَدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۵۔ تَدَاوَّرَ	يَتَدَاوِّرُ	تَدَاوَّرْ	مَتَدَاوِّرٌ	مَتَدَاوَّرٌ	تَدَاوِرٌ
۶۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ
۷۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ
۸۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدْ	مُسْوَدٌ	مُسْوَدٌ	اِسْوِدَاوٌ
۹۔ اِسْوَادَ	يَسْوَادُ	اِسْوَادْ	مُسْوَادٌ	مُسْوَادٌ	اِسْوِيْدَاوٌ
۱۰۔ اِسْتَدَّ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِكْرَاةٌ

تنبیہ: ۴۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں

لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوْدٌ

ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوْدٌ ہوگا۔

۱۔ پھرانا۔ انتظام کرنا ۲۔ گول بنانا ۳۔ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴۔ گول ہونا ۵۔ کسی کے ساتھ گول گول پھرنا ۶۔ مطیع ہونا ۷۔ مطیع ہونا ۸۔ سیاہ ہونا ۹۔ سیاہ ہونا ۱۰۔ گول ہونا۔

تنبیہ ۵:- دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَہ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتَدَارَہ آیا ہے جو اصل میں اِدُوَارَہ بروزن اَفْعَال اور اِسْتَدُوَارَہ بروزن اِسْتَفْعَال ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَل اور اِسْتَفْعَل کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے۔ اَفَادَ سے اِفَادَہ ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَہ۔

تنبیہ ۶:- اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ (= اَغِيرَ) ، اِسْتَخَارَ (= اِسْتَخِيرَ)۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷:- بعض افعال کے سامنے قوس میں واوی یا لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

اَقَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع
 دینا (۱۰) فائدہ دلینا
 اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰) و) مدد
 چاہنا
 بَاتَ (ج۔ی) رات گزارنا
 جَالَ (ن۔و) تگ و دو کرنا
 مَالَ (ض۔ی) [اَلَيْهِ] کسی کی
 طرف مائل ہونا [عَنْهُ] کسی کی
 طرف سے منہ پھیر لینا
 فَازَ (ن۔و) [بِهِ] حاصل
 کر لینا۔ کامیاب ہونا
 فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو
 جانا (۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
 قَامَ (ن۔و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا
 (۱) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت
 قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا۔
 نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا

اَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا
 اَصَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا
 اَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکتا
 طاقت رکھنا
 اَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا
 اَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا
 دوست کہنایا کرنا
 اَخَانَ (ن۔و) خیانت کرنا
 اَشَاءَ (ف۔ی) چاہنا
 اَشَاعَ (ض۔ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا
 اَصَافَ (ن۔و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ
 اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں
 اَنْظُرُ کی جگہ اُفّ عام طور پر بولا جاتا
 ہے)
 اَعْرَفَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
 اَسْلَحَ (ک) اُسدھرنا (۱) اُسدھارنا
 اَسَانَ (ن۔و) بچانا

عَاذَ (ن۔ و) لَوْثًا (۱) لَوْثَانَا۔ دُہرانا	نَامَ (س۔ و) سَوْنَا
آلَہ۔ ہتھیار	حَاشَ لِلہ ایک طرح کی قسم ہے
أُولُو الْأَمْرِ (أُولُو جع ہے ذُوکِی)	حَرَّیَا حَرَارَةً گری
حکومت والے (أُولُو الْأَمْرِ حالت	حَسَنَةً نیکی
نہی و جری ہیں)	حِصَانٌ کھوڑا (خاص مذکر کے لئے)
بَقَاءُ زندگی	الْكَدَّارُ الْآخِرَةُ دوسری دنیا
سَلْطَةُ غلبہ۔ حکومت	ذُو بَالِه اہمیت والا
عِرْضُ آبرو۔ عُسْرُ سختی۔ تنگی	كَذِبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات
كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ	مُنْبَہٌ (مُنًی) آرزو
قَالَ (س۔ ی) پانا۔ حاصل کرنا	مُقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ
نَاوَلَ (و۔ ۳) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا	يُسْرَ آسانی۔ فراغتی

مشق نمبر ۳۱

- (۱) مَتَى جَنَّتْ هَهُنَا؟ (۲) جَنَّتْ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِنِّ يَا خَيْلِ
فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلَى رَوْيَتِهِ (۴) جَنَّاتِكَ أَمْسَ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا أَحْمَدُ
هَلْ شَفَّتْ هَذَا الْكِتَابَ (۶) لَا! مَا شَفَّتْهُ، سَاشَوْفُهُ الْيَوْمَ (۷) شَفَّ
وَأَقْرَأَ وَرَدَّهُ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بَعَثَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبْعَثْ
وَلَنْ أَبِيعَهُ (۱۰) هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ
سَتُفْلِحُ فِي مَرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لَا فَهَمَ مَا تَقُولُ (۱۳)

الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۳) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۵) مَنْ جَالَ نَالَ (۱۶) مَا
نَدِمَ مَنْ اسْتَخَارَ (۱۷) هَذِهِ أَلَّةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا
مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَقِظُ أَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمَ
بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ أَنْ أُقِيمَ فِي بَلَدٍ كُمْ هَذَا نَحْوَسَنِي (۲۱) هَذَا
الرَّجُلُ مُدِيرُ الْجَرِيدَةِ (۲۲) إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونُوا لَكُمْ
سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ
لِيَسْتَخْلِفَكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ -

نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيبُ! آمِنْ بِاللَّهِ وَاسْتَقِمَّ وَأَطِعْهُ فِي جَمِيعِ
الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِزْهُ عَلَى الْخَيْرِ
وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ
لِسَانَكَ إِنْ صُنَّتْ صَانِكَ وَإِنْ خُنَّتْ خَانَكَ وَدُمَ مَائِلًا إِلَى الْعُلُومِ
النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوزَ الْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى
أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكَ لِمَا عَمِلْتَهُ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ
نَصِيحَتِي - وَالنَّصِيحُ أَوْلَى مَا يَمُوعُ وَيُوهَبُ -

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ! لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ سَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَا حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا (۴) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (۸) يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۱۱) أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۲) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ (۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۱۴) إِنَّكَ نَعْبُدُ وَابْتِغَاءَ وَابْتِغَاءَ نَسْتَعِينُ (۱۵) لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى (۱۶) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اگر تو تک و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
(۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی]
۱۔ سرور ۲۔ سلامتی ۳۔ نوجوان۔ رہا کر

بات [کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا (۶) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لو (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو

بَاغٌ ذُرْتُ، جَاءَ نِي، تَشِيعُ، قُمْتُ، بِنْتًا، فَاسْتَجِرْ، دَوَّرْتُ، لَا أَقُولُ، أَعَادَتُ
..... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِي حَيْدَرِ أَبَادٍ إِلَّا الْحَقَّ - مِنْ آيِنَ
..... هَلِيهِ الْجَرِيدَةُ؟ إِذَا أَرَدْتُ أَمْرًا ذَا بَالٍ بِاللَّهِ مَكْتُوبٌ
مِنْ أُمِّي فَكُتِبَتْ جَوَابُهُ - جَاءَ نِي إِلَّا سَتَاذٌ وَ احْتِرَامًا لَهُ -
سُؤَالَهَا لَا فَهَمَ مَا تَقُولُ - أَخِي حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ - أُخْتِي
الدَّوَامَةُ (لَوْ بِمَنُورًا) فَدَارَتْ سَرِيعًا - حَوْلَ الْكُعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ -

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ إِلَّا بَيْضَ

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں

جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی، مبنی ہے جزم پر، معدی

(حِصَان) اسم نکرہ واحد مذکر، معرب، جامد

(كَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتح پر

(إِلَّا بَيْضَ) اسم صفت معرف باللام واحد مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی

فاعل ہے، فعل نہی حالت جزی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفعی میں سمجھا جائے

گا، (حِصَان) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے

حالت جری میں سمجھا جاتا ہے۔ (إِلَّا بَيْضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی

منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا

جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

الفعل الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت
۲۔ گردانیں دیکھو۔

تَصْرِيفُ الْفِعْلِ الْمَاضِي مِنَ النَّاْقِصِ

الواوُ	اليائى	الواوُ	اليائى	الواوُ	اليائى
فَعَا (ن)	رَمَى (ض)	سَرَوْ (ك)	لَقِيَ (س)	ارْتَضَى (أ)	التَّقَى (ع)
فَعَا	رَمَا	سَرَوْا	لَقِيَا	ارْتَضَا	التَّقَا
فَعُوا	رَمَوْا	سَرَوْا	لَقَوْا	ارْتَضَوْا	التَّقَوْا
فَعْتُ	رَمْتُ	سَرَوْتُ	لَقَيْتُ	ارْتَضَيْتُ	التَّقَيْتُ
فَعْنَا	رَمْنَا	سَرَوْنَا	لَقَيْتَا	ارْتَضَيْتَا	التَّقَيْتَا
فَعُونَ	رَمِينُ	سَرَوْنَ	لَقِينُ	ارْتَضَيْنُ	التَّقِينُ
فَعُرْتُ	رَمَيْتُ	سَرَوْتُ	لَقَيْتُ	ارْتَضَيْتُ	التَّقَيْتُ
فَعُوتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرَوْتُمَا	لَقَيْتُمَا	ارْتَضَيْتُمَا	التَّقَيْتُمَا
فَعُوتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرَوْتُمْ	لَقَيْتُمْ	ارْتَضَيْتُمْ	التَّقَيْتُمْ

۱۔ اس نے کیا ۲۔ اس نے پھینکا ۳۔ وہ شریف ہوا۔
۴۔ اس نے ملاقات کی۔ ۵۔ اس نے پسند کیا۔ ۶۔ آمنے سامنے ہوا۔

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتُ، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

تنبیہ:- اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین بانی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضَى اصل میں اِرْتَضَوْہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور بانی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤں گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد جمع مذکر اور واحد مؤنث وثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔ مگر سَرُو اور لَقِی کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) واوی اور

کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَى سے رَمَى وغیرہ۔

تنبیہ ۲:- ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے

الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ دَعَا - عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل

میں: اِرْتَضَى اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں:

رَمَى، التَّقَى مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے

ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدہ لتقلیل نمبر (۶) و (۷)

حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوْا سے دَعُوا، رَمَوْا سے رَمُوا، سَرَوْا سے سَرُوا، لَقِيُوا سے لَقُوا، اِرْتَضَوْا سے اِرْتَضَوْا، التَّقِيُوا سے التَّقُوا۔

۳۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گر ادیا جاتا ہے دَعَتْ، دَعَتَا۔

۴۔ ماضی مجہول میں واوی کے ماقبل کسمرہ آ جاتا ہے اس لئے واو کو ی

سے بدل دیا جاتا ہے: دَعَوْ سے دُعِيَ، دُعِيََا، دُعُوا، دُعِيتْ، دُعِيتَا، دُعِينَ،

دُعِيتَا اِخ اسی طرح رَمَى سے رُمِيا، رُمُوا، رُمِيتَا اِخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص

واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تَصْرِيفُ الْمَصَارِعِ الْمَعْرُوفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	اليائی	الواوی	اليائی	الواوی	اليائی
يَدْعُو	يُرْمِي	يَسْرُو	يُلْقِي	تَرْتَضِي	يَلْتَقِي
يَدْعَوَانِ	يُرْمِيَانِ	يَسْرَوَانِ	يُلْقِيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُونَ م	يُرْمُونَ	يَسْرُونَ م	يُلْقُونَ	يَرْتَضُونَ	يَلْتَقُونَ
تَدْعُو	تَرْمِي	تَسْرُو	تَلْقِي	تَرْتَضِي	تَلْتَقِي

عربی کا معلم ۹۰ سبق ۳۱

تَدْعُوْنَ	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ	تَلْقِيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنِ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقَيْنِ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقَى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقَيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقِيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقَيْنَ م
أَدْعُوْ	أَرْمِيْ	أَسْرُوْ	أَلْقَى	أَرْتَضِيْ	أَلْتَقَى
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقَى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقَى

تنبیہ ۳:- اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور نونوں جمع مونث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَى سے يَلْقَى، يَرْضُو سے يَرْضَى، يَدْعُو سے يَدْعُو اور يَرْمِي سے يَرْمِي۔

یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں۔ نَدْعُو، نَرْمِي، نَرْمِي، نَرْمِي، نَرْمِي، نَرْمِي، نَرْمِي۔ تنبیہ ۲:۔ يَرْضَى کی گردان يَلْقَى کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (۶): يَدْعُوْنَ سے يَدْعُونَ، تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُونَ سے يَرْمِيُونَ، يَلْقِيُونَ سے يَلْقَوْنَ۔

(۳) واحد مونث حاضر میں اوی اور ایتی سے ای بن گیا ہے اور ایتی سے فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ سب ضمیر یا برز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

اُئی ہو گیا: تَدْعُوْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقِيْنَ سے تَلْقِيْنَ
تَرْتَضِيْنَ اور تَلْتَقِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ۔

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں یُدْعٰی
یُدْعِيَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعِيَانِ، یُدْعِيْنَ اِی طرح یُوْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض۔ی) آنا (= اِتی) دنیا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا۔ خالی ہونا
اَجَابَ (ا۔و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن۔و) گزر جانا [اَلَيْهِ بِهٖ مَعَهُ]
اَصَابَ (ا۔و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	کسی سے تنہائی میں ملنا
اِشْتَرٰی (ے۔ی) خریدنا	دَرٰی (ص۔ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا۔ی) دنیا۔ عطا کرنا	دَعَا (ن۔و) بلانا [لَهُ] کسی کے لئے
بَقِيَ (س۔ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	دَعَا (ن۔و) خیر کرنا [عَلَيْهِ] بددعا کرنا
بَكَی (ض۔ی) رونا (ا) زلانا	رَضٰی (س۔ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَلَا (ن۔و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقٰی (ض۔ی) پلانا
یَنٰی (ض۔ی) پنا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمٰی (۲۔و) نام رکھنا
خَشٰی (س۔ی) ڈرنا	عَفَا (ن۔و) مٹ جانا [عَنْهُ] معاف کرنا
مُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	

عُجْب دھاک۔ دبدبہ
طَهُور بہت پاک
فَصْ (فصوص) نگینہ
قُنْبَلَةٌ (قُنَابِلُ) بم گولے
شٹی متفرق۔ مختلف
لفی (ض۔ ی) کافی ہونا۔ بچالینا
مَزْرَعَةٌ (مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَاتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاتَاهُ خَاتَمًا فِي
قَبِهِ الْكَاسُ (بیرا) (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ إِلَّا سَتَاذِلِي الطَّعَامُ فَمَا أَجَابَ
(۳) أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَّ عَالَهُ (۴) مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً
لَهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمَى هَاشِمُ السَّهْمَ إِلَى الْأُسْدِ فَاصَابَهُ وَمَاتَ
لَا (۶) لِمَاذَا تَبَكَّيْنِ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي
حِجَارَةً فِي جِهَاتِ شَتَّى وَإِذَا [تا گہاں] أَصَابَتْ حَجَرَةً أَخَاهُ الصَّغِيرَ
عَدَّ يَبْكِي (۸) مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ (۹) مَا [استفهامیہ] أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟
(۱۰) كَفَانِي مَا [موصولہ = جو] أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَيَّغَتِ الْأُمُورُ
لِي حَالَهَا (۱۲) عَقَبَتِ الدِّيَارُ فِي أَوْرُبًا بِالْقُنَابِلِ النَّارِيَةِ (۱۳) عَقَوْنَا
لَهُ (۱۴) عَفَا اللَّهُ عَنْكَ (۱۵) عَفَى عَنْهُ (۱۶) آتَانَا أَخُوكَ فَاتَيْنَا كِتَابًا وَ
خَبْرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبُسَاتِينُ تُسْقَى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِي كَمْ

يَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا أَدْرِي يَا سَيِّدِي لَكِنِّي أَظُنُّ أَنَّ
الْيَوْمَ يَكُونُ التَّارِيخُ الْعَاشِرُ (۲۰) دُعِيتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيرِ (۲۱) سُمِّيَتْ
بِنْتُهُ بَرْزَنْبَ (۲۲) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِي بَنَى بِأَمْرِ
السُّلْطَانِ شَاهِ جِهَانٍ فِي دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ
الْمُسَمَّاةُ بِالنَّاجِ مَحَلٌّ فِي أَكْرَهِ الْبَنَاءِ السُّلْطَانُ الْمُصَوِّفُ
[رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى]

(۲۳) رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَ لِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَقْنَى عَنْ قَرِيبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَقْنَى لَا يَزَالُ
مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَسَقَهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا
عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۳) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۴)
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَإِذَا لقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا
آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزَءُونَ
(۶) مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۷) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَى (۸) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۹) وَقَضَى رَبُّكَ
إِنَّا [أَنْ لَا] تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (۱۰) وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا
كَثِيرًا لَا يَزَالُ يَعْنِي هِمْسًا

كَثِيرًا (۱۱) اِنَّ الدِّينَ اشْتَرَا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ
الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ -

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعائے خیر کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش سے سیراب کی جاتی ہیں۔

۱۔ اس جملے میں لفظ الْجَنَّة مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اُن کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لہٰذا خبر مقدم ہے۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِهِ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب از قسم ناقص و او ی در اصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرَّشِيد) الُ حرف تعریف ہے (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ [بجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبُو ہے، واو حذف کر کے اَب بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْل) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے واحد مذکر از قسم صحیح، معرب۔ (إِلَى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْت) اسم واحد مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے معرب ہے۔ (م) ضمیر مجرور واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشد) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (ابا) مفعول
اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے
یکھو سبق ۱۱-۲ (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (الی) حرف
'(بیت) مجرور (ہ) ضمیر مجرور مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت تجری
ہے۔ جار مجرور مل کر متعلق فعل۔
فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ

الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ			مَضَارِعُ الْمَجْزُومِ مِنَ النَّاقِصِ		
			لَمْ يَلْقَ	لَمْ يَرْمِ	يَدْعُ
			لَمْ يَلْقَيَا	لَمْ يَرْمِيَا	يَدْعَوَا
			لَمْ يَلْقَوْا	لَمْ يَرْمَوْا	يَدْعَوُوا
			لَمْ تَلَقَ	لَمْ تَرْمِ	تَدْعُ

عربی کا معلم ۹۸ سبق ۱۵

لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا			
لَمْ يَدْعُونَ	لَمْ يَرْمِينَ	لَمْ يَلْقَيْنِ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقِ	أَدْعُ	إَرْمِ	إَلْقِ
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا	أَدْعُوا	إَرْمِيَا	إَلْقِيَا
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمَوْا	لَمْ تَلْقَوْا	أَدْعُوا	إَرْمَوْا	إَلْقَوْا
لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَرْمِي	لَمْ تَلْقِي	أَدْعِي	إَرْمِي	إَلْقِي
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا	أَدْعُوا	إَرْمِيَا	إَلْقِيَا
لَمْ تَدْعُونَ	لَمْ تَرْمِينَ	لَمْ تَلْقَيْنِ	أَدْعُونَ	إَرْمِينَ	إَلْقَيْنِ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقِ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقِ			

تنبیہ:- حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کلامِ کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مثنیٰ ہیں۔

۱۔ تو بلا۔ ۲۔ تو بھینک۔ ۳۔ تو ملاقات کر۔

عربی کا معلم ۹۹ سبق ۱۳

الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ مِنَ النَّاقِصِ					الْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ				
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يُلْقِيَ	لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يُلْقِيَنَّ	لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يُلْقِيَ	لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يُلْقِيَنَّ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يُلْقِيَا	لَنْ يَدْعُوَانِ	لَنْ يُلْقِيَانِ	لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يُلْقِيَ	لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يُلْقِيَنَّ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمُوا	لَنْ يُلْقُوا	لَنْ يَدْعُونَّ	لَنْ يُلْقُونَّ	لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَنَّ	لَنْ يُلْقِيَنَّ	لَنْ يَدْعُونَّ	لَنْ يُلْقُونَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تُلْقِيَا	لَنْ تَدْعُوَانِ	لَنْ تُلْقِيَانِ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يَرْمِينَ	لَنْ يُلْقِينَ	لَنْ يَدْعُونَا	لَنْ يُلْقِينَا	لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يَرْمِينَ	لَنْ يُلْقِينَ	لَنْ يَدْعُونَا	لَنْ يُلْقِينَا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تُلْقِيَا	لَنْ تَدْعُوَانِ	لَنْ تُلْقِيَانِ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمُوا	لَنْ تُلْقُوا	لَنْ تَدْعُونَّ	لَنْ تُلْقُونَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَنَّ	لَنْ تُلْقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُونَّ	لَنْ تُلْقُونَّ
لَنْ تَدْعِي	لَنْ تَرْمِي	لَنْ تُلْقِي	لَنْ تَدْعِينَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تُلْقِيَا	لَنْ تَدْعُوَانِ	لَنْ تُلْقِيَانِ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تَرْمِينَ	لَنْ تُلْقِينَ	لَنْ تَدْعُونَا	لَنْ تُلْقِينَا	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ يَرْمِينَ	لَنْ يُلْقِينَ	لَنْ تَدْعُونَا	لَنْ يُلْقِينَا
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أُلْقِيَ	لَا دَعُونَ	لَا لُقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نُلْقِيَ	لَنْ نَدْعُونَ	لَنْ نُلْقِيَنَّ	لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تُلْقِيَ	لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تُلْقِيَنَّ

تنبیہ:- یرمی سے مضارع مؤکد: لیرمیں، لیرمیان، لیرمن، لیرمین، لیرمیان، لیرمین الخ۔

۱۔ وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ ۲۔ وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ ۳۔ وہ ہرگز نہیں ملے گا ۴۔ وہ ضروری بلائے گا ۵۔ وہ ضروری ملے گا۔

اسْمُ الْفَاعِلِ

دَاع (در اصل دَاعُو) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتُ رَمِي
سے رَامِ، لَقِيَ سے لَاقِي، مگر آل لگایا جائے تو الداعی وغیرہ ہوگا۔

اسْمُ الْمَفْعُولِ

مَدْعُو، مَدْعُوَانِ مَدْعُوُوْنَ مَدْعُوَةٌ مَدْعُوَتَانِ مَدْعُوَاتُ رَمِي
سے مَرْمِي مَرْمِيَانِ اِخ اور لَقِيَ سے مَلْقِي ہوگا۔

اسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعَى (در اصل مَدْعُو) مَدْعِيَانِ
مَدْعَاةٌ (در اصل مَدْعُوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
رَمِي سے مَرْمِي اور لَقِيَ سے مَلْقِي ہوگا

اسْمُ الْآلَةِ

مَدْعِي (= مَدْعُو) مَدْعِيَانِ
مَدْعَاةٌ (= مَدْعُوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
مَدْعَاءٌ (= مَدْعَاوُ) مَدْعَاوَانِ
اسی طرح مَرْمِي اور مَلْقِي وغیرہ ہوگا۔

اسْمُ التَّفْضِيلِ

أَدْعَى (أَدْعُو)	أَدْعِيَانِ	أَدْعُوْنَ	يَا	أَدْعِي
دُعُوِي يَا دُعِيَا	دُعُوِيَانِ	دُعُوِيَاتُ	يَا	دُعِي

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْقَى	يُلْقِي	اَلْقِ	مُلِقٍ	مُلْقًى	اَلْقَاءُ ^۱
۲۔ لَقِيَ	يَلْقِي	لِقِ	مَلِقٍ	مَلْقًى	تَلْقِيَةٌ ^۲
۳۔ لَا قَى	يَلَاقِي	لَا قِ	مَلَاقٍ	مَلَاقًى	مَلَاكَاةٌ بِاِلْقَاءِ ^۳
۴۔ تَلَقَّى	يَتَلَقَّى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍ	مُتَلَقًى	تَلَقٍّ ^۴
۵۔ تَلَاقَى	يَتَلَاقَى	تَلَاقِ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ ^۵
۶۔ اِنْقَضَى	يَنْقَضِي	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًى	اِنْقِضَاءٌ ^۶
۷۔ اِلْتَقَى	يَلْتَقِي	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ ^۷
۸۔ اِرْعَوَى	يَرْعَوِي	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًى	اِرْعَوَاءٌ ^۸
۹۔ اِسْتَلْقَى	يَسْتَلْقِي	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًى	اِسْتِلْقَاءٌ ^۹

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو

حسب ذیل ہیں:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۸) 'او' 'ای' 'او اور ای' سے 'ا' ہو جاتا ہے: دعو سے دَاعِ، تَلَاقِی (بروزن تَفَاعُل) سے تَلَاقِ۔

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو ای بن جائے گا: اَلْكَدَاعِي، التَّلَاقِي اسی طرح مَدَاعِو سے مَدَاعِي (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِي سے مَرَامِي۔

۱۔ ڈالنا۔ ۲۔ کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ ۳۔ ملاقات کرنا۔ ۴۔ ملنا۔ ۵۔ یکھ لینا۔ ۶۔ آنے سامنے آنا۔ ۷۔ ختم ہو جانا۔ ۸۔ باز آنا۔ ۹۔ چت لینا۔

عربی کا معلم (۱۵) ۱۰۲ سبق (۱۳)

تنبیہ ۳:- ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) او اور ای سے ای بن جاتا ہے۔ مدعو سے مدعی (واحد اسم ظرف) ملقی سے ملقی (اسم مفعول از القی)۔

تنبیہ ۴:- ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۲۰) اوئی سے ای ہو جاتا ہے جیسے مرؤی سے مرؤی (اسم مفعول از رمی) مرؤی سے مرؤی (اسم مفعول از رمی)۔

تنبیہ ۵:- مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اللقاء سے اللقاء وغیرہ۔

تنبیہ ۶:- ناص سے باب فَعَلَ کا مصدر بجائے تفعیل کے تفعلة کے وزن پر آتا ہے: لقی سے تلقی، سمی سے تسمیہ۔

تنبیہ ۷:- ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نصر، سمع اور کرم سے آیا کرتا ہے: دعا یدعو، رضی یرضی اور سرو یسرو۔ اور ناقص

۱۔ نیز اسم ظرف اور اسم الہ کی جمع میں۔

یائی باب ضرب 'فتح اور سمع سے آتا ہے: رمی یرمی ' سعی
یسعی اور لقی یلقى۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۱

(ض۔ی) چاہنا۔ یَغِیَ (س) صَلَّی (۲۔ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ]

ہونا درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا

(۷۔ی) چاہنا قَضٰی (ض۔ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا

(۶۔ی) مناسب ہونا۔ اس کا لَاقِی (۳۔ی) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا

رِع (نُیَغِی) ہی کثیر الاستعمال ہے مَشٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا یعنی

بَجَاب (۱۰۔و) قبول کرنا مَسَاكَ اللہ بِالْخَیْرِ کہنا

(۳۔ی) پروا کرنا مَشٰی (ض۔ی) چلنا

(۲) پہنچا دینا مَضٰی (۲۔ی) گزرنا

(۵) باہم محبت رکھنا نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔ منادی مکرنا

(۴۔ی) آرزو کرنا نَهٰی (ف۔ی) روکنا۔ منع کرنا (۷)

(ف۔ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا رُک جانا

(۲) صبح کا سلام کرنا یعنی هَدٰی (ض۔ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک

سَكَ اللہ بِالْخَیْرِ کہنا راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔

أَبْلَقُ وَتَمَلَّأُ
نھیک رہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہر
مُنِيَّةُ خَوَاشٍ - آرزو
بَيْعُ (مصدر ہے بَا عَ کا) بیچنا - خرید و غَالِ مہنگا
فروخت
غَايَةً انتہا
عَنِّي (عَوَى کا مصدر ہے) بہکنا - گرائی
تَهْلِكَةُ ہلاکی
مَرَجَا اِتراتے ہوئے - اکڑتے ہوئے
جِبْهَةُ پیشانی
مِيلَادُ پیدائش - پیدائش کا وقت یا دن
رَخِيصٌ سستا
عَسَى غالباً - اُمید ہے
هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

(۱) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَاكُمُ اللَّهُ بِالْخَيْرِ
☆ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسَى أَنْ تَكُونَ مَضِيَّتْ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ
☆ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا أَسْتَاذِي مَضِيَّتْ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلَى جَبَلٍ شَدِيدٍ
فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ -

(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟
☆ الْحَمْدُ لِلَّهِ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ

(۳) هَلْ تَصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟

☆ نَعَمْ يُصَلِّي بِنَا أَبُو آنَا

(۵) اُدْعُ أَخَاكَ

☆ دَعَوْتُهُ فَقَالَ أَنَا إِنِّي خَلَقَكَ

(۶) مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟

☆ أَعْطَانِي صَدِيقِي خَلِدٌ

(۷) فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعَوَضِ

☆ لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعَوَضَ

(۸) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيلَادِهِ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تَهَادَوْا وَاتَّحَابُوا

☆ نَعَمْ أُرِيدُ أَنْ أَهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَ يَرْضَى بِهِ

(۹) هَلْ تَمْشِي مَعَنَا إِلَى بَيْتِ الْأَسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ

☆ نَعَمْ أَمْشِي مَعَكَ بِالرِّضَاوَالسَّرُورِ لَا نَبِيَّ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ

الْهَاشِمِيِّ

(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

☆ عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ سَأُصَلِّي هُنَاكَ

۱۔ یُصَلِّي بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

(۱۱) بِنِمْ اِشْتَرَيْتَ هَذَا الْحِصَانَ الْاَبْلَقَ يَا فُوَادُ؟

☆ اِشْتَرَيْتَهُ بِمِئَةِ وَعِشْرِينَ رِبِّيَّةً

(۱۲) رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اِشْتَرَيْتَنِي مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هَذَا الْحِصَانِ۔

طَيِّبٌ، لَا شُتْرَيْنَ لَكَ عَدَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۱۳) لَكِنْ لَا تَشْتَرِنِي حِصَانًا اَبْلَقَ اِنِّي اُحِبُّ الْاَسْوَدَ الَّذِي فِي عُرَّتِهِ بَيَاضٌ

☆ اَحْسَنْتَ! سَاَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی يَا سَيِّدِيْ

(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْاِنْكَلِيزِيْ وَآيَشُ تَبْغِيْ مِنْهُ يَا اَحْمَدُ؟

☆ اَتَمْنٰی اَنْ اَكُوْنَ دُكْتُورًا مَا هِرًا لَا خِدِمَ الْمَرْضٰی

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا يَتَمْنٰی الْمَرْءُ يَذَرُكَ

☆ نَعَمْ سَمِعْتُ، لَكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا اُبَالِيْ بِهِ، اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰی حَتّٰی

اُذْرِكَ مَا اَتَمْنَاهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

(۱۶) اَحْسَنْتَ يَا اَحْمَدُ، مُنِيَّتَكَ مَبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَ

بَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمْنَاهُ

☆ اٰمِيْنَ، اَدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ اَوْ قَاتِكَ الْمَخْصُوصَةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ

الصّٰلِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ۔

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اَدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ

۱۔ پہلا ما نافیہ ہے یعنی ”نہیں“ دوسرا ما موصولہ ہے یعنی ”جو کچھ“

حُكْمَ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً (۴) لَا
 شَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ [وَإِخْشَوْنِي] اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۵) مَا اَتَاكُمْ
 سُوْلٌ مَّخْدُوْعُهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) وَلَا تَلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى
 الْمَلِكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ
 مَنًا (۹) قَالَ اَلْقَهَا يَا مُوسَى فَلَمَّا اَلْقَهَا فَادَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (۱۰) يَا
 اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلَى ذِكْرِ
 وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ
 (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللَّهُ
 بِعَبْدَةٍ (۱۴) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلَانٌ حِسَابِيَّةٌ [حِسَابِي] (۱۵) يَا
 النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً -

انعام -

يٰۤاَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرُهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا ۲ التَّعْلِيْمِ
 بِنَفْسِكَ فَانْتَهَاهَا عَنْ غِيْهَا فَادَا نَتَهَتْ عَنْهُ فَانْتَ حَكِيْمٌ
 لِّمَا يَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيَهْتَدٰى بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَ يَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابوالاسود الدؤلی - المتوفی ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے اقسام اور اصلیت پہچانو۔ یا اُیُّھا
 اٰمَنُوْا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلَى ذِكْرِ اللَّهِ
 اَلْبَيْعِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ -

اِذَا کے معنی ہیں ”تاں گہاں“ ۲۔ اس کے آخر کی ھ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں۔
 اسم اشارہ ہے ”وہ“

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْفِعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہو: رَوَى (= رَوَى۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف حائل ہو: وَقَى (= وَقَى۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوَى کی گردان رَمَى کے قیاس پر تم خود کہہ سکتے ہو۔ اور وَقَى کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود کہہ لیتا۔

الماضی المضارع الامر اسم الفاعل اسم المفعول المصدر
وقى يقى (= يوقى) ق (= اوقى) واق موقى وقاية

تنبیہ: ۱۔ قی (امر) اصل میں او قی تھا۔ و او بروئے قاعدہ تغلیل

(۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قی، قیا، قوا، قی، قینا، قین۔

باب اِقتَعَلَ سے وقی کی صرف صغیر اتقی (= اوتقی) ، یتقی، اتقی،

متقی، اتقاء (ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا)

تنبیہ ۲:۔ اتقی اصل میں اوتقی تھا۔ حسب قاعدہ تغلیل (۱۲) واو

کو ت سے بدل دیا گیا ہے اور ی کو حسب قاعدہ تغلیل (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رء ای (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رء ای میں عین کلمہ حمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین

اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رمی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے

حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی۔

یُرِی، یُرِیَان، یُرُون، تَرِی، تَرِیَان، یُرِین، تَرِی، تَرِیَان، تَرِ
تَرِین، تَرِیَان، تَرِین، اَرِی، نَرِی۔

تنبیہ ۳:- فعل رَءِی کا مضارع مجہول یعنی یُرِی تَرِی کبھی گمان کرنے
کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تَرِی
(کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کیلئے کبھی یَا تَرِی لُبھی بولتے ہیں۔
۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی۔

رَ رِیَا رَوَا رِی رِیَا رِین

تنبیہ ۴:- رَءِی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا
استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اَنْظُرُو کا استعمال کرتے ہیں
اور جدید محاورے میں اکثر لَفْظُ شَفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اسم فاعل ”رَءِی“ مثل رَام کے اور اسم مفعول مَرِئٌ مَرِئٌ مثل مَرِئٌ

کے۔

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ہمزہ گرا

جاتا ہے۔

اَرِی یُرِی اَرِ مَرِی مَرِئٌ اِرِئَةٌ

۱۔ دکھانا۔ بتلانا۔

عربی کا معلم ۴۰ ۱۱۱ ۱۱۲ سبق ۳۳

تنبیہ ۵:- آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيدٌ) مُفِيدٌ کی مانند یہ صیغے بنائے گئے ہیں۔

تنبیہ ۶:- ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کرلو۔

باب فَاعِلٌ سے رَاءِ ی 'یرَاءِ ی' رَاءِ 'مرَاءِ' مرأی رِیَاءِ

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَأَى 'یرْتَأَى' اِرْتَأَ 'مرْتَأَ' اِرْتِیَاءٌ

(۴) رَوِیَ یُرَوِی (سیراب ہونا) قَوِیَ یَقْوِی (قوی ہونا) سَوِیَ

یَسَوِی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یا کی (لَقِیَ

یَلْقِی) جیسی ہوں گی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان

سے اسم صفة فَعِیل کے وزن پر آتا ہے: رَوِیَ (سیراب) قَوِیَ (مضبوط)

سَوِیَ (برابر)۔

(۵) حَیَی (دراصل حَیَوَ (زندہ ہونا) مضارع یَحْیِی 'اسم صفة

حَی (زندہ)۔

۱۔ محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔

۲۔ غور کرنا۔ شک کرنا۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْيٰی، يُحْيِي، اَحْيٰی، مُحْيٍ، مُحْيٍ، اِحْيَاءُ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيَّ، يُحْيِي، حَيَّ، تَحْيَةً [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيٰی، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْيٰی، اِسْتَحْيَاءُ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کریں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحْيٰی، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدَى (ا۔ ی) ظاہر کرنا طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا

تَجَوَّعَ (ج) گھونٹ گھونٹ پینا عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا

حَالَ (ن۔ و) حائل ہونا۔ آڑے آنا لَفِيَ (ی۔ ۲) کسی کو کوئی چیز دے دینا

اِرْتَاحَ (یو۔ تاج۔ ے۔ و) راحت پانا (۴) حاصل کرنا

رَوَى (ض) روایت کرنا مَاتَ (ن۔ و) مرنا (۱) مار ڈالنا

رَوَى (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا وَلَّى (ی۔ ۲) قریب ہونا

زَالَ (نَزُول) زائل ہونا۔ دفع ہونا متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا

سَهَا (ن۔ و) بھولنا۔ غفلت کرنا (۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا پیٹھ پھیرنا

سَاہ (اسم فاعل) بھولنے والا
رَتَقَاءَ (مصدر) ترقی کرنا
فُسُوْقُ، سَبْ، شَتَمَ گالی گلوچ
فِرَاسَةً عقل کی تیزی
مَسْبُوعٌ (جہ اسابیع) ہفتہ۔ سات دن
قَضَا (اَقْفِیَّة) پٹھ
سَرَّةَ خاندان۔ کنبہ۔ گھر والے
قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
لَا اِنِّی (اَنَا) دن کا حصہ۔ دن بھر
ہَمَّةَ طرف۔ سبب
لَا یَسْمَاْ خُصُوصًا
کَانَکَ گویا کہ تُو
مَنَاْمٌ نیند
نَضْرَةَ تازگی
وَقُوْدٌ ایندھن
نَمَّةَ (غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا
وَبِلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔
کَارِخِیْر
تُو گمری۔ بے نیازی

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ فَاکَ [دیکھو درس] کَمٰی لَا یُضْرَبُ قَفَاکَ (۲) اِسْتَحَ مِنْ اللّٰهِ
هَلَّا تَسْتَحِیُّوْنَ یَا اَوْلَادِ؟ (۳) لِمَ لَا تَقٰی لِسَانَکَ مِنَ الْکِذْبِ

عربی کا نظم ۱۱۴ سبق ۱۳

وَالْفُسُوقِ (۵) اَتَىَّ اللّٰهَ وَاتَىَّ الْمَعْصِيَةَ (۶) كَانَ وَلَّىٰ هَرُونَ الرَّشَّ
عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلَىٰ مِصْرَ (۷) لَمْ أَرْمُلْ هَذِهِ الْاِبْنَةَ قَطُّ (۸) مَا لِي اَرَا
حَزِينًا؟ (۹) هَلْ رَأَيْتُمُونِي اَتَىَّ ابْنَ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا تَرَىٰ فِي هَذِهِ
الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرَىٰ اَنْ رَأَيْكُمْ صَحِيحٌ (۱۲) اَرِنِي كِتَابَكَ
(۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانَّهُ يَرَاكَ [الْحَدِيثُ]
(۱۴) اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَرَىٰ بُنُورَ اللّٰهِ [الْحَدِيثُ] (۱۵) اَتَرَوْ
هَذَا [الْمَرْءَةَ] طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الْحَدِيثُ] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِي اِسْرَآءِئِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا هَذَا الْبَحْثُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهَرُ النَّيْمِ
يُرْوَىٰ مَزَارِعَ مِصْرَ -

اَشْعَارُ

(۲۰) وَلَمْ اَرْبَعْدَ الدِّينِ خَيْرٌ مِنَ الْغِنَىٰ وَلَمْ اَرْبَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عِيُونٌ تَرَىٰ مَا لَا يَرَاهُ النَّاطِرُونَ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَ قُودُهَا

۱۔ مالی کیا ہے مجھے یعنی کیا سبب؟ اس میں ما استفہام کے لئے ہے

۲۔ ما موصولہ ہے یعنی ”جو چیز“

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَّاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَ
 سُورًا (۳) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟ (۴) قَالَ
 [إِبْرَاهِيمُ] يَا بَنِي آدَمَ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى
 (۵) قَالَ [مُوسَى] رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي (۶) فَوَيْلٌ
 لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَ
 يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (۷) إِذْ قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ
 [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] أَنَا أَحْيِي وَأُمِيتُ (۸) وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا
 بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوها۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ
 جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن
 اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا
 تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی
 کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۷) اللہ کی عبادت اس
 طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو تمہیں
 شگ دیکھ رہا ہے] (۸) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی

عربی کا معلم ﴿۳﴾ ۱۱۶ ﴿۴﴾ سبق ﴿۳﴾

تیز بینی [فراستہ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [وِکَلَاؤْ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلَى وَلَدِهِ))

وَلَدِی الْعَزِیزُ

السَّلَامُ عَلَیْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ مَا لَکَ یَا بَنَیْ مَضَّیْتُ شَهْرَیْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَیْنِ؟ حَتَّى نَقِفَ عَلٰی اَحْوَالِکَ وَ سَیْرِکَ فِی الْعِلْمِ۔ اَمْرَضَ حَالَ بَیْنِکَ وَ بَیْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوبِ؟ اَمْ عَدَمُ نَحَاجِکَ فِی الْاِمْتِحَانِ دَعَاکَ اِلٰی هٰذَا السُّکُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

کَيْفَ بُدِیْ عَلٰی الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِیَّمَا حَالَ اُمِّکَ الْحَنُوْنَةِ یَا لَیْتَ کُنْتَ تَدْرِیْ کَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّکَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْکَارِ اَنَا اللَّیْلِ وَ اطْرَافَ النَّهَارِ۔

۱۔ اصل میں یا وَلَدِی الْعَزِیزُ ہے۔ حرف ندا مخدوف ہے [وَلَدٌ] مثلاً ی مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر شکلم کی وجہ سے زیر نہیں پڑھا جاسکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى رُفَقَائِكَ السَّعْدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلًّا أُسْبُوعٍ مَكْتُوبًا
إِلَى أَسْرَتِهِمْ ، فَتَرَاحُ صُدُورُهُمْ وَيَسْرُ قُلُوبُهُمْ - وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ
مُتَبَلِّغُونَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رَقَادٌ -
إِرْحَمْنَا يَا بَنَى وَافِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَتَزُولَ عَنَّا
الْأَفْكَارُ -

نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَ يَرْزُقَكَ
عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامِ
وَالدِّكْ
خالد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَلَاثُونَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال
اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال
ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-

(۱۱) اِفْعَوْ عَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا) اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشَنُ
اِخْشَوْشِنَ مُخْشَوْشِنَ اِخْشِيشَانُ -

(۱۲) اِفْعَوْلَ : اِجْلَوْدَ (تیز دوڑنا) اِجْلَوْدَ يَجْلَوْدُ اِجْلَوْدُ مُجْلَوْدُ
اِجْلَوْدُ -

تنبیہ :- مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔

دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں
سے اکثر فَعَّلَ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی
مزید کے تینوں ابواب (تَفَعَّلَ، اِفْعَلَّلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا
ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں
اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدُوْدَبَ (۱۱) کوزہ نشٹ ہونا	اِجْلُوْلٰی گاؤں گاؤں بھرتے رہنا
اِخْلُوْلُقِ (۱۱) کپڑے کا پہنا ہونا	اِخْرَوَطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا
اِعْلَوَطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زَيِّ هَيَات - فِشَن
اِمْلُوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرُ (اَظْهَارُ) پیٹھ
مَسْبَقُ (ض) آگے بڑھنا	عُرْفَةُ (غِرَافُ) پانی کا گھونٹ
مَكَادُ (يَكَادُ) قریب ہونا	= (غُرْفُ) کمرہ - بالا خانہ
اَرِيْكَةُ (اَرَائِكُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةُ اَعْلٰی درجے کی - امیرانہ
جَوَادُ (جِيَادُ) گھوڑا تیز رفتار - نخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

- (۱) اِحْدُوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلُوْلَقْتُ
 لِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوْدَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ
 (۴) اِخْرَوَطُ اَيُّهَارِ النَّجَارِ ذَاكَ الْخَشَبِ وَاَصْضَعُ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً
 (۵) اِمْلُوْلَحْ مَاءَ النَّهْرِ حَتَّى لَا يَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ عُرْفَةً
 وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوْذُ النَّاقَةَ حَتَّى تَسْبِقَ الْجِيَادَ (۷) اِجْلُوْلَيْنَا بِلَادًا
 وَفَرَى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ فِي خِدْمَةِ الْإِسْلَامِ
 وَالْمُسْلِمِينَ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي زِيِّ الْاَغْنِيَاءِ فَالْفَيْنَاهُ
 مُخْلِصًا غَيْرَ مُرَاءٍ حَرِيصًا عَلَى اَحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِينَ

۱ و ۲ حتی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴) ۳ الفی (۱-ی) پاتا۔

((كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيزٍ إِلَى أَبِيهِ))

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكْرَمِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. وَصَلَّيْ بِأَبِي الْعَطُوفِ كِتَابَكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْغَلَاظِ مِصْدَرَهُ الشَّرِيفِ فَقَبَّلْتُهُ إِكْرَامًا، ثُمَّ قَضَيْتُهُ مُشْتَاقًا إِلَى أَخْبَارِكُمُ السَّارَةِ. وَإِذَا هُوَ يَرْمِئُنِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيَنْهِنِي عَلَى الْقَلْقِ وَالْأَلَمِ مَا لِحَقِّكُمْ وَلَا سِيمًا لَأُمِّي الْحَوْنَةِ، فَمَا تَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ حَتَّى أَمْطَرْتُ عَيْنَايَ دُمُوعَ النَّدَمِ وَأَخَذْتُ الْيَوْمَ نَفْسِي فَالْعَفْوُ يَا أَبَتِ فَإِنِّي عُذْوًا وَالْعُدُوُّ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ.

وَهُوَ إِنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَكْثِدَ خَاطِرَكُمْ بِاطْلَاعِكُمْ عَلَيَّ مَا لَا يَسُرُّكُمْ وَذَلِكَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَّهْتُ إِنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عَطْلَةِ رَمَضَانَ لِكُونِي مَرِيضًا، فَرَفَقَانِي سَبْقُونِي وَخَلَفُونِي أَذْرَبُ مِنَ النَّدَمِ دُمْعَاتٍ، لَكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَاوِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي الْإِمْتِحَانِ الْأَيْمِيِّ مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ. أَرْجُو مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي الْمُكْرَمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي بِدُعَائِكُمُ - أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَ كَمَا لَا يَنْكَمَا الْمَطْبَعُ -

محمد رفيع

۱۔ بڑا مہربان ۲۔ پڑھ ۳۔ لغاتہ ۴۔ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے ۵۔ میں نے اس کو پوسر دیا ۶۔ قص (ن) کھولنا توڑنا۔ ۷۔ خوش کرنے والی ۸۔ یہاں اِذَا مفاہاتہ کا ہے۔ یعنی یکا ایک۔ ۹۔ تہہ۔ آگاہ کرنا۔ ۱۰۔ لاحق ہونا۔ ۱۱۔ ابرسایا ۱۲۔ اذمغ۔ آنسو ۱۳۔ اکتدز = میلا کرنا۔ ۱۴۔ پیچھے ڈال دیا۔ ۱۵۔ اذرف (ض) آنسو بہانا۔ ۱۶۔ اچھو کچھ فوت ہو گیا۔ ۱۷۔ تفرغ سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا۔ ۱۸۔ شمل (س) شامل کر لینا۔

سوالات نمبر ۱۵

- (۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
- (۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
- (۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سیے ہم مشابہ ہیں؟
- (۴) ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر کس وز پر آتا ہے؟
- (۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- (۶) اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
- (۷) لفیف کی تعریف کرو۔
- (۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
- (۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ: رَضُوا، رَضُوا، تَدْعُونَ، تَرْضَيْنَ، تَلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِي، لَقُوا، مَدْعَى، مَدْعَاءُ، اِمِي، مَرَامِي، اَدْعَى، اَلْقَى، قِ، قُوا، قَيْنَ، اَتَقُوا، اَلْمَوْلَى، دَاعُونَ، اَرِ، يَرُونَ، حَيُّوا، اسْتَحْيِ، اسْتَحْيِ، يَحْيِي، تَحْيِيَّةٌ۔
- (۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر استعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ

خَاصِّيَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصیت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجَلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسے کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب تَكْرَمَ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجِعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بُدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی (دیکھو درس ۲۹ تبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:-

تنبیہ:- ذیل میں لفظ مآخذ بہت جگہ آئے گا۔ اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) بَابُ اَفْعَلْ

امثلہ	خاصیات
ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لے جانا)	۱۔ تعدیہ = لازم کو متعدی بنانا
اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبَحَ، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالہ عراق میں پہنچا) ماخذ عراق	۲۔ بلوغ = ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا
اَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت	۳۔ وجدان = ماخذ سے متصف پانا
اَتَمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہونا) ماخذ ثمر	۴۔ صیروت = صاحب ماخذ ہونا
اَكْفَرْتُهَ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفِرَ	۵۔ نسبة إلى المآخذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا
اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفِيقٌ = (مہربانی کرنا)	۶۔ ابتداء نئے معنی کے لئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں

(۲) بَابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعَدَّیْہ	فَرَّخَ (خوش ہونا) سے فَرَّخَ (خوش کرنا)
۲۔ بَلَّوْغ	عَمَّقَ الْمَاءَ (پانی عمیق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَيَّرَ وَرَثَہ	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نور = کھلی۔ شگوفہ
۴۔ نِسْبَۃٌ اِلَى الْمَاخِذِ	فَسَقَتْہُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبْتَدَا	كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلَّمَ = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِيلٌ = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زيد نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصَّرَانِي = عیسائی
۷۔ تَكْثِيرٌ = کثرت ظاہر کرنا	قَطَعَ (کٹڑے کٹڑے کر دینا) یعنی بہت سے کٹڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْرٌ = بڑی بات کوتاہ کر دینا	كَبَّرَ (اَكْبَرُ اَكْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللہ کہنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَكَةٌ = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زيد اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَةٌ مجرود = مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ سَفَرًا (حامد نے سفر کیا)

۳۔ مُوَافَقَتِ افْعَلَ بَاعَدْتُهُ بمعنی اَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دُور کیا)

۱۔ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

عربی کا معلم ۱۲۵ سبق ۵

۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَلٍ ضَاعَفَ بمعنى ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

(۴) بَابُ تَفَاعُلٍ

۱۔ مُشَارَكَةٌ	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيلٌ = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُونُسُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتٌ فَاعِلٌ یعنی فاعِل کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا مقبول کیا جانا سمجھا جائے	تَأَوَّلَتْهُ فَتَأَوَّلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ ابتداء	تَبَارَكَ اللَّهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَّكَ = اونٹ کا بیٹھنا

(۵) بَابُ تَفَعُّلٍ

۱۔ تَكَلَّفٌ = کسی صفت کو خود میں تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مُحَمَّدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنَّبٌ = ماخذ سے بچنا	تَأَنَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اَنَمَ = گناہ
۳۔ اِتَّخَذَ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّتْ أَحْمَدُ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اَبَنَ = بیٹا

• (باب فاعِل اور تفاعِل دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فاعِل میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تفاعِل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ ۲ تکلف اور تخمیل کا فرق یاد رکھو۔

عربی کا معلم (۱۶) ۱۲۶ سبق (۱۷)

۴۔ تَحَوَّلٌ = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهْودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانی
۵۔ صَبْرٌ وَرَتْ	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مال
۶۔ ابتدا	تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ تَكَلَّمَ = زخمی کرنا

(۶) بابُ اِنْفَعَلَ

۱۔ لَزُومٌ = لازم ہونا	كَسَرَ (توڑنا) سے اِنْكَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلٌ	كَسَرَتْهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرد	قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ ابتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جد اہوتا

(۷) بابُ اِفْتَعَلَ

۱۔ اِتَّخَذَ	اِجْتَحَرَ الْفَارُّ (چوہے نے بیل بنایا) ماخذ حَجَرٌ = بیل
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلٌ	حَمَلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر لادا تو وہ لد گیا)

(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلٌ و اِفْعَالٌ

۱۔ لَزُومٌ	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور
۲۔ لَوْنٌ	لَوْنٌ یعنی رنگ کے
۳۔ عَيْبٌ	معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں

اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (سرخ ہونا)
اِحْوَلَّ، اِحْوَالٌ (بھینکا ہونا)

(۱۰) بابُ اسْتَفْعَلَ

۱۔ اِتَّخَذَ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طَلَبَ	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَضَرَ	اِسْتَجْعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا)
۴۔ حَسَبَان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)

(۱۱) بابُ اِفْعَوْ عَلَ

۱۔ لُزِمَ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
۲۔ مَبَالَغَهُ	

(۱۲) بابُ اِفْعَوْلَ

۱۔ لُزِمَ	اکثر لازم ہوتا ہے
۲۔ مَبَالَغَهُ	معنی میں مبالغہ ہوتا ہے
۳۔ اِبتدا	اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں اِجْلَوْذَ (تیزی سے دوڑنا)

اَبْوَابُ رُبَاعِيٍّ مُجَرَّدٍ وَ مَزِيدٍ فِيْهِ

(۱) بابُ فَعْلَلَ

فَضَرَ	حَمَلَلَ (الحمد للہ کہنا) تَسَمَّلَ (نِسْم اللہ کہنا)
فَلَّسَ = کسی کو ماخذ پہناتا	بَرَّقَعَهُ (میں نے اُسے برقع پہنایا) مَخَذَ يَرْقَعُ = بَرَّقَعُ
اِتَّخَذَ	فَنَظَرَ (نہل بنانا) مَخَذَ فَنَظَرَهُ

(۲) بابُ تَفَعَّلَ

۱۔ تَحَوَّلَ	تَزَنَّدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زَنَدِیقُ = بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	دَخَرَجْتُ الْكُرَّةَ تَدَخَّرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تَلَبَّسَ = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرَّقَعْتُ زَيْبُ (زینب نے برقع پہنا)

(۳) بابُ اِفْعَلَّ

۱۔ اِبْتَدَا	اِشْرَابَ (نہایت چوکتا ہوا)
۲۔ مَبَالَغَه	رَأَيْتُ جَارِيَةً عَشْرَابُ كَالطَّيْرِ

(۴) بابُ اِفْعَنْلَّ

۱۔ مَبَالَغَه	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتَدَا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہو گیا)

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۱

عَلَيْكَ تَجَهُّدٌ - تجھ پر لازم ہے	إِنْ أَرَادَ أَنْ يَنْتَحِيَ
فِطْرَةُ أَصْلِي طَبِيعَتِ - طبعی دین - اسلام	الْأَبُ الْيَسُوعِيُّ پادری
مَجَسَّ (۲) مجوسی بنانا	أَسْفُ افسوس
مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو	إِخْتَانٌ (و۔ ۷) خیانت کرنا
مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم	إِسْتِغَاثٌ (و۔ ۱۰) فریاد چاہنا
اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے	أَكْلٌ کھانا
مَنَامٌ سونے کے وقت - نیند	إِنْتِشَارٌ پھیل جانا
مَنْسُوخٌ رد کیا ہوا	تِبْجَارَةٌ بیوپار
مَوْلُودٌ بچہ	تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا
نَائِبَةٌ (نَوَائِبُ) آفت	ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ ۳۳
نُصْبٌ (أَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جیسے پوجا	سُوءٌ بُرَا
جائے	شُرْبٌ پینا
هَوْدٌ (۲) یہودی بنانا	شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا
هُنُودٌ (ہندی کی جمع ہے) ہندوستان کے	صِنَاعَةٌ ہنرمندی - کاریگری
رہنے والے - یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے	صَنَمٌ بت
لئے بولا جاتا ہے	عَبْدٌ (عَبْدَةٌ) پوجنے والا

مشق نمبر ۳۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأُمَسَّتْ عَلَيْهِمُ النَّوَابِ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللَّهَ وَحَدَّةً وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّةٍ أَوْ يَمَجَّسَانِهِ (۴) أَلَا بَاءُ الْيَسُو عِيُونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَ عِبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسْفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لَا تَبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينَ مَنْسُوخٍ لَا يَقْدِرُ الْيَسُو عِيُونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبَّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمْدُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَكَبَّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَهَكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تَكْفُرُوا وَلَا تَفْسِقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوءِ (۷) تَمَوَّلْ أَهْلُ أَمْرِيكَ وَأَرْبَابُ الْيَابَانِ بِالْبِجَارِ وَالصَّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ وَأَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرَقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبِسْمَلَةِ قَبْلَ كُلِّ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدُ لَهُ بَعْدَهُمَا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸-۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور مفعول (دیکھو درس ۱۷) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ قَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعال ناقصہ وہ جو ہیں تو ”لازم“ لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ:۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (=معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: کان

خالدٌ شجاعاً (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالت رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو نواسخ جملہ (الگی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ اور اُس کے اخوات (بہنیں) یعنی اَنَّ، کَانَ، لَیْتَ، لَکِن اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِنَّ کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو۔

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرًا
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُونَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِينَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُونَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۱۔ اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گزر چکا ہے۔ حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُونُ کی گردانیں قَالَ يَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لیں ہیں۔ صَارَ يَصِيرُ اور بَاتَ يَبِيتُ کی گردانیں باعَ يَبِيعُ جیسی ہوں گی اَصْبَحَ يَصْبِحُ کی اَكْرَمَ جیسی اَمْسَى يُمْسِي اور اَضْحَى يَضْحِكُ کی اَلْقَى يُلْقِي جیسی ظَلَّ يَظِلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ يَدُومُ کی قَالَ جیسی زَالَ يَزَالُ خَافَ يَخَافُ جیسی بَرَحَ يَبْرَحُ اور فَتَى يَفْتُو کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَكَ يَنْفَكُ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جا

ہیں۔

(۱) كَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جا ہے: كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید علم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳:- مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی:

كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ كَانَ محض

تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطَّيْنُ خَزْفًا (کچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ رَشِيدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جہل کی صفہ علم سے مبدل ہو گئی۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح و شام، چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا)، أَمْسَى خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت آزرده ہو گیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لئے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْلَى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کئے جاتے ہیں۔

(۴) نمبر ۸ ”دَامَ“ کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُومًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں ”مَا“ نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا ہے) چونکہ ان

عربی کا معلم ۱۳۶ سبق ۱۵

چاروں فعلوں کے معنوں میں ”قائم رہنے“ کی نفی ہے۔ اس لئے اس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ”قائم رہنا“ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ”زائل ہوا“ یعنی ”قائم نہ رہا“ تو مَازَالَ کے معنی ہوں گے ”زائل نہ ہوا“ یعنی قائم رہا۔ اسی طرح مَا بَرَحَ وغیرہ۔

(۶) مَا دَامَ میں ”ما“ ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ”جب تک“ اسی لئے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا)

تنبیہ ۴:- فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)۔

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵:- لَيْسَ کی خبر پر عموماً ب لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ

بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ ۶:- فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

عَرَجَاءُ (أَعْرَجُ كَامُونُث) لنگڑی	حَامِضٌ کھٹا
عَزِيزٌ بہت زیادہ۔ مَوسلا دھار	زَحَامٌ بھیڑ

مَصْبَاحُ (مَصَابِيحُ) چراغ مَطَرٌ (أَمْطَارٌ) بارش مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا نَشِيطٌ خوش دل۔ بخت هَادِيٌّ با آرام۔ باشکون جَوْ فضا۔ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ	قَمَامٌ اُڑ قَصِيرٌ (قِصَارٌ) کوتاہ قَمِصٌ (قُمَصَانٌ) پیرہن كَيْفٌ گھنا تَالِمٌ درناک۔ تکلیف زدہ تَقْدٌ سلگا ہوا۔ روشن
--	--

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ:- دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے دوسری طرف اس کا جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصی میں بتلایا گیا ہے۔

كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا أَمْسَى الْقَمَامُ كَثِيفًا أَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيدًا ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا بَاتَ الْمَصْبَاحُ مُتَقَدًّا نعم اَدَامَ النَّهْرُ جَارِيًا	(۱) الْبَيْتُ نَظِيفٌ (۲) الْقَمِيصُ قَصِيرٌ (۳) الْجَوُّ مُعْتَدِلٌ (۴) الْقَمَامُ كَثِيفٌ (۵) الزَّحَامُ شَدِيدٌ (۶) الْمَطَرُ غَزِيرٌ (۷) الْمَصْبَاحُ مُتَقَدٌّ (۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟
---	--

عربی کا معلم ۱۳۸ سبق (۱۶)

لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا	(۹) هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ
لَيْسَتِ الشَّاةُ عَرُجَاءَ	(۱۰) هَلِ الشَّاةُ عَرُجَاءُ
مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا	(۱۱) الْوَلَدُ صَالِحٌ
مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ	(۱۲) الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
مَا زَالَ الْاَوَّلَا دُ صَالِحَيْنِ يَا صُلَحَاءَ	(۱۳) الْاَوَّلَا دُ صَالِحُونَ
مَا زَالَتْ الْبُنْتُ مُهَذَّبَةٌ	(۱۴) الْبُنْتُ مُهَذَّبَةٌ
لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ	(۱۵) الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ

تنبیہ ۸:- مذکور پندرہ جملوں پر ان داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

مَا قَتَى التِّلْمِیْذُ حَاضِرًا	(۱۶) هَلِ التِّلْمِیْذُ حَاضِرٌ
اَنَا اَجْلِسُ مَا دَامَ اَبِیْ جَالِسًا	(۱۷) اَأَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟
لَيْسَ هَذَا اَخَاكَ	(۱۸) اَهَذَا اَخِیْ
لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ	(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

- | | |
|--------------------------|------------------------------------|
| (۱) كَانِ الْوَلَدُ..... | (۹) بَاتَ الْمَرِيضُ..... |
| (۲) صَارَ الْجَوُّ..... | (۱۰) سَيَكُونُ التَّلَامِذَةُ..... |

- (۳) كَانَ الرَّجُلَانِ
 (۴) اصْبَحَ الرَّجَالُ
 (۵) كَانَتِ الْبُنْتُ
 (۶) صَارَتِ الْمَرْءُ تَانِ
 (۷) اصْبَحَتِ الْبُنَاتُ
 (۸) امْسَى الْمَطَرُ
 (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ
 (۱۲) اَنَا اقُومُ مَا دَامَ
 (۱۳) اَلَيْسَ صَادِقًا
 (۱۴) مَا زَالَ الْغَمَامُ
 (۱۵) اَلَيْسَتْ مُهْدَبَاتٍ
 (۱۶) مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو۔

(۱) صَارَ الطِّينُ خَزَفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتح پر

(الطِّينُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (۲) قَدْ يَصِيرُ

الْجَاهِلُونَ عَالِمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں) (قَدْ) حرف

تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع میں تبعیض

کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

۱۔ "بعض اوقات" کے معنی ہیں۔

رفع کی علامت - "وَنَ" ہے۔

(عَالِمِیْن) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی

علامت - "یْن" ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم پُخت تھا (۳) پیر ہن لمبا ہو گیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گزاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں موسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاْقِصَةُ

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۱۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

عَادَ يَعُوذُ (لوثنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہو جانا)، اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہو جانا)، اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا) ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں۔ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِيلُ مِنْ مَكَّةَ (خلیل مکہ سے لوٹا)۔

اِذْ الْخَلِيلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا) تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا) تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پن بن گیا) اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِينِهِ (زید اپنے دین سے پھر گیا) اِرْتَدَّ الْأَعْمَى

عربی کا معلم ۱۴۲ ۱۴۲ سبق ۱۴۲

بَصِيرٌ (اندھا پینا ہو گیا) - اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ (کام مشکل ہو گیا) اِسْتَحَالَتْ
الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کثان بھی تاتمہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ”موجود
ہونا“ یا ”پایا جانا“: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا
کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کثان اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔
اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ ناقہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور اَمْسَى بھی ناقہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ ان کے معنی ہوں گے ”صبح
کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“۔ ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت آنا“: أَصْبَحْنَا
أَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے) أَصْبَحَ يَا أَمْسَى عَلَيْهِمُ
الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تاتمہ ہو جاتا ہے: دَامَ بَحْدُكُمْ (آپ کی
بزرگی ہمیشہ رہے)

۵۔ یاد رکھو دُعَا میں یا بد دُعَا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی
مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ماضی نافیہ کی جگہ لاکا استعمال کرتے ہیں: كَانَ
اللَّهُ فِي عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے) لَا زِلْتُمْ سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت
رہو)۔ طَالَ عُمُرُهُ (اس کی عمر دراز ہو) لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ (اللہ تجھ میں برکت
نہ دے۔ یہ بد دُعَا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللَّهُ

لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمُ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا كَانَ وَكَبِيرًا۔

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكْ ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكْ ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكْ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)

لیکن جب ما بعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا۔ لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكْ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کس قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷)۔

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آ سکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور ظرف بھی آ سکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور ان اور اس کے اخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں۔

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
الْشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدًا	إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ
الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ
الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو سمجھ جاؤں گے کہ پہلی سطریں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ہو مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ گمان کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔ او

۱۔ خالد قرآن پڑھتا ہے۔ ۲۔ خالد قرآن پڑھتا تھا ۳۔ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے ۴۔ موسم سرما کی سردی سخت ہے ۵۔ موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ:۔ اعراب محلی اور تقدیری تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل وقوع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هَذَا میں ”هَذَا“ فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا۔ اس لئے اس جملے میں ”هَذَا“ کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہیں گے۔ رَأَيْتُ هَذَا میں ”هَذَا“ مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائے گا۔ اور قُلْتُ لِهَذَا میں ”هَذَا“ حرف جر کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔ تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر

تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

میں ی ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کر لیا جائے ہے تو وہ بھی محلی، مگر کتب صرف میں اسے تندیروی کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے) (قَدْ) حرفِ تَقْلِيل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع داخل ہو تو تَقْلِيل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرَضَى مُتَالِمِينَ (بیمار نے دکھ میں رات گزاری) (بَاتَ) فعل ناقص ماضی ہے مٹی ہے فتح پر۔

(الْمَرَضَى) جمع ہے مَرِيض کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالتِ رفعی میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا اس لئے اسے

محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَّالِمِينَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت - یُن ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱۰-۵) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بُرْدَةً شَدِيدَةً (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بُرْدَةً شَدِيدَةً) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(صَارَ) فعل ناقص ماضی مبنی ہے فتح پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بُرْدَةً) بُرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔

مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِيدَةً) خبر ہے دوسرا مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا

(الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع

ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر

جملہ فعلیہ ہوا

۴۔ مَا زِلْنَا رَأَى عَجَائِبَ خَلْقِ اللَّهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی نیچے تفصیل دیکھو۔

(مَا زِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر ہے۔ مننی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے محلاً مرفوع۔

(رَأَى) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔ (خَلْقِ اللَّهِ) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶

عَبَّرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا	اخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا
عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس	أَوْصَى (۱) وصیت کرنا
ٹھیرے رہنا	تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح
حَقَّقَ (۲) اس کا مصدر تَحْقِيقُ ہے	کر لینا
ثابت کر دیکھانا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا
هَدَّدَ (۲) اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے	تَابَرَ (۳) درپے ہو جانا۔ لگا تار کوشش کرنا
ڈرانا۔ دھمکانا	جَادَ (ن۔ و) سخاوت کرنا
زَهْوَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ بھول	الْأَلْمَانُ جرمی
سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی	إِدِيسُونِ ایڈیسن امریکہ کا مشہور موجد
سَوَاءٌ برابر	أَمَلٌ (أَمَالٌ) امید
طَائِفَةٌ گروہ	أَتَى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
طَائِرٌ پرندہ	إِنْتَقَلَ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا
طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز	بَسَاطٌ فرش۔ غالیچہ
طَيَّرَانِ (مصدر ہے طَارَ کا) اڑنا	بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار
طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا	الْحَاكِمِي نَقَالَ۔ آج کل فوٹو گراف
طِينٌ کچڑ	کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

عربی کا معلم ۱۵۰ سبق ۱۴

عَزَمَ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اسکا مذکر فُتًی ہے)	مِرْبَیةٌ شک
فُضُولٌ ضرورت ہے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِیْلٌ مشکل۔ محال
لَدَیْ پاس لَدَیْکَ تیرے پاس	مُسْتَرِیْعٌ با آرام
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
المُحِیْطُ بذا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
المُحِیْطُ الاِطْلَنْطِیّ بحرِ اٹلانٹک	نَجَاحٌ کامیابی
	هَفْوَةٌ (هَفَوَاتٌ) لغزش۔ غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

- (۱) لَا أَخَافُ أَنْ أَصِیْحَ فَقِیْرًا لِّکِنِّیْ أَخَافُ أَنْ أُمِیْسَ مُذْنِبًا
- (۲) قَدْ یُضْحِی الْعَبْدُ سَیِّدًا (۳) یَا فَتَاةُ کُوْنِیْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْکُفَّارُ عَاكِفِیْنَ عَلٰی أَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِیضُ مُسْتَرِیْحًا
- وَأَضْحٰی صَحِیْحًا (۶) دُمْتُ سَالِمِیْنَ (۷) أَلَسْتَ ابْنُ الْأَمِیْرِ؟
- (۸) النَّاسُ لَیْسُوا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاطِرِیْنَ اِلٰی زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالَ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ (۱۱) لَا یَبْرُحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا أَنْفَلَکَ الْبَاطِلُ

مَهْزُومًا (۱۳) مَا قِنْتُ طَائِفَةً قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) أَسْكُتُ مَا دَامَ
السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنِّي لَا أَبَالِي بِالتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بِرِيئًا (۱۶) مَا بَرَحَ
إِدْبِسُونَ الْأَمْرِيكِيَّ يُجَرَّبُ حَتَّى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِمِيِّ
[الْفُونُغَرَفِ] الَّذِي يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيلُ الْهُوَا
ءُ مَاءً (۱۸) كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا لَمْ
يَجْلِسْ أَبُوكَ (۲۰) اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ
(۲۱) إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً - بَتَذَارِكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
(۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً - حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلٌ -

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] أَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكْ
يَقِيًا (۲) فَلَاتَكَ فِي مَرِيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُودُ
لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى
شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا أَلَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَى
(۵) وَانْظُرْ إِلَى إِلْهِكَ الَّذِي ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا
لَهُمْ (۸) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ [الْقَى] فَمِصَّ يَوْسُفَ [عَلَى وَجْهِهِ] عَلَى

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ میں ما کے معنی ہیں "جب تک" یہ "ما" ظرفیہ ہے۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔
موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

وَجِهٍ يَعْقُوبَ [فَأَرْتَدَّ بِصِيرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ
[تَامَهُ] وَحِينَ تُصْبِحُونَ [قَامَهُ] (۱۰) خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ [تَامَهُ]
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ۔

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور ان کے اُور اُس کے اخوات کے اسموں
اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی
گئی ہیں۔

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّونَ أَنَّ فَنَ الطَّيْرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيلٌ، وَصَارُوا
يَسْخَرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيقِهِ لَا نَهُمُ يَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ
عَزَمَهُ مَحْدُودٌ، وَأَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَى حَالَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ
يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلَكِنَّ الْمُخْتَرِعَ عَيْنَ أَمَّا لَهُمْ بَعِيدَةٌ، فَتَابَرُوا حَتَّى تَمَّ
نَجَاحُ الطَّيْرَانِ، وَأَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ
وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ يَعْبُرُوا بِهَا الْمَحِيطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيكََا إِلَى
أُورُبَّا بِلَا خَوْفٍ كَانَهُمْ قَوْقُ بِسَاطِ سَلِيمَانَ۔

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوا أَحْكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ
تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ

مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِي وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ-

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) کبھی بخیل بنی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔ (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی۔ (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّينَ] رات گزاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

- ۱۔ گَاذَ (قریب ہونا) 'كَرَبَ (قریب ہونا) 'أَوْشَكَ (قریب ہونا) عَسَى (امید ہے۔ شاید) افعالِ مقاربه کہلاتے ہیں۔
تنبیہ: ۱۔ کَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔
- ۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع کا آنا ضروری ہے: گَاذَ الطِّفْلُ يَقُومُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔
مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربه بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربه کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعلِ مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربه کا اسمِ حالتِ رفعی اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔
- ۳۔ اِن فَعْلُوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اُن داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد اُن کا لانا ہی بہتر ہے۔ عَسَى زَيْدٌ اَنْ يَقُومَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) 'گَاذَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

- ۴۔ عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد فعلِ مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسَى اَنْ يَقُومَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور گَاذَ وغیرہ

میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ تَكَادُ كَامَضارعِ يَكَادُ (خَافُ، يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ كَا يَوْشَكَ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسَى کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ ان کی گردانِ رمی کی طرح کرلو۔ تَكْرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعالِ مقاربه کی طرح استعمال ہوتے ہیں لیکن اُن کے بعد اُن نہیں آتا۔ ان سب کے معنی میں ”شروع کرنا“ یا ”کرنے لگنا“: أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۳۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

- (۱) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَشْفِيكَ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)
- (۲) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَنْفَطِرُنَ (قریب ہے کہ آسمان بھٹ جائیں)
- (۳) أَوْشَكَ أَنْ يَفْتَحَ بَابَ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ

کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسَى) فعلِ مقاربه

(اللَّهُ) فعلِ مقاربه کا اسم

(أَنْ) حرفِ ناصب مضارع

(يَشْفِي) فعل مضارع معروف منصوب ہے اُن کی وجہ سے

اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے

(كَ) ضمیر منصوب متصل ، واحد مؤنث مخاطب ، مفعول ہے اس لئے اسے منصوب المحل کہیں گے

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسَى کی محلاً منصوب ، عَسَى اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳

آذَابَ (و۔ا) پگھلانا	أَبَى (يَأْبَى) انکار کرنا
اِشْتَعَلَ (ع) بھڑکنا	أَحْرَقَ جَلَانَا
خَيَّلَ (اسم جمع ہے) گھوڑے	أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوف اُجالا ہونا
دَوَّنَ بغیر۔ ہوا	أَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف منہ کرنا
رُكُوبُ سواری	أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا

سِبَاقُ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک
 دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھر دوڑ
 شَابٌ (شُبَّانٌ) جوان
 عَادِيٌّ معمولی
 غَزَالٌ ہرن
 فَوْجٌ کشادگی
 فَرَحٌ يَافُورٌ خوشی
 مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب
 رسولُ خدا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ
 سے شفاعت کی التماس کریں گے
 هَوْنٌ وقار۔ نرمی
 وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
 وَطْأَةٌ شدت

بَادَرٌ (۳) جلدی کرنا
 بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اٹھانا
 تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
 تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
 جَرِيٌّ (ض۔ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
 خَصَفَ (ض) لپٹانا
 طَارَ (ی۔ض) اڑنا
 طَافَ (و۔ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
 بَقِيَ (س) سمجھنا
 طَفَّ (س) توڑنا (مخلوں یا پھولوں کا)
 لَمَّ (و۔ن) ملامت کرنا
 قَعَّ (يَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
 سَبِيَّةٌ (اَمَانِيٌّ) آرزو
 طَبَّ جِلَانِے کی لکڑی

مشق نمبر ۴۶

(۱) كَدْنَا نَظِيرَ مَنْ الْفَرْحِ (۲) أَوْشَكْتُ أَمَا بِنِي الْكُسْلَانِ تَقْدِ
لَاَنَّ يَدَيْهِ تَابِيَانِ الْعَمَلِ (۳) أَخَذْتُ الْوَمُ نَفْسِي (۴) لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّ
كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ - فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَهُ
يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَذْعُو لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَهُوَ
الْحَرِّ (۶) يُوْشِكُ الْحَرِيْدِيْبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذَ نَا نَصْلِحُ لِيَا
وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْحَصِ أَحُو
أَوْلَادِ هِنَ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسَا
الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِي يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنُ يَمْتَنُ
شِدَّةِ الْأَلَمِ-

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِي أَمْسَيْتُ فِيهِ يَكُونُ وَرَاءَهُ فَرْجٌ قَرِيبٌ
(۱۳) إِذَا انْصَرَفْتُ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكُذِّ إِلَيْهِ بَوَجْهِ آخِرِ اللَّحْرِ تَكُذِّ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَلَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَقْعَلُونَ (۱۵) عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُودًا (۱۶) طَفِقًا [آدَمُ وَحَوَاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ
الْجَنَّةِ (۱۷) عَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ (۱۸) تَكَادُ السَّمَوَاتُ

يَتَفَطَّرُونَ (۱۹) لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (۲۰) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَنْ لَا تُقَاتِلُوا (۲۲) ظَلَمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ۔

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:-

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال لانه كان سريع السير ، حتى كاد ان يسبق السيارات ، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق ، وفاز بكثير من الانعامات ، حتى صرت غنيا بسببه۔

یوماً رأیتہ قد اصبح مریضا واوشک ان يموت ، فظل قلبی متألما ، وبادرت الی علاجہ وانفقت علیہ الف ربیۃ ليعود الی حالہ السابق ، لكن لم يعد صحيحا کما کان اولاً ، وما انفکت واحده من رجليه ضعيفه فلم یبق اهلا للمسابقه ، لکنہ ما برح یجری جریا عادیا۔ فلم ازل استعمله للركوب ما دام شابا قویا۔

۱۔ گزروں ۲۔ معمولی چال۔

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليستر الولد و
يمشى به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض -
وكان يفهم القول ولا شارة كالانسان و يفعل ما يقال له فكان
ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان - و فى السنة الماضية مرض
ومات فتأسفنا كثيرا - و بعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله الى
الآن -

اشعار

ان الغزال حصانا قد كان كالا نسان
هو كان يفهم قولنا ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه قيسر كالفرحان
يمشى ويصهل فرحة يجرى بالا طمشان

الدَّرْسُ الْارْبَعُونَ

(۱) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعَمَ (در اصل نِعَم) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بُسْ (در اصل
بُسْ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرّف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو
معرّف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو
مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے۔

نِعَمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِشَسْ غُلَامٌ الرَّجُلُ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بڑا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شئی آتا ہے: نِعَمًا هِيَ) (در اصل نِعَمَ مَا هِيَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعَمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعَمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوتا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں۔ نِعَمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعَمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعَمَ الْمَوْلَى وَ نِعَمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔

نِعَمَ كَامُوثٌ نِعَمَتٌ اور بِشَسْ كَابِشَسْتُ ہے: نِعَمَتِ الْإِنْتِ فَاطِمَةُ وَ نِعَمَتِ الْمَرْءِ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے)

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل و وحدت

تشبیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّدَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْم کے معنی میں اور لَا حَبَّدَا اور مَاءٌ کو بُسْر کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّدَا اِلْتِفَاقٌ وَلَا حَبَّدَا (یا مَاءٌ) اِلْتِفَاقٌ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)

تنبیہ ۱:- جب فعل ماضی ہے اور ذمہ اسم اشارہ ہے اور وہی قائل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲:- مَاءٌ (نرا ہوتا۔ بُر الگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قائل یَقُول کی طرح ہوتی ہے۔

(۱) صِيغَتَا التَّعْجُبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلْتُ اور أَفْعَلُ یہ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعْجُبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں مَا أَحْسَنُ أَحْسِنُ یہ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح اور ہ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث واحد، تشبیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا أَحْسَنَ رَشِيدٌ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور أَحْسِنُ بَرِّ رَشِيدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا

أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ أَقْصَرُ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہوں گے ”کس چیز نے حسین (صاحبِ خُسن) بنانا رشید کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رشید کتنا حسین ہے“۔

أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ”رشید کو حسین سمجھ“ یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے خُسن کا اعتراف کرے اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ:۔ نحو یوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لئے كَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُونُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرِ الْبَيْضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبُحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ

دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشَدِّ ذِیَا اَعْظَمَ یا اَعْظَمَ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں) ، اَعْظَمَ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَدِّرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنِهِ الْاَبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۳۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِيدًا

(۲) اَحْسِنُ بَرَشِيدًا

اس طرح:

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے (اَحْسَنَ) فعل

ماضی ہے، مبنی ہے فتحہ پر اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَوْر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع،

(رَشِيدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً

مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(أَحْسِنُ) فعل امر تعجب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر

اس میں ضمیر اَنْت پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع (ب)

حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے

(رَشِيدٌ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے منصوب

المحل ہے

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	أَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا
شِرْكٌ شریک کرنا	کی طرف
شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان	أَخْفَى (۱) چھپانا
کے کنارے کی سرخی	أَبْيَضٌ سفیدی (ابيض کا مصدر)
عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا	خَبَارٌ کلکڑی۔ کھیرا
مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ (جید سے بنا ہے)	عَاذِلٌ ملامت کرنے والا
مُرْتَفَقٌ آرام گاہ	عَاقِبَةُ انجام
مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص	عَشِيرٌ دوست۔ رشتہ دار

فَقِيلَ وَهَلاَكَ كَمَا جَاءَ (بددعا ہے)	صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
فَقُضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِيْ اِيْكَ اُوْتِنِيْ	مَقْتُ غَضَه
کاتام ہے	مَوْلٰی آقا
مَا اَحْلٰی کیا ہی بیٹھا ہے (حُلُوْ)	هَوٰی محبت، عشق، خواہش
سے بنا ہے	
مَا اَرَدَءَ کیا ہی ردى ہے (رَدِیْ)	
سے بنا ہے	

مشق نمبر ۴۹

- (۱) نِعَمَ هُوَ لَاءِ الْاَوْلَا دُمَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِنَسَ هَذَا الْخِيَارُ مَا اَرَدَاہُ (۳) نِعَمَ الصِّدْقُ وَ نِعَمَتِ عَاقِبَتُهُ وَ بِنَسَ الْكِذْبُ وَ بِنَسَتِ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبْدًا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبْدًا عِصْيَا نَهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰی مَا اَفْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰی مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتِ اللّٰهِ عَلٰی الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةُ وَمَا اَفْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةُ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلُهُ وَ تِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعَمَتِ النَّاقَةُ قُضُوْءُ مَا اَجُوْدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِیْمِ الْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيْلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعَمَ الْوَلَدَانَتِ وَمَا اَحْسَنَكَ

(۱۳) أَعْظَمُ بَعْلِهِ وَأَشَدُّ بِجَهْلِكَ (۱۳) نِعْمَتِ الشَّجَرَةِ نُحْلَةٍ
 (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ (۱۶) مَا يَكُونُ أَعْظَمُ ابْيَضَاضِ نُورِ
الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ (۱۷) الْمِدَادُ فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ [يَا
الْمُحِبَّةَ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادُهُ (۱۸) سَرَرْنِي مَا سَمِعْتُ وَ سَاءَ نَبِيُّ مَا
رَأَيْتُ (۱۹) أَلَّا أَحْبَبْتُ عَاذِرِي فِي الْهُوَى - وَلَا حَبَّذَ الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ -

مِنَ الْقُرْآنِ

(۲۰) قَتَلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۲) بَنَسَ
الشَّرَابُ وَ سَاءَتْ مُرْتَقَقًا (۲۳) نِعَمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَبَسَ
الْمَوْلَى وَ لَبَسَ الْعَشِيرُ (۲۵) بَنَسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ
تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ
مَعْرُوكٌ لَكُمْ (۲۷) سَيِّئَتْ وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا -

مشق نمبر ۵۰

اردو سے عربی

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی
 خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک
 کی چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تریوز نکلتا ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری

اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور نخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۵۱

(كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيزِ اِلٰی اَبِيْهِ)

سَيِّدِی الْوَالِدَ الْاُمِّجَدَّ

الْاِحْتِرَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُہٗ۔ بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ
الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضْ لِحَضْرَتِكَ اِنِّی طَالَمَا تَمَنَّیْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَیْكَ
رِسَالَةً تَسْرُکَ وَاُمِّی الْمُحْتَرَمَةِ وَ جَمِیْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَ حَيْثُ اِنِّی
ظَفَرْتُ الْیَوْمَ بِمُنَایَ ۱؎ بَاوَرْتُ بِہِ لِمَسَرَّتْکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔
اَوَّلَا اِنِّی تَمَمْتُ بِحَوْلِ ۲؎ اللّٰهِ وَقُوَّتِہِ مَعْرِفَہُ الْاَفْعَالِ وَ اَقْسَامِہِ
فَالَاَنَّ اَنَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ کُلِّ فِعْلِ زَمَانَہُ وَ صِیغَتَہُ وَ قِسْمَہُ
وَلِهَذَا قَدْ اَزْدَادَتْ لِی قُوَّةُ الْفَہْمِ وَ التَّکْلِیْمِ فِی الْعَرَبِیَّہِ۔

ثَانِیًا ۳؎ اُبَشِّرْکُمْ جَمِیْعًا بِغَايَةِ السَّرُّورِ اِنِّی نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی
۱ عرصہ داراز سے ۲ ظفر (س) کامیاب ہونا ۳ منی آرزو۔ ۴ طاقت۔

وَبِرَّكَةٍ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ إِلَيَّ صِرْتُ
الْأَوَّلُ فِي فَضْلِي -

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمِ إِلَيَّ لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ
وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى حَضَرَاتُ الْمُفْتِشِينَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَابِ
فِي الْمَوَادِّ الَّتِي تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ ، وَاسْتَمَرَّارِ
الْإِمْتِحَانِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَعْنَى قَبْلَ امْسٍ ، وَامْسٍ وَالْيَوْمِ إِلَى الْعَصْرِ - ثُمَّ
بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفْتِشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ قَدَّ عَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ
فَصَلَا بَعْدَ فَضْلِي وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ وَنَتِيجَةِ امْتِحَانِهِ -

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَضْلِي وَاصْطَفَى التَّلَامِذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ إِلَيَّ كُنْتُ
الْأَوَّلُ فِي فَضْلِي - فَتَوَجَّهْتُ نَحْوِي ۵ الْوُجُوهُ وَشَخَصْتُ ۶ إِلَيَّ
الْأَبْصَارُ وَرَمَقَنِي ۷ الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ أَكْرِمُ تِلْمِيزِي
مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْفَرْضَ مِنْ وَجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حَسَنَ
مُسْتَقْبَلِهِ نُسَبَّ الْعَيْنُ نِعَمَ التِّلْمِيزُ أَنْتَ وَمَا أَعْظَمَكَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا
بَنِي وَوَلَّفَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ -

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي أَفَبَقِيْتُ كَأَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَشَرَعَ

۱ جاری کرنا۔ ۲ غنی یعنی قصد کرنا۔ مراد لینا۔ ۳ یہاں درجہ کے معنی نمبر کے
ہیں۔ ۴ اصطفیٰ - اصطفیٰ (۷) صف باندھنا۔ ۵ طرف ۶ نظر کی شکل بنانا
جانا۔ ۷ کن انہیوں سے دیکھنا۔

قَلْبِي يَرْقُصُ وَكِذْتُ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرْجِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ
الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسَّقُوطِ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْذِمًا۔
يَا آيَتِ إِيْمَا أَنْكَ عَوَّدْتَنِي عَلَى آدَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ
كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بِعَدِّ ذَلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتَي الشُّكْرِ وَ
حَمِدْتُ اللَّهَ كَثِيرًا أَعْلَى مَا أَسْبَغَ عَلَى مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔
وَلَمَّا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةٌ غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاطِدَةِ
لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلَبْتُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ - ثُمَّ نَعُودُ إِلَى
الْمَدْرَسَةِ - إِنَّمَا قَصَصْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوبَ لِيزِيدَ
إِنْبِسَاطُكُمْ جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ۔

هَذَا* - وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَأَخَوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا
مَحْفُوفًا بِأَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ۔
أَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطَفَتِكَ عَلَيَّ وَ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔
وَالسَّلَامُ

إِبْنُكَ الْمُطِيعُ

محمد رفيع

۱۔ جُوحِ زخم۔ ۲۔ گرجانا۔ ۳۔ عَوَّدَ عادت ڈالنا۔ ۴۔ صاحبِ جلال
ہونا۔ ۵۔ خوب عطا کرنا۔ ۶۔ إِنْبِسَاطُ (۶) خوشی۔ ۷۔ حَف (ن) ہر طرف سے
لیٹ لینا۔ ۸۔ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔ * یہ ہے جو کہ چکا اور اس کے علاوہ.....

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اخوات کیا ہیں؟

(۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے

یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور كَاَنَّ کے عمل میں کیا فرق ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں كَاَنَّ یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) = = = اِنَّ = = =

(۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربه میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعال مقاربه میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعال مقاربه سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ

بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذم کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعال مدح و ذم سے دس جملے مرتب کرو۔

(۱۳) ان جملوں کی تحلیل کرو:-

قَدْ يُمْنِي الْعَدُوَّ صَدِيقًا - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ - كَادَ الْأَعْدَاءُ يُؤْلُوا
أَذْبَارَهُمْ - نِعْمَتِ الْبِنْتُ صَدِيقَةٌ - عَسَى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى
السَّاحِلِ - دُمْتُ سَالِمِينَ - مَا بَرَحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ مَا أَجْمَلَ وَجَنَّتِ
أَخَذَ الْمُفْتِشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ - نِعَمَ الْعَبْدُ - أَعْظَمَ بَعْدَ
عَلِيٍّ

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:-

تنبیہ:- جو الفاظ سبق میں نہیں گزرے ہیں اُن کے معنی حاشے پر لکھ دئے
ہیں۔

كان لا سرّة غنيّة صبيّ لم تبلغ سنّه خمسَ سنين، وكان جميعاً
وما اجمله۔ فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير الحاف، فاصبح مريضاً
بالزّكام والحمّى واوشك ان يموت۔ فظّل الوالدان مغمومين ودعوا
الطبيب، فجاء وشخص، ثمّ التفت الى ابويه وقال ال بأس ان شاء
الله تعالى۔ انما مسّه البرد، سيبرئ بحول الله تعالى الى الغد۔ ثمّ
۱۔ لحاف رضائي۔ ۲۔ تشخيص کیا۔ ۳۔ بری (س) تندرست ہو جانا۔
۴۔ پلایا۔

اعطی دواء وَأَشْرَبَ الْمَرِيضَ شَرْبَةً وَاحِدَةً بِيَدِهِ وَذَهَبَ فَاضْحَى
الصَّبِيِّ بَعْدَ سَاعَةٍ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَصَارَ يَنْظُرُ إِلَى أَبِيهِ وَجَعَلَ يَتَبَسَّمُ
فَفَرَحُوا وَفَرَحَ جَمِيعُ أَهْلِ الْإِسْرَةِ حَتَّى كَانُوا يَطِيرُونَ فَرَحًا
يَرْقِصُونَ سُرُورًا - ثُمَّ أَعْطَوْهُ الدَّوَاءَ كَمَا هَدَاهُمُ الطَّبِيبُ - حَتَّى أَنَّ
بِفَضْلِ اللَّهِ أَمْسَى الصَّبِيُّ صَحِيحًا -

فَحَمْدُ وَاللَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا وَتَصَدَّقُوا أَمْوَالَكُمْ كَثِيرَةً فِي سَبِيلِ
اللَّهِ الَّذِي يَشْفِي الْمَرْضَى -

الدَّرْسُ الْحَادِي وَ الْأَرْبَعُونَ

الضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو محکم کے لئے ہو: **أَنَا نَحْنُ**۔ یا مخاطب کے لئے: **أَنْتَ**، **أَنْتُمْ**۔ یا غائب کے لئے: **هُوَ**، **هِيَ**، **هُمَا**۔

تنبیہ ۱:- محکم بات کرنے والا: **أَنَا**، مخاطب جس سے بات کی جائے: **أَنْتَ** اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز جس کا ذکر کیا جائے: **هُوَ**۔

تنبیہ ۲:- ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے **مُنْفَصِلَةٌ** اور

مُتَّصِلَةٌ۔

(۱) **مُنْفَصِلَةٌ** تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: **أَنَا أَنْتَ**، **هُوَ**

وغیرہ اور **إِيَّاكَ**، **إِيَّاهُ** وغیرہ (دیکھو سبق درس ۱۶ اور ۱۵)

(۲) **مُتَّصِلَةٌ** کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف

کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: **كِتَابِي**، **كِتَابُنَا** میں **ي** اور **نَا** **كُتِبْتُ**، **كُتِبْنَا** میں

تُ اور **نَا**۔ **لِي**، **لَنَا** میں **ي** اور **نَا**۔

عربی کا معلم ۱۷۵ سبق (۴)

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا۔ مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرفِ جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گزریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ کَتَبَا، کَتَبُوا الخ (دیکھو درس ۱۴-۱۳) اور يَفْعَلُ، يَفْعَلُونَ (دیکھو درس ۱۵-۱۴)

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶)۔

(۳) ضمیر منصوب متصل: عَلِمْتُ، عَلِمْتُمَا، عَلِمْتُمْ الخ (دیکھو

درس ۱۵-۶)

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو

درس ۱۵-۶)

۱۔ الخ یہ مختصر ہے الی اخیر کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو۔

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ لُهُمَا لَهُمْ۔ كِتَابُهُمَا۔ كِتَابُهُمَا

(دیکھو درس ۱۱-۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے۔ جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کیلئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاهُ (میں نے تجھی کو دیا) إِيَّاهُ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الضَّمِيرُ الْبَارِزُ الْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اور كَتَبْنَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَكْتُبَانِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تَكْتُبِينَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

مضمیہ ۳:- مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے

۱۔ اعراب کا نون۔

نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰-۲)

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: كَتَبَ کے معنی ہیں ”اُس نے لکھا“ مگر ”اُس“ کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ يَكْتُبُ ”وہ لکھتا ہے یا لکھے گا“ یہاں بھی ”وہ“ کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ مہجلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں كَتَبَ اور كَتَبْتُ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں يَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب] تَكْتُبُ [واحد مذکر مخاطب] اُكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں ”مُسْتَتِر“ ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے لئے پہلے صیغے [اُكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴:- یاد رکھو كَتَبْتُ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نون الوقایة

(۱) یانے متکلم (ضمیر متکلم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بجاء کانون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچالیتا ہے۔

ماضی مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے پہلے یہ نون اس ی پر لگادینا چاہیے: عَلِمْنِي، عَلِمُونِي، عَلِمْتَنِي، عَلِمْتُنِي، عَلِمَائِنِي، عَلِمَائُونِي، عَلِمْنِي، عَلِمْتُنِي۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور اِنْ اور اُس کے اخواف کے ساتھ بھی آتا ہے: مِئِي (= مِنْ نِي)، اِنِّي، كَانِي، لَيْتِي، لَيْتِي (بکھی لکیتی) البتہ لَعْل کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعْلِي کہا جاتا ہے۔ اِنِّي کو بھی زیادہ تر اِنِّي کہتے ہیں۔

ضمیر الشان

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرَجع نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لڑے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشان یا ضمیر الشان کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القصة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کہے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“ مثلاً: هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَاِنَّهَا مِنْ، عَنْ اور لَيْت کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے۔

لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ (کیونکہ ”بات یہ ہے“ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۵:- بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفة کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دیا جائیے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزہ دینے والا ہے) أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب تو صیغی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفة میں فرق کر دیتی ہے۔

اسی طرح خبر کی جگہ افعال التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) أَنْتَ تَكْرِ مَنِيْ

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے
(تَكْرِ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر ”أَنْتَ“
مستتر ہے

(نِيْ) نون وِ قایہ کا ہے، (ی) ضمیر منصوب متصل، واحد
متکلم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر یہ جملہ
محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) أَنْزِلْ مُكْمُوْهًا؟ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(أَنْزِلْ) حرف استفہام حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا
(مُكْمُوْهًا) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر ”تَحْن“
مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے
(مُكْمُوْ = كُمْ) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول
ہے اس لئے محلاً منصوب ہے

(هَآ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول
ثانی ہے اس لئے محلاً منصوب ہے
فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

۱. اَلْزَمَ (۱) لازم کروینا۔ زبردستی کوئی چیز لپیٹ دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

(۱) اَنَا أَكْرِمُ الضَّيْفَ (۴) أَنْتُمْ تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۵) هُنَّ يُحَبِّبْنَ الْمَدْرَسَةَ

(۳) أَنْتِ تَنْظِفِينَ الْحُجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُونَ الْيَتَامَى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی

قسمیں پہچانو:-

(۱) أَعْطَيْتَكَ كِتَابًا (۴) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ

(۲) وَهَبْتَنِي سَاعَةً (۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ

(۳) مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً (۶) سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ فَاٰمَنَّا بِهِ۔

ذیل کے جملے میں تصرّف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی

ضمیریں استعمال کرو:-

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا۔ مفلسی	اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا
رَهَبَ (س) ڈرنا	اَوْحَى (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی
شَطَطٌ عقل و انصاف کے خلاف	بات ڈال دینا
باتیں	تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا
صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا	تُرَابٌ مٹی
فَقِشَلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا	حَشِيَّةٌ ڈر
نَفَرٌ چند لوگ	رُشْدٌ ٹھیک بات

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں۔

- (۱) اِذْبُرْ يَكْهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرْتَكِبْهُمْ كَثِيْرًا لَّفَقِشْتُمْ
- (۲) فَانْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنَا كُومُوْهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ
- اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴) قَالَ يَقُوْمُ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِنْ رَّبِّ
- الْعٰلَمِيْنَ (۵) لَا تَمْسُ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ
- تُخْلَقَ (۷) قُلْ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا
- قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمْنًا بِهِ (۸) وَاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلٰى
- اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
- (۱۰) اِنَّهُ مِنْ يَّاتٍ رَبِّهٖ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ

خَشِيَّةٌ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَاهُمْ (۱۲) وَاِيَاىَ فَاَرْهَبُونَ [= فَاَرْهَبُو
نِي اِيَاىَ] (۱۳) وَ يَقُولُ الْكَافِرُ يَلْبِثُنِي كُنْتُ تُرَابًا

(۱۲) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُ مِنْكَ يَسْمَعُنِي وَقَدْ تَجَدَّدَتْنِي مَا اَنْتَ تَعْلَمُهُ
فَاَصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا اَمَنْ سِوَالِكَ الْعَبْدِ لِيَهْذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ؟

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

الْمَوْصُولَاتُ

۱۔ اسم موصول ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دیتا
ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے میں اس کے معنی کی
تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ ہے۔

اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں:-

واحد	مذکر	مؤنث
تثنية	الَّذِي (جو ایک مرد)	الَّتِي (جو ایک عورت)
جمع	الَّذَانِ (جو دو مرد) الَّذَيْنِ (جو بہت مرد)	الَّتَانِ (جو دو عورتیں) الَّتَيْنِ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ:- اسماء موصولہ سب مثنیٰ ہیں۔ صرف حشیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرّف ہوتا ہے

۲۔ موصول۔ جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتا سکتا۔ ۳۔ صلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام۔

تنبیہ ۲:- واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو

لام۔ مگر اللہ تعالیٰ کو الہی بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں

آتے ہیں۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

أَيُّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے۔

أَيَّةُ (جو شخص یا جو چیز) = = = مؤنث کے لئے۔

تنبیہ ۳:- مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس

۱۲)۔

تنبیہ ۴:- اسماء موصولہ کے معنی اردو میں ”جو“ جس“ جن“ جنھوں“

جنھیں“ جس کا“ جس کی“ جس کے“ جن کا“ جن کی“ وغیرہ محاورے کے

مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ”وہ“ اُس یا اُن“ پہلے بڑھانا پڑتا ہے:

رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ تیرا رب ”وہ“ ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔ اُحِبُّ

مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ”اُس کو“ پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور أَيُّ اور آيَةُ جملہ میں ہمیشہ مبتدایا فاعل یا مفعول واقع

ہوتے ہیں اور اَلَّذِي اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَا مَضَى فَاَتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ”مَا“ مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ”مَنْ“ فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَانِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ”مَنْ“ مفعول ہے۔ يِعِزُّ اَيْكُمُ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اَيْ فاعل ہے يَهَانُ اَيْكُمُ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَيْ مفعول ما لم يسم فاعله ہے۔

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول بسہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِي عَلَّمَكَ وَالَّتِي عَلَّمْتَكَ وَاللَّذِينَ عَلَّمَكَ وَالَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِينَ عَلَّمُوكَ وَاللَّاهِي عَلَّمَنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمَتَكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ۔

تنبیہ ۳:- پہلی دوسری ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَبَر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ۴:- مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هَذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں

تنبیہ ۵:- یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو مَنَفِیْ بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ

اللَّهُ (جس نے آدمیوں کا شکر یہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکر یہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے

چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے الَّتِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں۔

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: الضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا) الْمَضْرُوبُ غَلَامَةٌ بمعنی الَّذِي ضَرَبَ غَلَامَةٌ الضَّارِبَةُ بمعنی الَّتِي ضَرَبَتْ الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بمعنی اللَّذَانِ أُشْتَرِ إِلَيْهِمَا الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بمعنی الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ -

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) الَّذِي يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(الَّذِي) اسم موصول واحد مذکر کے لئے 'مبنی ہے'

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هو مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف

لوثی ہے وہی فاعل ہے اور اس کو عائد کہتے ہیں

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صِلہ ہوا

صِلہ موصول مل کر مبتدا 'محللاً مرفوع'

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محللاً مرفوع فعل و

فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر 'محللاً مرفوع' مبتدا و خبر مل کر

جملہ اسمیہ ہوا۔

۱۔ ماضی کی تخصیص نہیں ہے۔ جب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں۔

(۲) مَا مَضَى فَاَتَ (جو گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضَى) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی

ہے وہی فاعل ہے

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر وصلہ ہے موصول کا

موصول وصلہ مل کر مبتدا

(فَاَتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی

موصول کی طرف لوٹتی ہے

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر

مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۳) لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحَيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے

بُننا سیکھا ہے)

(لَقِيتُ) فعل ماضی اس ضمیر متکلم فاعل ہے

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے منصوب

(تَعَلَّمَ) ماضی واحد مذکر غائب اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی

طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے

(الْحَيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد کی پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۴) الْمَوْتُ مَلَّ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے) (الْمَوْتُ مَلَّ) اس میں (ال) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے مَوْتُ مَلَّ بمعنی يَوْمَ مَلَّ وصلہ ہے موصول کا اس میں ضمیر هو مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے موصول اور وصلہ مل کر مبتدا 'مرفوع'

(غیب) خبر مرفوع، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ (۵) ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو: هَذَا الَّذِي سَرَقَ 'اِحْتَرَمِي مَنْ عَلَمَتِكَ' السَّارِقُ تَقْطَعُ يَدَهُ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰

اَتَقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا اِرْتَابَ (۷-ی) شک کرنا
اِحْتَقَرُ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا اَسْكُرَ (۱) نشہ سے بیہوش کر دینا
اِحْتَاَجَ (۷-و) حاجت مند ہونا اِسْتَوَى (۱-ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
اِنْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا كَالَ (ض-ی) ناپنا۔ کج ناپ
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا نَفَدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

أَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا

بَنَى (ض۔ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا

بَغَى (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا

جَنَى (ض۔ی) لورا جتنی پھل پھول توڑنا بَسَّالَةً جو انمردی

حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا جَسَدَ (أَجْسَادُ) بدن۔ جسم

حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا زَكُوْ (ذُكُوْر) نر۔ مرد

رَبَّى (۲۔و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا رُقْعَةً (رِقَاعُ) چٹھی۔ پیوند

رَجَبَ (ك) کشادہ ہونا صَانِعُ (صُنَاعُ) کاریگر

زَيْنَ (۲) سجانا ضَعِيفُ (ضُعْفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر۔

ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا طَلِبَةٌ مُطَالِبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ

عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شہر سے

جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جازز ہو جاتا ہے۔

عَلَا (ن۔و) بلند ہونا۔ نرخ چڑھ جانا

عَلَا (ن۔و) دہنگا ہونا۔ مہنگائی

عَنِمْ (س) لُوثُنَا (۷) غنیمت جاننا مَحِيضٌ حِيض۔ عورتوں کی ماہواری غادت

مَعْرَكَةٌ جنگ۔ میدان جنگ مُنْكَرٌ ناپسند بات۔ اجنبی

مَعْرُوفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور رَاشِدٌ۔ راہ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

حصہ ۶:- ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم وصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكْيُلُوْنَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ (۲) اِنَّ الرّٰجِلَيْنِ اللّٰذَيْنِ يَتَوَلَّيَانِ اَوْقَاتَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الَّتِي فِيْ اَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَ عَلٰى مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنَّ مَا رَاَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَ الْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ اَظْهَرْتُهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ الْاِخِيْرَةِ حَمَلْنِيْ عَلٰى تَكْرِيْمِكَ (۴) اَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِيْ يُزَيِّنُ اجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَ لَا يُزَيِّنُ نَفْسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (۵) اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ اَبُو بَكْرٍ الصّدِّيقُ [رضی اللہ عنہ] وَ هُوَ اَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (۶) خِلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْاِسْتَاذُ اَنَّ الْعَمَلَ بِالْقِرَانِ الَّذِي نَزَّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرْحَصْدَ التَّدَامَةَ (۸) كُنْتُ كَمَنْ اَسْكُرُهُ الْخُمْرُ (۹) الْصَادِقُ لَا يَذِلُّ وَ الْكَاذِبُ لَا يَعْزُ (۱۰) وَ رَدَّتْنِي رُقْعَةً

مکتوبٌ فیہا ما یأتی - ایہا التمدیدُ النبیُّ! قد قُربَ الا متحانُ الذی
یُمیزُ المجتہدَ مِنَ الْکُسلانِ - فکُنْ مِمَّنِ اجْتَهِدُوا فَارَ یومَ الْإِمْتِحَانِ
والسلام (۱۱) اِنَّ الذی یُجِبُّ وَطْنَهُ هُوَ مَنْ یُبْذَلُ جُهْدُهُ فِیْمَا یَرْفَعُ قُدْرَ
أُمِّیہِ التی یَنْتَسِبُ إِلَیْهَا، فَالصُّنَاعُ الذین یُتِقِنُونَ اَعْمَالَهُمْ یُخْدِمُونَ
وَطَنَهُمْ، وَالنِّسَاءُ اللَّاتِی یُرَبِّیْنَ أَبْنَاءَهُنَّ عَلَی الْفَضِیلَةِ یَرْفَعْنَ شَانَ وَ
طَہْنًا، وَالتَّلَامِیذُ الذین یَجِدُّونَ فِی دُرُوسِهِمْ یَبْنُونَ مَجْدَ أُمَمِهِمْ۔

(۱۲) تَامَضِی فَاتِ وَالْمَوْمَلْ غِیْبٌ وَلَکَ السَّاعَةُ الَّتِی أَنْتَ فِیْهَا
(۱۳) اَنَا کَالَّذِی أَحْتَاجُ مَا یَحْتَاجُهُ فَاعْنِمْ ثَوَابِی وَالنِّسَاءُ الْوَافِی

مشق نمبر ۵۶

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) یَا أَيُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) هَلْ یَسْتَوِی
الَّذِینَ یَعْلَمُونَ وَالَّذِینَ لَا یَعْلَمُونَ (۳) وَاللَّائِیْ یَشْنَنَ مِنَ الْمَحِیضِ
مِنْ نِسَاءٍ کُمْ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِی هَذِهِ
الدُّنْیَا أَعْمٰی فَهُوَ فِی الْآخِرَةِ أَعْمٰی (۵) مَا آتَکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهَاکُمْ عَنْهُ فَأَنْتَهُوا (۶) مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَقُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ (۷) مَنْ

۱۔ تَبَیُّہ۔ ہوشیار۔ بیدار مغز

عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أَنفَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ -

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ يَا أَخِي يُوسُفُ! هَذَا مَا تَعَلَّمْتُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟ وَذَاكَ مَنْ تَعْرِفُهُ

(۲) وَاللَّهِ جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذَلِكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي أَرْسَلْتُ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأَمْسِ، أَلَسْتُ تَعْرِفُهُ؟

(۳) بَلَىٰ يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لَكِنَّهُ نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِّثْلَ مَا نَلْبَسُ التُّبَسَّ عَلَى الْيَوْمِ لَا تَهْ مَا لَبَسَ مَا وَهَكَذَا أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ -

كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَ أَرْسَلْتُ ذُنُوكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

(۴) أَحَسَبْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ! وَآيْنِ رَأَيْتَهُمَا إِلَىٰ حَدِيقَتِي لِقَطْفِ ذُنُوكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ رَأَيْتَهُمَا الْأُتَمَارَ عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟

عربی کا معلم (۳) ۱۹۳۰ سبق (۴)

(۵) واین ذهب أولئك الرجال أبواك طلب منى أولئك الرجال
الذين كانوا يسقون الأشجار لإصلاح حديقته فأرسلتهم إليها
فى حديقته كم؟ لا سبوع واحد

(۶) هذا من فضلك ! و ما ذا ارسلت تلك النسوة الى مزارع
تضع اولئك النسوة اللتى كن القطن ليحجتن القطن ولم تسئل
يعملن فى المعمل؟ يا يوسف عن هؤلاء الرجال
والنسوة هل لك حاجة فيهم

(۷) نعم ! الى حاجة شديدة فى كيف ذلك يا اخى ! و كان عندكم
العمال فان الامور كلها تكاد عدو كبير من العمال والاجراء
تفسد ليس احد عندى من فما ذا "ما ترى" اصاب بي؟
يخصد الزرع او يعمل فى
المعمل وليس اجير يساعد
النجارين والبنائين فى بناء بيتى

(۸) يا اخى ! هم كانوا يطلبون يا اخى يوسف اصلحك الله!
اجرة زائدة فما قبلنا طلبتهم كان ينبغي لك ان تقبل
فأضربوا عن العمل
مطالبا بهم ألا ترى كيف غلب
الغلاء وعلت الاسواق

(۹) وَاللّٰهُ الْيَوْمَ فَهِمْتُ اَنْ هَؤُلَاءِ صَدَقْتَ يَا اَخِي ! لَوْ لَا هَؤُلَاءِ الْمَسَاكِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الدِّيْنِ نَحْسِبُهُمْ ضُعَفَاءَ ، وَ الْمَصَانِعَ وَالْمَزَارِعَ وَ يُنُوْنَ نَحْتَقِرُهُمْ ، لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيٰوةُ بَيُّوتُنَا لَمْ مَدْخُلْ عَظِيْمٌ فِي وَضَاقَتِ عَلَيْنَا الْاَرْضُ بِمَا الْاِرْتِقَاءِ وَ حَصُوْلُ الْهَنَاءِ رَجُبَتْ ، وَلِهَذَا قَالَا الْمَصْلَحُ الْاِلَاحِي وَالْاِنتِصَارِ عَلَى الْاَعْدَاءِ عَظُمَ الرَّسُوْلُ الْاَكْرَمُ ﷺ اِبْغُرْنِيْ فِي ضُعَفَاءِ كُمْ ، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ ، وَ تُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ كُمْ - اَنْظُرَا كَيْفَ الْحَقِّ نَفْسُهُ الشَّرِيْفَةُ بِالضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ الْعَامِلِيْنَ كَي نَكْرِمَهُمْ وَلَا نُحَقِّرَهُمْ۔

(۱۰) اَعْظُمَ بِهَذَا النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ صَدَقْتَ وَاللّٰهُ ، فَيَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ حَقًّا ، نَصْنَعَ بِهِمْ مَا نُحِبُّ لَا نَفْسِنَا وَ مَا اَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا اَصْدَقَ ، نَعَامِلُهُمْ مُعَامَلَةَ الْاِخْوَانِ اِذَا تَهَنَّا كَيْفَ اَقَامَ الْاَمْرَاءُ وَالضُّعَفَاءُ فِي الْمَعِيْشَةِ وَ تَصْلَحُ الْاُمُوْر وَيَنْسُدُّ صَفِيٍّ وَاحِدٍ ، يَا لَيْتَنَا لَوْ اَتَّبَعْنَاهُ مَا بَابُ الْاِضْرَابِ زِلْنَا غَالِبِيْنَ

مشق نمبر ۵۸

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیائیں ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا۔ (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہو گا جو آگے آتا ہے۔

بیٹا! تم جانتے ہو جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہو گی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے استاذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

۱۔ یا بُنّی یا صر بُنّی! ۲۔ عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔ ۳۔ رَبَّكَ

سوالات نمبر ۱۷

- (۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
- (۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
- (۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
- (۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
- (۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
- (۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
- (۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
- (۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
- (۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو
 يُقَالُ لِلرَّجُلِ يَقْصِلُ الثِّيَابَ وَيَخِيطُهَا خِيَاطُ
 الْمَرْءَةِ تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا مَمْرَضَةٌ
 الْخَيَاطُونَ هُمْ يَخِيطُونَ الثِّيَابَ
 وَالْأَسَاكِفَةُ هُمْ يَصْنَعُونَ النَّعْلَ

عربی کا معلم ۱۹۸ سوالات

اِشْتَرَبْتُ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

الرَّجُلَانِ جَاءَاكَ هُمَا أَخَوَا يُوسُفَ

النِّسَاءُ يَعْلَمَنَّ الصَّبِيَّانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتُ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي

جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي

هَذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ

خُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ وَالَّذِينَ

هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي

اَكَلْتُ التَّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاحِيَةِ؟

إِحْتَرَمُ مَنْ

كُلُّ مَا

(۱۲) ذیل کے جملوں میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ۔

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ

اعراب الاسم

(۱) تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدایا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۳-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا ان کا اسم یا مکان کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالت نصب میں) ہوتا ہے (اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

(۲) اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی اس لئے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

(۱) الْمَفْعُولُ بِهِ

(۳) مفعول بہ وہ ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُودٌ مَظْلُومًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ:- پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔ وہ یہی مفعول بہ ہے۔

(۲) الْمَفْعُولُ الْمُطْلَقُ

(۴) مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا کنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صبر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لَا جِلْه

(۵) جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جر کے مستعمل ہوا اسے مفعولٌ لَهُ یا لَا جِلْه (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) اس جملہ میں تادیب اَدَب کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔ اگر ضَرَبْتُهُ لِلتَّأْدِيبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعولٌ لَهُ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اَدَبْتُهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہوں گے ”میں نے اُسے ادب دیا“ ایک ادب دینا“ اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے۔

(۴) الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو:
حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صبح وقت بتلاتا ہے اور امام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲:- مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد واقع ہو۔ واو معیت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ”ساتھ“۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارِعَ کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واو معیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں ”اور“) اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ”میں گیا اور نئی سڑک گئی“ یہ معنی بالکل بے ٹکے ہیں ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳:- مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیت دونوں کے معنی موزوں ہو

سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جَاءَ الامير وَالْجُنْدُ يَا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ”سردار لشکر کے ساتھ آیا“ یا ”سردار اور لشکر دونوں آئے“ مگر تَصَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

(۶) الْمُسْتَشْنَى بِإِلَّا (إِلَّا کے ذریعے استثنایا کیا ہوا)

(۸) وہ اسم جو اِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدٌ (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنیٰ منہ اور زید کو مستثنیٰ کہا جائے گا۔

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَا جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ مَا صَرَبْتُ إِلَّا لَصًا۔

۱۔ کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

تنبیہ ۵:- استثنا کے لئے لفظ غَيْرُ اور سِوای بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مشقی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

(۷) الْحَالُ

(۹) حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الْاِمِيرُ مَا شِیْئًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

(۱۰) حالت کی شناخت یہ ہے کہ وہ ”کس طرح“ یا ”کس حالت میں“ کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا: پیدل چلتا ہوا آیا۔

(۱۱) جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں۔: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مُسْتَوْر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابطہ بھی۔ یہ ایسا درکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابطہ کا کام دیتے ہیں:
جاء الرشيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ”هُوَ“ مبتدا ہے اور ”يَضْحَكُ“ جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلاً منصوب۔

(۸) التَّمْيِيزُ

(۱۲) تَمَيَّزَ وہ اسم ہے جو ایک مُبْہَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے:
رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْہَم ہے جو بہتری چیزوں کے لئے بولا جاسکتا ہے: زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

(۱۳) تَمَيَّزَ کو مُمَيَّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْہَام دُور کرے اُسے مُمَيَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

(۱۴) مُمَيَّزٌ عَمُومًا عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں۔ اشتریت عشرين كتابًا و مئاسمًا (گھی) وصاعًا بُر (گیہوں)۔

(۱۵) بعض جملوں میں بھی اِبْہَام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

۱۔ صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

عربی کا معلم ۲۰۵ سبق (۳)

سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

(۱۶) تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

(۱۷) تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عشرۃ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدٌ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے مِئۃ (۱۰۰) اور اَلْف (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۶:- اسماء عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

(۹) اَلْمُنَادٰی

(۱۸) منادی وہ اسم ہے جو حرفِ بند (یا، ایسا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو۔

(۱۹) منادی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف یا عَبْدُ اللّٰہ

(اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یا طَالِعَ الْعَجَبِلَا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْعَجَبِلَا سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ

عربی کا معلم ۲۰۶ سبق ۳۳

جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

(۲۰) اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ ثثنیہ یا جمع: یَا حَامِدُ، یَا رَجُلُ یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُونَ۔

(۲۱) حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوسُفُ، اَعْرِضْ عَنْ هَذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یا رَبِّیٰ کو صرف رب اکثر بولتے ہیں۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا۔

تنبیہ ۷:- تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرف ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو۔

تنبیہ ۸:- منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں منادی اور جواب ندائل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جواب ندا کو منادی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اغْفِرْ لِيْ یا اَللّٰہ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یا اللہ کی جگہ اَللّٰہم بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) المنصوبُ بِلاَ لِنَفِي الجِنْس

(۲۲) جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد کمرہ کو فتح (ایک زیر) پر منی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد سے])

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَجْرُومٌ - لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُومٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تشنیہ و جمع بھی حالت نصی میں ہوں گے لَا مُتَحِدِّينَ مَغْلُوبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے) لَا مُخْتَلِفِينَ مَنْصُورُونَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتنہ مند نہیں ہوتے)

تنبیہ ۹: - اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور مَكَان اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گزر چکا ہے۔
تنبیہ ۱۰: - مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلۃ الالفاظ ۴۱

أَبْشَرُ (بہ) خوش خبری پانا۔ خوش ہو	تَمَكَّنَ (منہ) قابو پالینا۔ قادر ہونا
اسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا	حَاسَبَ (۱) اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا
أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا	حِسَابَ (۱) حساب لینا دینا
أَنَسَ (س) مانوس ہونا	صَادَقَ (۲) پانا۔ ملنا
تَرَبَّی (۳-و) پرورش پانا	عَاشَ (ض-ی) زندگی گزارنا
أَزَالَ (۱-و) دور کرنا۔ مٹا دینا	وَدَّ عَ رخصت کرنا۔ چھوڑ دینا
أَبَدًا ہمیشہ	عَشِيرَةٌ (عَشَائِرُ) قبیلہ۔ کنبہ
أَسِفُ افسوس کرنے والا	عَفَّہُ پاکدامنی
تَحْتَ نیچے	عَیْشُ زندگی
ثَقَّةً (مصدر ہے وَثَقَ کا) بھروسہ کرنا	قَمَحَ گیہوں
جُبْنُ بزدلی۔ کم ہمتی	مُرَاعَاةٌ وَرِعَايَةٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا
دَاءُ بیماری	مُعَاهِدٌ (مُعَاهِدُ) مقام
دَهْرُ زمانہ	مُورِدٌ (مُورِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ
ذِرَاعٌ (أَذْرُعُ) گز	نَجَاحٌ کامیابی
رءُ وُف بڑا نرمی کرنے والا	نَمِرٌ (نُمُورٌ وَنِمَارٌ) چیتا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا	مَلَانٌ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا۔
	ظَلْمَانٌ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو
مفعول مطلق کی مثالیں۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا - كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا - تَدَوَّرَ الْأَرْضُ دَوْرَةً
فِي الْيَوْمِ - يَغِبُ النَّمِرُ وَتُوبُ الْأَسَدِ - يَعِيشُ الْبَخِيلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَ
يَحَاسِبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ -

مفعول لہ کی مثالیں

اخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عِفَّتِهِ وَاحْتِرَمَتِهِ
مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ - يَجُوبُ النَّاسُ الْبِلَا دَايِفَاءً لِلرِّزْقِ وَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ
وَالْمَجْدِ -

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں۔

عَاشَ نُوحٌ ذَهْرًا وَ دَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَ نَهَا رَا فَمَا أَجَابُوهُ
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) - وَضَعْتُ الْكُتَابَ فَوْقَ الطَّاوَلَةِ
وَالْحِذَاءِ تَحْتَهَا - سَرْتُ مَيْلًا مَا شِئًا رِمَّةً مَيْلًا بِالسَّيَّارَةِ وَ أَلَفَ مَيْلًا
بِالطَّيَّارَةِ -

مفعول معہ کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں واو معیہ ہی ہو سکتا ہے۔

سَرْتُ وَ طُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع

ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خَالِدٌ وَ غُرُوبَ الشَّمْسِ - سَارَا التِّلْمِيزُ
والکتاب۔ اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ۔ ان مثالوں میں واو عطف کے معنی
بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ و طُلُوعُ الفجر میں واو عطف ہو تو معنی ہوں گے
میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیہ بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی۔ سافر
خَالِدٌ وَأَخَاهُ (یا وَأَخُوهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا وَالْجُنْدُ)۔
نَجَحَتْ سَعَادٌ* وَأُخْتُهَا (یا أُخْتُهَا) جَاءَ السَّيِّدُ وَ خَادِمُهُ (یا وَ خَادِمُهُ)
ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے
اس لئے ان میں واو عطف ہی آ سکتا ہے۔ اسی لئے ان میں مفعول مع نہیں بن
سکتا۔ تَعَانَقَ خَالِدٌ وَأَخُوهُ۔ تَخَاصَمَ أَحْمَدُ وَ حَسَنٌ۔ اِشْتَرَكَ فِي
التِّجَارَةِ نَجِيبٌ وَ مُحَمَّدٌ۔

حال کی مثالیں۔

عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا - لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا۔ أَقْبَلَ الْمَظْلُومُ بَا
كِيدًا إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا۔ رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ
غَضَبًا أَسْفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِيَ رَاكِبِينَ^۱۔ لَا تَحْكُمِ وَأَنْتَ غَضَبًا۔

۱۔ رَاكِبِينَ فاعل و مفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں
سوار تھے۔

* لڑکی کا نام ہے۔

الْمُسْتَنَى بِالْأُ كِ مِثَالِيس۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلام تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے۔
لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ۔ فَشَرُّ بَوَائِمِهِ إِلَّا قَلِيلًا۔ أَلَمَرَّتِ إِلَّا شَجَارُ إِلَّا شَجَرَةً۔ فَرَّ اللَّصُوصُ إِلَّا وَاحِدًا۔

کلام تامّ منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔
لَمْ يَرْبَحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ (يَا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ يَسْمَعُوا النَّصْحَ إِلَّا بَعْضُهُمْ (يَا إِلَّا بَعْضُهُمْ)۔ لَمْ يُقْطِعْ إِلَّا شَجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (يَا شَجَرَةً)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔
مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تَلْمِيزٌ۔ لَمْ يَرْبَحْ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ۔ لَا تَصَاحِبُ إِلَّا الْأَخْيَارَ۔ لَا يَقَعُ فِي السُّوءِ إِلَّا فَاعِلُهُ۔ لَمْ يُقْطِعْ إِلَّا شَجَرَةً

تمیز کی مثالیں۔ تولّٰپ اور پیائش کے پیمانوں کی تمیز۔
عِنْدِي مِنْ سَمْنٍ وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيرًا
عدد کی تمیز۔

عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَاةً وَثَلَاثُونَ دِينَارًا۔
جملوں کی تمیز۔

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً - حَسَنَ الْغَلَامُ كَلَامًا - الْذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ
الْفِضَّةِ وَزَنَا وَقِيَمَةً - الْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا۔
منادی کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ - يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ۔
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي۔

(منادی مشابہ بالمضاب کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ - يَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ - يَا رَأَى وَفًا
بِالْعِبَادِ۔

(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُفْتَرِّدًا عِ الْغُرُورَ - يَا مُجْتَهِدًا أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ - يَا مُؤْمِنًا لَا
تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ۔

منادی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے۔

قُمْ يَا وَلَدُ - يَا أَسْتَاذُ عَلِّمْنِي - يَا صَبِيَّانُ اجْلِسُوا - لَا تَخَافُوا غَيْرَ

اللّٰهُ يَا يَهَا الْمُؤْمِنُونَ (دیکھو درس ۱۱)

مناذی علم مقرر کی مثالیں۔

يَا مُحَمَّدُ، يَا أَحْمَدُ، يَا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ -

لَا لِنَفْسِي الْجَنَسِ کی مثالیں۔

لَا نِعْمَةً اَعْظَمُ مِنَ الْاِيْمَانِ - لَا شَفِيعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ - لَا اَنْيَسَ

اَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ - لَا نَاصِرَ حَقِّ

مَخْذُولٍ - لَا قَبِيْحًا فَعَلَهُ مُحَمَّدٌ -

تنبیہ:۔ مفعول بہ اسمان اور خبر مکان کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم

نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۲۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

(۱) اَدَّبْتُ وَلَدِيْ تَادِيًا (میں نے ادب سکھایا اپنے لڑکے کو ادب

سکھانا)

تَادِيًا

وَلَدِيْ

اَدَّبْتُ

فعل با فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) ضَرَبْتُ وَلَدِيْ تَادِيًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے

لئے مارا)

ضَرَبْتُ

وَلَدِي

تَأْدِيًا

فعل با فاعل۔ مرکب اضافی مفعول بہ۔ مفعول لہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۲:- لفظ تَأْدِيًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو۔

(۳) مَكْنُتٌ فِي مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَكْنُتٌ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِي)

حرف جر (مَكَّةَ) مجرور غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں اس پر فتح آیا ہے

(دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلق ہے فعل ہے (شَهْرًا) ظرف زمان مفعول

فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) سِرَوُ الشَّارِعِ الْجَدِيدِ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرَوُ) فعل امر حاضر سار ہے۔ منی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ)

مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا (وَ) حرف معیت

ہے (الشَّارِعِ الْجَدِيدِ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔ سب مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

(۵) عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (لشکر فتحمنہ کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَيْشُ) فاعل ہے ذُو الْحَال (ظَافِرًا) حال ہے

فاعل کا۔ اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۶) لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كِدْرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)
(لَا تَشْرَبِ) فعل بافاعل (الماء) مفعول بہ ہے اور ذُو الْجَال ہے
(کِدْرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول اور حال مل کر
جملہ فعلیہ ہوا۔

(۷) لَا تَحْكُمُ وَأَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا
ہو)

(لَا تَحْكُمُ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا
فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالجلال ہے (و) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے
(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔
مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو
کر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ فعل فاعل اور
حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸ اشْتَرَيْنَا عَشْرِينَ كِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی فاعل (عَشْرِينَ) اسم عدد مفعول بہ ہے اس لئے
منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۵) مُمَيِّز ہے
(کِتَابًا) تمیز یا مُمَيِّز ہے اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل اور مفعول یہ مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۹) یا عَبْدَ الْکَرِیمِ اِقْرَأْ هَذَا الْکِتَابَ

(یا) حرف ندا (عَبْدَ) منادی مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع الحکم ہے (هَذَا) اسم اشارہ مثنیٰ ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول یہ واقع ہوا ہے (الکتاب) مُشَارٌ اِلَیْہِ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیْہِ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۲۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو۔

لَا شَیْءٌ اَعَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطْنِهِ الَّذِیْ تَرَبَّیْتُ صَغِيرًا مَعْفُوقًا
اَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَانِهِ، وَانْتَفَعَ زَمَنًا بِنَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ وَعَاشَ فِيهِ اِنْسًا وَاَهْلًا
وَعَشِيرَتَهُ، لَمْ يَلِفْ اِلَّا مَعَاهِدَهُ، وَلَمْ يَرِدْ اِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ
كُلِّ شَیْءٍ شَكْلَهُ، فَصَادَفَ حُبَّهُ قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ۔ وَلَا يَبِيشُ

۱ و ۲ مفعول معہ ہو سکتا ہے۔

الانسان عَيْشًا رَغَدًا ، وَلَا يَسْعُدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلُ بِلَادِهِ
عَارِفِينَ لِحَقُوقِهِمْ وَوَاجِبَاتِهِمْ ، وَامْسَى الْعِلْمَ بَيْنَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءِ
قِيَمَةً ، اعْزَاهَا مَطْلُوبًا - فَيَا طَالِبَ الشَّرَفِ أَحِبِّ وَطَنَكَ حُبَّارٍ وَصُنْهُ
صَوْنًا رِعَايَةً لِحَقِّهِ - فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حِمْدِ الْخِصَالِ ، بَلْ كَمَا
قِيلَ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ -

مشق نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو۔

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (۲) وَأَذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَتَيَّلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (۴) يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ قُمْ الْيَلِ إِلَّا قَلِيلًا
(۵) وَأَذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) وَمِنَ الْيَلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَ
سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۷) قَالُوا لَبِشْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءُوا أَبَاهُمْ
عِشَاءً يَبْكُونَ (۹) أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ (۱۰) الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةٍ اللَّهِ وَتَشِيئًا لَا نَفْسِهِمْ (۱) فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

۱ بالکل ظاہر ۲ تَبَتَّل (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا۔ ۳ رَتَّل ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

۴ کھلی یا چادر اوڑھنے والا۔ ۵ صبح سویرے ۶ شام کا وقت۔ ۷ فائدہ کام کی

چیزیں ۸ رضامندی ۹ مضبوط بنانا۔ ۱۰ پیچھا کیا۔

وَجُنُودُهُ بَغِيًّا وَعَدُوًّا^۱ (۱۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۱۳) إِنَّا
 أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا^۲ وَنَذِيرًا^۳ (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا
 فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ^۴ ، وَالنَّخْلَ^۵ بَاسِقَاتٍ^۶ لَّهَا طَلْعٌ^۷
 نَّضِيدٌ^۸ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا^۹ مُتَكِنِينَ^{۱۰}
 فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ^{۱۱} ، لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا^{۱۲} (۱۶) وَلَا تُمْسُ
 فِي الْأَرْضِ مَرَحًا^{۱۳} ، إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ^{۱۴} الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا
 (۱۷) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا (۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ عَيْنًا (۱۹)
 وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً (۲۰) اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
 (۲۱) كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِئَلَّامَا لَنَنْفَعَنَّهُنَّ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 رَهِينَةٌ^{۲۳} إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ^{۲۴} (۲۳) مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
 (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

۱۔ تلاش کرنا۔ ۲۔ دوڑنا۔ ۳۔ خوشخبری دینے والا۔ ۴۔ ڈرانے والا۔ ۵۔ نخل
 (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہیں گے۔ ۶۔ باسِقِ اونچا
 (درخت) ۷۔ کیلے یا کھجور کی کیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے
 ہیں۔ ۸۔ گچھے دار۔ گندھا ہوا۔ ۹۔ اِتِّكَا (و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا۔ ۱۰۔ سخت
 سردی۔ ٹھہر ۱۱۔ اخْرِقَ (ض) شکاف ڈالنا۔ ۱۲۔ اگر دی ۱۳۔ ادائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ
 لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دئے جائیں گے۔

(۲۷) اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
(۲۸) لَا تَخِيْرُ فِى كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ^۲ (۲۹) فَلَا رَفْءَ^۳ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا
جِدَالَ^۴ فِى الْحَجِّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ^۵ فِى الدِّيْنِ (۳۱) يَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ
بِاسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِيْ اِسْرٰٓئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
(۳۳) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَدْخُلُوْا فِى السَّلَامِ^۶ كَافَّةً^۷ (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ^۸ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
(۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِْنَا^۹ اَوْ اَخْطَاْنَا^{۱۰}
(۳۷) اِنَّ رَحْمَةً اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ
سَبْحًا طَوِيْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبْدِرِيْنَ^{۱۱} كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ -

مشق نمبر ۲۳

مَكْتُوبٌ مِّنْ تَلْمِيْذٍ اِلَى عَمِّهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمِّی الْمُحْتَرَمَ! السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

بَعْدًا هٰذَا تَحِيَّةُ السَّلَامِ مَعَ الْاِكْرَامِ اُبْدِیْ لِحَضْرَتِكَ مَا

۱۔ یہ ان تافہ ہے۔ یعنی نہیں۔ ۲۔ نجوی سرگوشی۔ تہائی میں مشورہ کرنا۔ ۳۔ ہم بستی۔

۴۔ جھگڑا ۵۔ انکراہ (۱) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا۔ ۶۔ آمن، صلح، اسلام۔ ۷۔ سب

کے سب۔ پورے پورے۔ ۸۔ نزاع (ض) چھین لینا۔ ۹۔ اخطا (۱) غلطی کرنا۔

۱۰۔ مشغلہ۔ کاروبار۔ ۱۱۔ ابذر (۲) بیجا خرچ کرنا۔

یطمئنن بہ قلبک و ابشُرک بِشارةِ یسرک - و یسرَ الذی المعظَّمین
(ادامکم اللہ مسرورین) وہی آتی بِحَوْلِ اللہ و کرمہ اتممت الجزء
الثالث من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب ، فَأَحْمَدُ اللہ
حَمْدًا کَثِیرًا و اشکرُهُ شکرًا جَمِیلًا عَلٰی مَا مَنَّ عَلَیَّ بِالْعِلْمِ وَ الْفَهْمِ -
يَا عَمِّ (= عَمِّی) اِنِّی مَا نَسِیْتُ و لَنْ اُنْسِیَ ذَلِکَ الْوَقْتُ حِیْنَ
دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ طَلِبًا لِلْعِلْمِ وَ رَغْبَةً فِی الْعُلُومِ الْعَرَبِیَّةِ وَ کُنْتُ جَاهِلًا
مُطْلَقًا عَنِ اللِّسَانِ الْعَرَبِیِّ وَ کَانَ حَدَّثَنِی بَعْضُ الطَّلَابِ أَنَّ الْعَرَبِیَّ
أَصْعَبُ اللِّسَانِ تَعَلُّمًا وَ تَعْلِیمًا ، فَلَمَّا أَتَيْتَ بَنی عِنْدَ الْمَدِيرِ
وَ أَوْقَفْتَنِی^۱ أَمَامَهُ دِهَشْتُ^۲ دَهْشَةً وَ قُمْتُ مَتَحِیرًا مَتَوَحِّشًا فِی بَدْءِ^۳
الْأَمْرِ وَ کَادَ قَلْبِی یَنْصَرِفُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ جُبْنًا^۴ وَ خَوْفًا حَيْثُ لَا
صَدِیقَ لِی وَلَا اَنْیَسَ - فَعَرَفْتُ يَا عَمِّ الشَّفُوقَ مِنْ بَشَرَتِی^۵ حَدِیثَ
الْقَلْبِ وَ تَوَجَّهْتُ اِلَی تَوَجُّةِ الرَّحْمَةِ وَ الشَّفَقَةِ وَ تَحَدَّدْتُ
بِاللُّطْفِ تَسْلِیَةً^۶ لِقَلْبِی وَ دَفْعًا لَخَوْفِی - فَتَشَجَّعْتُ^۷ بِكَلَامِکَ جَاشِئًا^۸
وَ انْدَفَعَ تَحِیْرِی وَ وَحْشَتِی - وَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا طَفَّ^۹ بَنی الْمَدِيرِ مُلَا
طِفَةً الْوَلَدِ وَ اَزَالَ عَنِ قَلْبِی الرُّوعَ^{۱۰} ، فَصَمَمْتُ^{۱۱} عَزَمِی عَلٰی تَحْصِیلِ

۱ طاقت۔ ۲ اَوْقَفَ (۱) کھڑا کرنا۔ ۳ میں دہشت زدہ ہو گیا۔ ۴ شروع میں۔
۵ بُودلی۔ کم ہمتی۔ ۶ بَشْرَةُ چہرہ۔ کھال کی سطح پر تسلی دینا۔ ۷ دلیر ہو گیا۔ ۸ جَاشُ
دل۔ ۹ مہربانی سے پیش آنا۔ ۱۰ خوف۔ ۱۱ صَمَّ اور صَمَمَ پختہ ارادہ کرنا۔

العربی ثِقَّةً بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ وَبَدَأَتْ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنَ الْكِتَابِ
 الْمَشَارِإِ اِلَيْهِ ، فَبَعْدَ قَلِيلٍ امْتَلَأَ صَدْرِي فَرَحًا وَشَوْقًا حَيْثُ
 عَلِمْتُ اَنْ تَعْلَمَ الْعَرَبِي لَيْسَ صَعْبًا كَمَا يَظُنُّ بَعْضُ الطُّلَّابِ -
 وَاَقْبَلْتُ عَلَى حِفْظِ الدَّرُوسِ اِقْبَالَ الطَّمَانِ عَلَى الْمَاءِ وَبَذَلْتُ
 كُلَّ جَهْدِي فِي تَحْصِيلِ الْعِلْمِ صَبَاحًا وَمَسَاءً - لِأَنِّي اتَذَكَّرُ
 دَائِمًا يَا سَيِّدِي نَصَائِحَكَ الثَّمِينَةَ الَّتِي تَلَقَّيْتُهَا مِنْكَ حِينَ وَدَّعْتَنِي
 فِي الْمَدْرَسَةِ وَ مِنْهَا قَوْلُكَ " لَا يَنَالُ الْمَجْدَ اِلَّا الْمَجْتَهِدُ وَلَا
 يَخِيبُ اِلَّا الْغَافِلُ الْكَسْلَانُ " فَبِفَضْلِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ
 بِثَلَاثَةِ اشْهُرٍ وَ هَكَذَا الْجُزْءَ الثَّانِي - اَمَّا الْجُزْءُ الثَّالِثُ فَقَرَأْتُهُ خَمْسَةَ
 اشْهُرٍ لِأَنَّهُ مُضَاعَفٌ فِي الْجُحْمِ (يَا حُجْمًا) مِنَ الْاَوَّلِ وَالثَّانِي -
 فَاتَمَمْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَجْزَاءَ فِي مُدَّةِ اَحَدِ عَشَرَ شَهْرًا ، وَلَمْ أَشْعُرْ
 بِكُلْفَةٍ وَلَا صُعُوبَةٍ - وَالْآنَ يَا سَيِّدِي قَلْبِي مَلَأُنْ فَرَحًا وَ سُرُورًا وَ
 شُكْرًا ، لِأَنِّي لَمَّا اَقْرَأَ الْقُرْآنَ افْهَمْتُ اَكْثَرَ مَعَانِيهِ وَلَا يَصْعَبُ عَلَى
 فَهْمِ مَطَالِبِهِ اِلَّا قَلِيلًا - وَارْجُو مِنَ اللَّهِ تَعَالَى اَنِّي اَكُونُ اَفْهَمُ كُلَّهُ
 اِذَا اَقْرَأْتُ الْجُزْءَ الرَّابِعَ تَمَامًا - فَلِلَّهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَآخِرًا -

عربی کا معلم ۴۲۲ ۲۲۲ سبق ۳۳

هَذَا - وَلَا بَرَحَ سَيِّدِي الْعَمُّ فِي خَيْرٍ وَ عَافِيَةٍ مَعَ سَائِرِ أَهْلِ بَيْتِهِ
الْأَمَاجِدِ وَأَهْدَى إِلَيَّ وَالَّذِي الْمَكْرُمِينَ وَالِي جَمِيعِ اخْوَتِي أَخَوَاتِي
سَلَامًا مَحْفُوفًا بِأَشْوَاقِي إِلَيَّ مُشَاهِدَةً تَكْمُلُ أَجْمَعِينَ -

دہلی

يوم الجمعة الحادى والعشرون دمت سالماً لا بن اخيك رشيد
من شهر ذى الحجة الحرام ١٣٦٣

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ بِحَوْلِ
اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ - وَيَلِدُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ تَقَبُّلَهُ اللَّهُ مِنِّي وَنَفْعَ بَدَا
لِطَالِبِينَ وَسَهْلَ بِهِ وَيَسِّرَ فَهَمَّ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ وَآخِرُ دَعْوَانَا
أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ھ ۱۳۶۳





مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار۔ لاہور۔ پاکستان



7231788